۱۸۸۵ع
بالقول الاسد

یہ کتاب خاص اہل تشیع کے لیے ہے حضرات اہل سنت ملاحظہ نفرمائیں۔

1885٤

وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا

بعون اللہ الملک العلام این رسالہ نافعہ خواص و عوام رافع خیالات فاسدہ و مزیل اوہام دافع اعتراضات وہابیہ طغام قامع اساس ہادمان اسلام المسمی

بالقول الاسد

المشتہر

بہ تحفۂ ابنائے یزید
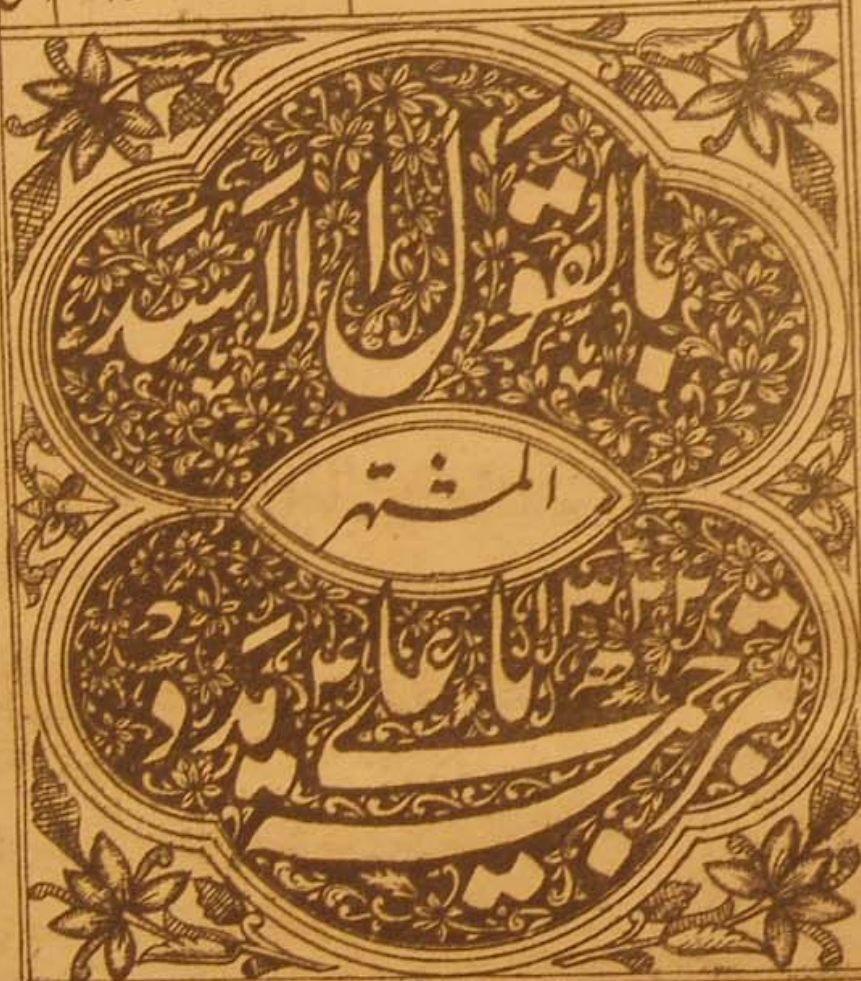
مرتبہ حضرت حجۃ الاسلام ملاذ الانام کافل شریعۃ خیر الانام حامی الشیعہ الکرام سرکار شریعتمدار آقا السید کلب باقر صاحب مجتہد العصر الحائری مدظلہ العالی

۱۳۲۳ھ

در مطبع محروس عماد الاسلام لکھنؤ جوہری محلہ مطبوع گردید

اعلان ضروری

محمد مرتضی جونپوری مدعی تھے کہ مضامین مندرجہ یاعلی مدد اور رسالہ انذار الناذرین مخالف عقائد اثناعشریہ ہین اونکی تصانیف بیہودہ بھی اس باب مین شایع ہوی اور محض براہ افترا پردازی یہ مشہور کردیا کہ علماے عراق نے بعد ملاحظہ رسالتین خواجہ صاحب کے لیے کفر کا فتوی دیا چونکہ یہ بات سراسر غلط اور بالکل جھوٹ تھی اور محض عوام کا فریب دینا مقصود تھا اس لیے اظہار حق کے لیے سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام مولانا مولوی سید کلب باقر صاحب قبلہ مجتہد العصر کربلائی مدظلہ نے ترجمہ رسالہ یاعلی مدد اور انذار الناذرین کو جو لفظاً بلفظ ہے حضرات علماے عراق کی خدمت مین پیش فرمایا تاکہ وہ حضرات ملاحظہ کے بعد اپنے حکم اور مہر و دستخط سے مزین فرماکر حق کی اشاعت و اعانت اور محمد مرتضی کے حبائل مکر و فریب کو لغبان قلم حق رقم سے باطل فرمائین چنانچہ اونحضرات نے صاف صاف لفظون مین جناب خواجہ صاحب کی برائت اور اونکے عقائد حقہ کی مدح و ثنا فرمائی اور معترض کو ضال اور مضل اور جاہل و نادان اور فاسق اور غالی اور تیجی بنایا ناظرین کو ملاحظہ سے معلوم ہوگا۔

جناب مولانا مولوی سید کلب باقر صاحب قبلہ کربلائی کے مصنفات جلیلہ بہت ہین منجملہ اونکے دلائل الخیرات بیسوہ منظومہ اعتقادیہ ہے جسکی توشیح و تعظیم و تشدید قبول علماے عراق نے مثل جناب آقا سید محمد کاظم یزدی نجفی مدظلہ العالی اور سرکار حاجی مرزا محمد حسین مرزا خلیل اور سرکار شریعتمدار آقا شیخ محمد حسین مازندرانی اور آقا سید اسماعیل صدر وغیرہ وغیرہ نے فرمائی ہے اور تیرہ چودہ تقریظین جنمین سے ہر ایک بجاے

خوشخط ایک اجازہ کے ہے۔

(۲) منظومہ فقہیہ شرح درہ بحر العلوم جو استدلالی کتاب فقہ میں ہے نہایت متین و مہذب اور قابل قدر ہے۔

(۳) منتخب الاحکام رسالہ فقہیہ زبان اُردو میں جسمین طہارت و صلوٰۃ و صوم کے مسائل مندرج ہین جو کہ مطابق راے جناب حاجی مرزا محمد حسین حاجی مرزا خلیل طہرانی نجفی ہے۔

(۴) فطریہ۔

(۵) صلوٰۃ مسافر جسمین احکام قصر و اتمام مذکور ہین۔

(۶) اسکات المجانین
(۷) تبکیت الخائنین
(۸) کشف الحال باجمال المقال

} یہ تینون کتابین قابل دید ہین جو عقائد حقہ کہ محمد مرتضی جونپوری کے خلط ملط اور بے تدینی کی وجہ سے خراب ہوگئی تھی وہ ان مین واضح طور پر مبین ہوئی ہین۔

(۹) القول الاسد المشتہر بترجمہ یا علی مدد یہ کتاب لاجواب ایسی تالیف ہوئی کہ جسکے نور ہدایت سے عقائد شیعہ اثنا عشری روشن اور شیخیون اور کشفیون اور بابیون اور صوفیون کے عقائد سے ممتاز اور جدا ہوگئے حق مثل آفتاب کے روشن ہوگیا اس کتاب مین علماے کربلاء و نجف و سامرہ مدظلہم نے معترض جونپوری کی گمراہی اور خطا ثابت کی ہے اور صاف صاف لفظون مین اونکی تجہیل و تفسیق فرمائی ہے چونکہ عقائد مندرج کتب مصنفہ اونکے فرقہ شیخیہ سے جنکے ہادی شیخ احمد اور کاظم رشتی مین ملے جلے تھے گو وہ بظاہر اپنے کو شیعہ کہتے ہین مگر مصنفات مہملہ اونکے ان عقائد فاسدہ سے مملو و مشحون ہین اسلیے یہ کتاب تالیف کی گئی تاکہ شیعیان علی بن ابیطالب جادۂ اعتدال و حق سے خارج نہون اور دشمنون کے عقائد کے معتقد نہون۔

اجازہ اجتہاد مولانا السیّد کلب باقر صاحب قبلہ مدظلہ

این اجازہ شریفہ اجتہاد را سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین و حجۃ البالغہ علی الناس اجمعین سرکار آقائی آقا شیخ زین العابدین حائری مازندرانی قدس اللہ روحہ و طیب رمسہ بہ حضرت مستطاب شریعت مآب اسوۃ العلماء العاملین و قدوۃ الفقہاء المجتہدین و لسان الفضلاء المتکلمین و جمال الملۃ والدین مولانا و ملاذنا المولوی السیّد کلب باقر صاحب قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی الجائسی الکربلائی در ۱۳۰۳ ہجری مرحمت فرمودہ اند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی اوسع الحباء و اوفر العطاء و وھب النعماء و اجزل الآلاء و احب العلماء و فضل مدادھم علی دماء الشھداء و اعطاھم احسن الجزاء لتحمل التعب و العناء و اکرمھم فی دار الفناء و البقاء و انعمھم درجۃ الاولیاء و الصلوۃ و السلام علی من اختص بہ الحمد و الثناء اعنی بہ سید الانبیاء و الاصفیاء محمد بن المصطفی و علی عترتہ الاتقیاء العالمین بالحکومۃ و القضاء فصل اللھم علیھم مادامت الافلاک مبنیۃ علی الھواء و الارض علی الماء اما بعد فلما کان من دأب اسلافنا الصالحین و دیدنھم الاعتناء الشدید بعرض الفضائل علی العلماء و تحصیل المسائل من الفضلاء و الاستجازۃ من اساتیذھم الاتقیاء و الاستفاضۃ من الفقھاء فقد استجازنی من قرأ علی شطراً

من الزمان وتلمذ عندی برهة من الاوان وهو السید السند النجیب والفاضل الکامل الادیب
العالم الربانی والفقیه الصمدانی الحاوی للفروع والاصول والحائز للمعقول والمنقول قطب ائرة
الکمال وشمس فلک الاجلال الحامل للدلایل الوافیه والقابل للمراتب الشافیه صاحب طبع وقاد
وفکر نقاد وفهم صائب وذهن ثاقب عز المحققین وزین المدققین ذخر الفقهاء وفخر العلما
وحید العصر وفرید الدهر فرع شجرة الاحمدیة وثمرة الدوحة الحیدریة العالم العامل الفاضل
الکامل الباهر الماهر المولوی السید کلب باقر ابن السید السند الذکی الزکی النقی التقی الصفی الو
اللوذعی الالمعی الجلیل النبیل المنزہ عن کل شین المرحوم المغفور المولوی السید کلب حسین طاب
ثراہ وجعل الجنة مثواہ ولقد وجدت فیه دام علاہ ایام قرائته علی ملکة قدسیه یکون بها
اهلاً للاجازة ونقل الروایة والعمل بالدرایة واعمال النظر واتعاب الفکر والتدبر فی معانی
الاخبار والتفکر فی کلمات الاخیار والترجیح والاجتهاد فاجزته فی ذلک وفی استعمال النظر
والاخذ بالراجح وطرح المرجوح حسب ما یقتضیه القواعد الاصولیة والدلایل الفقهیة
بعد بذل تمام جهدہ واستفراغ کمال وسعه وعلیه بعد ذلک بتقدیم الاحتیاط فانه اسلم
للفوز والنجاة ثم اجزته ان یروی عنی جمیع ما رویته عن مشائخی الکرام وساداتی العظام عن
مشائخهم عن الائمة علیهم السلام عن النبی صلی الله علیه وآله عن جبرائیل عن الملک العلام
لاسیما الکتب الاربعة التی کان علیها المدار فی جمیع الاعصار والامصار الکافی والفقیه
والتهذیب والاستبصار فعلی الناس ان یتبعوہ ویسمعوا منه فیما یختارہ ویرویه ولا ینکروا
قوله ولا یردوا امرہ فان الراد علیه کالراد علی الائمة والراد علیهم کالراد علی الله سبحانه وهو
فی حد الشرک بالله ونسئل الله توفیقه بمراضیه وان یجعل غداہ خیراً من ماضیه والمرجو
منه ان لا ینسانا من صالح الدعاء فی الخلوات ومظان استجابة الدعوات فانه مجیب الدعوات۔

وانا الاقل الجانی زین العابدین المازندرانی

مہر

وکان ذلک فی خامس عشر من شهر ربیع الثانی سنة ۱۳۰۳ھ

بسمہ تعالی شانہ

فرمایش لازم الاتباع حضرت مستطاب مخدوم مطاع سرکار حجة الاسلام رئیس العلماء الاعلام کهف الانام
ملاذ الارامل والایتام باب الاحکام آیة الله الملک العلام وحجة علی الخواص والعوام سرکار حاجی میرزا محمد حسین
نجل مرحوم میرزا خلیل نجفی طهرانی مدظله علی رؤس الاعالی والاوانی و مابرحت الشیعة تبلغ به الامانی در حق سرکار
شریعتمدار عمدة العلماء الاخیار وزبدة الفضلاء الابرار قطب رحی الهدایة ومنکس رایات الغوایة قدوة الفقهاء
المجتهدین وتذکرة العلماء المتکلمین سرکار مولانا مولوی سید کلب باقر صاحب قبله حائری مدظله العالی که بروز
ہفدہم ماہ شعبان المعظم سنه ۱۳۲۲ هزار وسیصد وبیست و دو از نجف اشرف صادر گردید۔
مخفی نماند بر کافه مومنین واهل تقوی وورع از سائر متدینین آنکه جناب مستطاب شریعتمدار عمدة العلماء العاملین

وقدوة الفقهاء الراشدین نخبة المحققین وسید المدققین العالم الربانی والکامل السبحانی الرفیع نسبا والشریف
حسبا سلالة الاطهار ونتیجة السادات الابرار التقی النقی والورع الزکی الصفی آقائی آقا سید کلب باقر مولوی
دام بقاءه از اجل واورع واتقای علمای عصر خود واز کی وابر وانجب صلحای زمان خود میباشند پس شبهه نیست
که بر هر متقی ومتدینی سزاوار آن است که نظر بسمو مراتب وعلو مقام ایشان وجود مبارک آن معظم الیه را
غنیمت شمرده استضائه بانوار جلیه ایشان وتمسک باذیال جلیله ایشان نماید وبمواعظ ایشان متعظ واقتدا
بسیرت سنیه ایشان کنند ودر امتثال اوامر ونواهی آن وجود مبارک خودداری ننماید ویقین است که جناب ایشان
هم نظر بملکات قدسیه ومراتب صلاح وتقوی خود غایت احتیاط وتورع را در کلیه امور خواهند فرمود ودر
ملاحظه دقائق شرعیه کمال تحذر وخودداری را ملحوظ خواهند داشت والمامول من جنابه
دام علاه ان لا ینسانا من صالح دعاه الاحقر نجل الحاج میرزا خلیل قدس سره —

مهر

بسم الله الرحمن الرحیم

تحریر هدایت نشیط حضرت حجة الاسلام والمسلمین آیة الله العظمی فی العالمین ضیاء العلم والیقین ونور الهدی المستبین
علامة عصره وفرید دهره سرکار آقائی آقا میرزا محمد تقی شیرازی متع الله المومنین بطول بقائه درشان علامة زمان فرید
دوران سرکار مولانا السید کلب باقر صاحب قبله مجتهد العصر کربلائی مدظله العالی علی رؤس الموالی —

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه محمد وآله الطاهرین وبعد مخفی نماند بر اخوان مومنین
وفقهم الله تعالی لمراضیه که جناب مستطاب سید العلماء الاعلام مروج الاحکام مصباح الظلام جامع المعقول والمنقول
حاوی الفروع والاصول التقی النقی والورع الزکی مولوی آقا سید کلب باقر النقوی دام عزه وعلاه از اجل واورع
واتقای علمای عاملین وافاضل محققین دارای مقامات عالیه ومراتب سامیه در علم وعمل وجامع کمالات صوریه ومعنویه
میباشند پس شایسته است که مومنین متدینین زاد الله توفیقهم وجود مبارک جناب ایشان را مغتنم شمرده در اکرامات و
احترامات کوتاهی ننمایند ومسارعت در امتثال اوامر ونواهی ایشان در احکام دینیه نموده باشند وبمواعظ ایشان متعظ
واهتدا باقوال واقتدا بافعال ایشان بنمایند که متابعت ایشان موجب رستگاری ومخالفت سبب زیان کاری
دانند والمرجو منه دام مجده وعلاه الدقة بالاحتیاط والتوقف عند الشبهات فانه سبیل النجاة ولاحول ولاقوة الا بالله
والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا والصلوة والسلام علی اشرف بریته محمد وآله الطاهرین
والسلام علیه وعلیهم اجمعین ولاحول ولاقوة الا بالله. الاحقر محمد تقی ۲۲ شهر رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

مهر

تحریر هدایت نشیط حضرت حجة الاسلام ملاذ الانام صدر الشریعة ماحی البدع الشنیعه سرکار آقا سید اسمٰعیل صدر
مدظله العالی درحق حضرت حجة الاسلام کهف الانام وارث علوم اجداده السفرة الکرام سرکار آقا مولوی سید
کلب باقر صاحب قبله مجتهد کربلائی مدظله العالی — بسم الله الرحمن الرحیم وبه نستعین جناب مستطاب [illegible]
انتساب فواضل وفضائل مآب سید العلماء الاعلام وسند الفضلاء العظام شریعتمدار [illegible]
آقا مولوی سید کلب باقر ایده الله تعالی سنین متعدده متمادیه با کمال اهتمام [illegible] تحصیل [illegible] علم
وعمل بوده پیوسته خود را آراسته بملکات حسنه جمیله واخلاق حمیده جلیله فرموده [illegible]
حسن توفیقه بمراتب عالیه سامیه علم وفضل وکمال رسیده اند تالیفات وتصنیفات مرغوبه علمیه [illegible]

و نظام مطرح انظار اہل علم و منظر علما و فضلا میباشد الحق مثل وجود شریف آنجناب قدسی خطاب نعمتی ا
کہ حضرت واہب العطایا جل و علا تفضل و عنایت فرمودہ کہ باید قدر دانستہ مغتنم شماریم و احترام و تعظیم آن
وظیفہ خود مقرر داریم و از کلمات و خیالات غیر مناسبہ جناب ایشان را اجل و ارفع دانیم و پیوستہ و
حامد و شاکر حضرت ملک علام عز اسمہ بودہ باشیم والحمد للہ کثیراً کثیراً و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا رجای وا
آنکہ جناب ایشان و سائر برادران اہل ایمان این ضعیف را از دعای خیر سیما حسن عاقبت فراموشی نفرمایند
چنانچہ این احقر فراموش نخواہد نمود ان شاء اللہ تعالی واللہ ہو الموفق للصواب والسلام
علیہ و علیہم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی فی ۲۰ شہر الصیام ۱۳۲۲ھ

مہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین و لعنۃ اللہ علی اعدائہم من الجاحدین بفضلہم والما
لعظیم منزلتہم والغالین فیہم اجمعین اما بعد بر ضمائر صافیہ و الباب زاکیہ موالیان ائمہ اطہار صلوات اللہ و س
علیہم آناء اللیل و اطراف النہار مخفی نماند کہ از انجا کہ اہل بغی و فساد ہمیشہ در فکر تکثیر سواد خود باضلال ضعفا
عباد می باشند لہذا خود را بلباس اہل ہدایت و ارشاد و زی اہل صلاح و سداد ظاہر نمودہ ضعفا
العقول را اصطیاد می نمایند و بدعوای کاذبہ محبت اہل بیت سلام اللہ علیہم خود را نزد عوام مقتدی و مسمو
الکلام می سازند چنانچہ از قدیم الایام فرق ضالہ از غلاۃ و مفوضہ و شیخیہ و کشفیہ ہمین طریق را سلوک نمودہ خ
را رئیس یک طائفہ از سفہاء قرار دادند و بہ تلقین عقائد باطلہ عاطلہ کہ ملائم طبائع عوام بودہ این بیچارہا را د
بوادی ہلاکت و بوار انداختند و در این جزو زمان سید محمد مرتضای جونپوری بواسطہ مرض جنونیکہ چن
سال قبل عارضش شدہ بود کسب این مادہ فاسدہ نمودہ گوی سبقت از پیشینیان بودہ باظہار اعتقادات
فاسدہ در حق ائمہ امجاد طائفہ از عوام شیعیان را در دام تزویر در آوردہ است و در حق اہل حق و مروجین مذہب ارتکاب
اعراض محترمہ و اسناد امور قبیحہ اکہ از کبائر موبقہ است و مستحل آن از دائرہ اسلام خارج میباشد شعار خود قرار دادہ است افترا و بہتان
شبکہ و مصیدہ فریب عوام و ذریعہ اشتہار و ترویج باطل خود ساختہ یک عالم را در مہلکہ ضلالت انداختہ
و عوام سفہاء الاحلام را وا داشتہ کہ از انہا برائت جستہ و سب و شتم آنہا نمودہ مستوجب غضب جبار
و مستحق دخول نار بشوند چنانچہ در حق عالم کامل فاضل محقق مدقق مروج مذہب حق اثنا عشری ہادی
پیروان طریق جعفری جناب مولوی خواجہ عابد حسین سہارنپوری امور شنیعہ فضیحہ را نسبت دادہ
مشتہر ساخت کہ جناب ایشان وہابی بلکہ مرتد فطری شدند و بمفاد زاد فی الطنبور نغمہ مشہور نمود کہ تمام علماء
عراق ایشان را از مذہب شیعہ خارج فرمودند و حال آنکہ کسی از علماء اعلام عراق اید اللہ بہم
الاسلام و مد ظلہم علی رؤس الانام نہ خواجہ صاحب را از مذہب شیعہ خارج نمودہ و نہ خصوص رسالہ
انذار الناذرین و یا علی مدد را از کتب ضلال قرار داد بلکہ آنچہ بعضے در جواب استفتاءے او
نوشتہ اند در حق آن کسے نوشتہ اند کہ معتقد آن مقالات فاسدہ بودہ باشد کہ در استفتاءات

لہ از ہمین جا است کہ در اذہان عوام کالانعام القا نمودہ است کہ خواجہ صاحب معاذ اللہ ائمہ معصومین را مقبول
الدعوہ و مقبول الشفاعۃ و قادر بر سماع و مطلع شدن بر استغاثۂ شیعیان نمی دانند و تنقیص مراتب سامیۂ ائمہ علیہم السلام
می نمایند و حالانکہ ہمہ این نسبتہا دروغ و کذب و افترا و بہتان است ۱۲

بے بنیاد خود مذکور ساختہ ۱؎ وحاشا کہ جناب خواجہ صاحب معتقدان مقالات فاسدہ باشند و نہ در ہر دو رسالہ ایشان اثری ازان لسنبتہا ے ۲؎ باشد این نیز از کمال بے تدینی محمد مرتضی است کہ جناب خواجہ صاحب را مصداق آن کلی قرار داد چنانچہ بعد از ملاحظہ ترجمہ ہر دو رسالہ بر علمای کرام و اساطین اسلام ظاہر شد کہ ساحت جلالت جناب خواجہ صاحب از لوث کثافت ان نسب بتیجہ مجولہ منزہ میباشد و اگرچہ تحقیق این امر محتاج باین نبود کہ رجوع بعلمای کرام نمودہ شود بلکہ اگر ارباب انصاف از اہل لسان خود المنہ دو رسالہ را بدقت تمام ملاحظہ می نمودند ظاہر میشد کہ ازان لسنبتہای شنیعہ کہ مخرج از مذہب شیعہ می باشد اثری دران دو رسالہ نیست و می فہمیدند کہ محمد مرتضی در توہین اہل دین بسیار جری میباشد لکن بجہۃ مزید اطمینان عوام ہند تحریرات علمای کرام بابت رسالتین مذکورتین تحصیل نمودہ اشاعت نمودہ میشود تا مومنین متدینین طریق حق شناسی را سلوک فرمودہ از سب و شتم محترم العرض باز بمانند و خود را بواسطہ سلوک طریق جور و اعتساف مستوجب غضب خدا و مستحق نفرین آئمہ ہدی نسازند و بغرض اینکہ قلت استعداد و فساد اعتقاد محمد مرتضای جونپوری بر اہل فہم و رشاد ظاہر بشود بعض ایرادات واہیہ او کہ در تفضیح السارقین و ارغام الماکرین براین رسالہ شریفہ نمودہ است ذکر نمودہ می شود تا مردم در دام تزویر او نیفتند و از او دوری بجویند و وظیفہ عوام انیست کہ در اعتقادات از جادہ مستقیمہ تجاوز نکنند و دران اعتقادات کہ مستفاد از اخبار می باشند تبعیت فہم علمای اعلام نمایند زیرا کہ فہم معانی اخبار آئمہ اطہار ۳؎ بعد از رفع تعارض آنہا و جمع و توفیق در آنہا کار ہر کس نیست ۱؎ محمد مرتضی کہ در فہم رسالہ یا علی مدد و انذار الناذرین کہ در زبان خود ش بودہ خبط عظمی نمودہ پس بر فہم او اتکال نمودن داد سفاہت دادن است و در تنبیہ الغافلین

۱؎ چنانچہ جوابہا یکہ از انہا نقل نمودہ است کاشف قوی ازاین مطلب میباشد زیرا کہ کسی تعیین شخص خواجہ صاحب نہ نمودہ است ۱۲

۲؎ مقصود نفی ان لسنبتہای شنیعہ است کہ منشا حکم بعضی شدہ باینکہ صاحب این مقالات از مذہب شیعہ خارج است نہ نفی ان نسبت ہم کہ بی عیب باشند ۱۲

۳؎ شیخ حر العاملی رئیس الاخباریین در فوائد طوسیہ در جائیکہ از اعتراض باینکہ چرا اخباریین در شبہہ حکمیہ احتیاط می کنند و در شبہہ موضوعیہ احتیاط نمیکنند جواب دادہ اند در ضمن ان جوابہا میفرمایند ومنہا ان الشبہۃ فی نفس الحکم یسئل عنہا الامام بخلاف الشبہۃ فی طریق الحکم لعدم وجوب السوال عنہ بل علمہم بجمیع افرادہ غیر معلوم او معلوم العدم لانہ من علم الغیب فلا یعلمہ الا اللہ وان کانوا یعلمون منہ ما یحتاجون الیہ واذا شاؤا ان یعلموا شیئا علموہ انتہی ۔ وآیۃ اللہ فی العالمین شیخ مرتضی انصاری رحمہ اللہ بعد از رد این جواب فرمودہ است واما مسئلۃ مقدار معلومات الامام من حیث العموم والخصوص وکیفیۃ علمہ بہا من حیث توقفہ علی مشیتہم او علی التفاتہم الی نفس الشئ او عدم توقفہ علی ذلک فلا یکاد یظہر من الاخبار المختلفۃ وذلک ما یطمئن بہ النفس فالاولی وکول علم ذلک الیہم صلوات اللہ علیہم ملاحظہ شود کہ مثل شیخ حر عاملی رحمہ اللہ اعتقادش این بود کہ آئمہ عالم بجمیع موضوعات خارجیہ باشند معلوم نیست یا معلوم العدم است یعنی معلوم است کہ نبودہ اند و مثل شیخ مرتضی انصاری بواسطہ اختلاف اخبار توقف را در این باب اولی میفرمایند کما ہو الحق وعلیہ المعول لکن از سید محمد مرتضی کہ مقدمات صرف ونحو را ہم درست نکردہ است و اعتقادش این است کہ آئمہ معصومین مثل خدا بجمیع مفاسد و مصالح جمیع اشیاء احاطہ دارند بعید نیست کہ مثل شیخ حر عاملی رحمہ اللہ را نیز از مقصرین و تنقیص کنندہ در مراتب سامیہ آئمہ معصومین بداند بتجربہ رسیدہ است کہ ہر چہ فہم شخص کمتر باشد معلومات او بیشتر میباشد ۱۲

واسکات الجاهلین چیزی نیست کہ کسی بتواند بان قدح مؤلف آن بنماید بواسطہ خباثت نفس یا سوء فہم سید محمد تقی
لوازم جبلیہ فرضیہ[1] خود را بر عوام کالانعام عرض نمودہ میخواہد کہ از مؤلف رسالتین متنفر بسازد والا در آن
رسالہ چیزی نیست کہ مخالف مذاق محققین علماے شیعہ بودہ باشد مذاق عوام وحشویہ مناط[2] نیست و
باد کہ محمد مرتضے شخصے نیست کہ قابلیت این داشتہ باشد کہ صاحب فہمی او را طرف مقابل خود قرار د
مقدار فہم و استعداد او از مؤلفات مہملہ او ظاہر است اگرچہ امثال او از حمقاے جہال او را از محققین بشم
پس بنابراین مناسب چنین بود کہ حقیر نیز بمفاد واعرض عن الجاہلین تاسیا باخوانا المومنین من العلماء البارعین مثل
شریعتمدار عمدۃ العلماء الاخیار مولوی سید نجم الحسن صاحب و عمدۃ الفضلاء المحققین و زبدۃ الکبراء الصالحین سرکار مولوی
ظہور الحسن صاحب و قرۃ عینی ابن الاخ العالم العامل قدوۃ العلماء الافاضل مولوی السید آقا حسن سلمہ اللہ وغیرہم سکوت اختیا
لکن بسبب چند وجہ سکوت را جائز ندانستم اول از باب نہی عن المنکر چونکہ شرائط وجوب آن و عدم اعتقا
خودم در حق حقیر مجتمع بود و بر ظاہر است کہ منکری قطیع تر از این متصور نمیشود کہ یک عالم متدین مروج د
را مرتد و وہابی مشہور نمودہ عوام کالانعام را بر سب و شتم و لعن او وا بدارد دوم سکوت و قعود را ا
نصرت جناب فضائل مآب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب موجب سد باب ارشاد عوام و نش
احکام فہمیدم زیرا کہ بعد از این داہیہ عظمی ہیچ کس را جرات این نمیشد کہ کمر ہمت خود را بر ارشاد عوام ببن
سوم سکوت را از این موجب موہون شدن مذہب حق اثنا عشری در انظار مخالفین فہمیدم زیرا کہ ہر د
رسالہ انذار الناذرین و یا علی مدد چاپ شدہ در دست ہمہ افتادہ است پس مخالفین مذہب ما کہ میشن
کہ علماے عراق بواسطہ مطالب این دو رسالہ مؤلف آنرا خارج از مذہب شیعہ نمودہ اند بدقت آن د
رسالہ را می بینند و در آن چیزے نمی یابند کہ موجب حکم خروج مؤلف آن از مذہب شیعہ بودہ باشد مگ
اینکہ در مقام دفع مطاعن وہابیہ بر عموم فرقہ اثنا عشریہ گفتہ است کہ اعتقاد ما این نیست کہ آئمہ معصوم
بالذات مثل خدا سمیع و بصیر و روشن ضمیر یعنی عالم بمافی الصدور العالمین ہستند بلکہ علوم آن بزرگوار را
تعلیمی و الہامی میدانیم و نہ اینکہ ہرجا موجود و حاضر و ہر آن ہر طرف ناظر اند و اینکہ مثل خدا ایشان مستقل بر خلق
و رزق وغیرہ میباشند و نہ اینکہ خدا این چیزہا را بآن حضرات تفویض نمودہ است و امثال این و نیز
مشتمل است بر اینکہ نذر نمودن براے معبودان کفار و پیران اہل خلاف و استعانت نمودن بآنہا در
حصول مطالب دنیویہ خلاف مذہب حق است و امثال این چیزہا پس علماے شیعہ کہ مؤلف آنرا خارج
از مذہب خود نمودہ اند باید کہ بتعمق نظر ہر دو رسالہ را ملاحظہ فرمودہ باشند پس معلوم میشود کہ مذہب شیعہ
اعتقاد نمودن است بآن چیزہا کہ مؤلف رسالتین بیان بطلان آنہا نمودہ است و این موجب این میشد
کہ مذہب حق ما کہ در متانت اصول و فروع در میان سائر مذاہب ممتاز است در انظار عقلا موہون میگردید
چہارم اگر سکوت می نمودم مردم خیال میکردند کہ آنچہ در مؤلفات مہملہ محمد مرتضی است ہمہ حق و مطابق
مذہب شیعہ میباشد وحال آنکہ ہمہ مؤلفات او مشحون از معتقدات فاسدہ غلات و مفوضہ و شیخیہ میباشد

[1] وحالانکہ نزد محققین مسلم است کہ لازم قول بعد از فرض تحقق ملازمہ در واقع مذہب نیست ۱۲

[2] چونکہ غیر از اتباع ہوا مستندی درست ندارد ۱۲ منہ

چنانچه در حواشی همین رساله که ترجمه یا علی مدد میباشد به پاره ازان مهملات اشاره نموده میشود تا اهل دین
فساد اعتقاد این شخص را فهمیده ازاو دوری نمایند بخم چونکه حقیر اطلاع تام بر حالت محمد مرتضی دارم و میدانم
که با این بی سوادی تمام همت او بسوی این مصروف است که خود را مرجع عوام بگرداند و ضعفاء شیعیان
را گمراه نماید پس اگر سکوت می نمودم در نظر عوام خیلی بزرگ میشد و کم دائره تکفیر را وسعت داده دیگر علماء
متدینین هند را نیز در نظر عوام موهون می نمود و بتدریج همه شیعیان هند فاسد الاعتقاد میشدند خلاصه بلاحظه
وجوه مذکوره سکوت را جائز ندانستم ولکن چونکه رد هفوات او که در محاوره سوقیان و بی عاران بود موجب
تضئیع آنات شریفه عمر خود دانستم پس مناسب چنین معلوم شد که ترجمهٔ اصل رسالتین را در نظر علمای
اعلام سهر کهوف اسلام بگذرانم تا بدقت تمام ملاحظه فرموده انچه در انظار شریفه آن بزرگواران در حق رسالتین
مزبورتین معلوم بشود تحریر بفرمایند چنانچه تحریرات هدایت ایات علماء اعلام را با این رساله اشتهار مے نمایم
تا طالبان راه دین هدایت بیابند و از راه انصاف تجاوز ننمایند اگرچه مظنونم این است که محمد مرتضی بعد از
تبیین و وضوح حق نیز معترف به غلط فهمی خود نخواهد شد بلکه بعید نیست که بر علماء اعلام که نواب ائمه علیهم السلام
اند و اگر ادعلیهم بالآخره بجد شرک میرسد نیز ردی نوشته خود را از اسلام خارج نماید لکن مقصود احقاق
حق است نه لجاج و اظهار لجاج ارباب فهم موجود اند فرق مابین سین و شین و تمیز غث و سمین مینمایند.
و علاوه بر این نه محمد مرتضی همیشه زنده خواهد ماند و نه جناب خواجه صاحب و نه حقیر نوشته باقی خواهد
ماند و کسانی سیایند که خالی از عصبیت و عناد و اغراض فاسده نفسانیه بوده باشند آنها تمیز در حق و
باطل نموده البته حق را اختیار خواهند نمود و نسبتهای شنیعه که در استفتاءات و مولفات خود سید
محمد مرتضی بخواجه صاحب نموده است بحذف مکررات نیز ذکر نموده میشود تا اهل انصاف به فهمند که
این شخص در افتراء و بهتان خیلی جری میباشد و بدانند که انچه بعض علمای عراق نوشته اند باعتبار
آن نسبتهای شنیعه بود که دران استفتاءات افتراء درج نموده بود و در حق شخص خواجه صاحب کسی
چیزے ننوشته و از ملاحظه نمودن اصل رساله خواجه صاحب چونکه در لسان هندی بود علماء عراق
معذور بودند و نظرای شهود قضیه جواب کیاب نیستند اما تحریریکه محمد مرتضی در تفضیح السارقین وغیره
نسبت آن بجناب مولوی سید هادی صاحب داده است پس حقیر باور نمیکنم که از ایشان بوده باشد
زیرا که جلالت شان و مقتضاے تدین ایشان مانع است از اینکه ان تحریر از ایشان باشد زیرا که خود جناب
موصوف در بیت الشرف سرکار حجة الاسلام آقا سید محمد کاظم طباطبائی یزدی در مجمع فضلاء بعد از
مقابله نمودن ترجمه رساله یا علی مدد با اصل نسخه مطبوعه که در دست خود ایشان بود اعتراف نمودند بعدم اطلاع
خود بر این قضیه و باینکه ایشان احتمال میدادند بوجود آن نسبتهاے شنیعه در این رساله پس دیانت ایشان
منافی است باینکه بنویسند که من هر دو رساله را دیدم و ثانیاً از مثل ایشان خیلی بعید است که بنویسند که
بلاحظه ان دو رساله معلوم شد که مولف آنها سواد درست بلکه فهم مستقیم بالمرہ ندارد و حال آنکه هر دو رساله

سلہ زیرا که غیر از توهین اهل ایمان و افتراء و بهتان و خیانت در نقل عبارت بتغیرات عوام فریب چیزی دیگر ندارد ۱۲

سلہ و بمفاد من حفر بئراً لاخیه خودش مرتد فطری حقیقی واقعی بشود ۱۲

خواجہ صاحب در انظار علمای اعلام شاہد عدل بر جلالت قدر و عظم منزلت و علو مقام ایشان در مراتب علمیہ گر
گذشتہ از ہمہ معقول نیست کہ جناب سید ہادی صاحب حکم بغیر ما انزل اللہ بفرمایند و بنویسند کہ ای است
این مطلب خوب است کہ این شخص از ما نیست یا سفیہ و مجنون است خلاصہ مثل این تحریر صادر نمیشود مگر از کس
ابلہ و بی سواد و بی دین باشد و حاشا جنابہ عن ذلک و از این قبیل افترا و بہتان از محمد مرتضی بجہت بی مبا
مستبعد نیست زیرا کہ در تفضیح السارقین مینویسد کہ سوم از مروجین مذہب وہابیہ کلب باقر جائسی است کہ شاگ
خواجہ مذکور میباشد و اہل ہند بر فساد اعتقاد او مطلع بنودند تا اینکہ او تحریری از عراق بخدمت خواجہ صاحب
ہر دو رسالہ فرستاد بہ بینید کہ این شخص غیر متدین بغرض اینکہ عوام کالانعام را متنفر نماید مرتکب چہ بہتان بزرگ شدہ اس
اول اینکہ حقیر را از مروجین مذہب وہابیہ قرار داد و ہم چنین از شاگردان خواجہ صاحب محسوب نمود و حال آنکہ
این را خود ش خوب میداند ثانیا مدعی این شدہ کہ فساد اعتقاد حقیر از آن تحریر ثابت میشود و حال آنکہ آن تحریر بمفروض
تصحیح البراہین خودش موجود است ارباب فہم ملاحظہ بفرمایند تا کذب این قول ظاہر بشود و خلاصہ این شخص علی
توپ و گلولہ و باروت و عساکر او ہمہ افترا و بہتان و خیانت در نقل و تحریف کلم میباشد و بگمان خودش ابن و خواج
صاحب ضرری میرساند او و اللہ بل ما فری الا جلدہ و لا جز الا لحمہ و عنقریب بجزای این افترا و بہتان میرسد اگ
چند نفر از عوام از حقیر و خواجہ صاحب متنفر بشوند و سب و شتم بیجا بنمایند غیر از اینکہ موجب رفع درجات و حط سیئات
حقیر و خواجہ صاحب بودہ باشد اثری بران مترتب نخواہد شد ہمیشہ از دست اہل جور و تعدی اہل حق و مد ہا دیدہ
اند و زحمتہا کشیدہ اند و اما آنچہ ابن عم حقیقی او در بیان گفتہ است شقاوت و خیانت خود را اظہار نمودہ نامہ اعمال خود را سیا
نمودہ است فکل انا بالذی فیہ ینضح و ضرری از آن علیہ بجال من نشد بلکہ نزد ارباب انصاف جور و اعتساف او
ثابت می نماید چنانچہ از مؤلفات محمد مرتضی ظلم و عناد و قلت فہم و استعداد و فساد اعتقاد او بر ارباب فہم و انصاف
ظاہر شد زیرا کہ بگفتن اینکہ خواجہ صاحب بواسطہ مطالب دو رسالہ انذار المنذرین و یا علی مدد از مذہب شیعہ
بیرون نشدہ اند بر فرض اینکہ دران خطا نیز نمودہ بودم مستوجب این ہمہ ہتک عرض با فترا و بہتان نبودم
و حال آنکہ از بیشتر کسانی دیگر از محققین اہل ہند در این باب با من شریک بودند ہمہ اینہا را اول بگزند و مثل سگ
دیوانہ تنہا بمن بچسپید الحمد للہ کہ حالا ہمہ علمای اعلام عتبات عالیات عرش درجات کہ مرجع انام اند تسدید رای
و تصویب مقال من فرمودند کہ جناب خواجہ صاحب بری از این نسبتہا ہستند کہ محمد مرتضی بجناب ایشا
دادہ است بلکہ تحریر فرمودند کہ مطالب رسالتین ہمہ بر وفق قواعد شرعیہ و مخالف آن و قادح دران فاسد
الرای و العقیدہ میباشد و خود این زیادہ از حد اہتمام نمودن محمد مرتضی در تفضیح خواجہ صاحب نزد عقلا
بوی خنک میدہد اعاذنا اللہ و جمیع المومنین من وساوس الشیاطین من الجنۃ و الناس اجمعین و بعد از
جواب این شخص دادہ نمیشود دیگر اتمام حجت بالاتر از این متصور نیست فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر

ہدایت ضروری

بر عوام واجب است کہ در اعتقادات دینیہ و احکام شرعیہ از فرمایشات علمای اعلام کہ نواب حضرات آئمہ
معصومین میباشند سرتابی ننمایند و شان علما نیست کہ تبعیت اہوای باطلہ و آرای کاسدہ عوام بنمایند

وما علینا الا البلاغ والسلام علی من اتبع الہدی۔

التماس

برالباب ارباب فہم وانصاف وتارکان طریق تعصب واعتساف از متدینین مومنین وپیروان آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین مخفی نماناد کہ محمد مرتضای جونپوری ازکمال بی مبالاتی خود در دین وغایت جسارت بر ہتک اعراض محترمہ مومنین دراشتہار تصحیح البراہین واستفتاءات وتفضیح السارقین وغیرہ مدعی شدہ کہ جناب فضائل مآب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب سہارنپوری دراین رسالہ خود مسمی بہ یا علی مدد در محاورہ لوطیان بیان نمودہ اند کہ آئمہ معصومین علیہم نہ مستجاب الدعوہ اندو نہ مقبول الشفاعہ نہ قادر بر سماع ندا و استغاثہ شیعیان میباشند و اینکہ استعانت نمودن بآن حضرات بآن طریق نیز کہ شرعا بی عیب است جائز نیست بلکہ شرک است وانکار شفاعت مقبولہ پیغمبر خدا نمودہ است وخود را مساوی وہم مرتبہ انبیا وآئمہ دانستہ است وآئمہ معصومین را مثل عوام الناس قرار دادہ است وتوہین آئمہ معصومین نمودہ است پس از مذہب شیعہ خارج است ووہابی است بلکہ مرتد فطری شدہ است ارباب انصاف بدقت تمام این رسالہ را ملاحظہ بفرمایند وببینند کہ اثری ازان نسبتہای شنیعہ دراین رسالہ شریفہ ہست یانہ وباید عاقل خود را مصداق ان حمق نکنند کہ گریہ میکرد براینکہ زوجہ او بیوہ شدہ است شخصے باو گفت کہ شما کہ شوہر او ہستید زندہ میباشید پس زن شما چطور بیوہ میشود گفت راست است ولکن آن کسیکہ خبر بیوہ شدن آوردہ است معتبر است والسلام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نقل فرمایشات علمای کرام مدظلہم علی رؤس الانام در مدح رسالہ یا علی مدد ومولف آن مذمت قادح آن

نقل دستخط شریف سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین ملاذ الحائرین حامی شریعۃ سید المرسلین نائب الائمۃ الطاہرین وارث علوم السفراء الموتمنین حجۃ اللہ علی الانام ماحی بدع المبتدعین الطغام سرکار آقا سید محمد کاظم الطباطبائی الیزدی متع اللہ المسلمین بطول بقائہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم این رسالہ من اولہا الی آخرہا ملاحظہ شد چیزے کہ منافی مذہب اثنا عشری وموجب کفر وضلال مصنف آن باشد دران دیدہ نشد

مہر

حررہ الاحقر محمد کاظم الطباطبائی

نقل تحریر مبارک حضرت حجۃ الاسلام ملاذ الانام رئیس العلماء الاعلام مرجع الاحکام نائب السفراء البررۃ الکرام حمی الشیعہ ومحیی الشریعۃ سرکار اخوند ملا محمد کاظم الخراسانی النجفی مدظلہ العالی بسم اللہ الرحمن الرحیم حسب سجلات غیر واحدی از اعلام مندرجات دراین تالیف منافی مذہب امامیہ نمیباشد

مہر

واللہ العالم بسرائر عبادہ حررہ الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی۔

نقل دستخط وتحریر ہدایت تسطیر حجۃ الاسلام کہف الانام مرجع الاحکام ومرشد الخواص والعوام ووارث علوم السفراء الکرام ماوی الاداني والاتیام تاج العلماء وسراج الظلماء سرکار آقا شیخ عبداللہ المازندرانی مدظلہ علی رؤس الاعاظم والادانی بسم اللہ تعالی حقیر سیر اجمالی کردم وملتفت نشدم بہ کلامیکہ مولف رسالہ معتقد شدہ باشد

ع چونکہ محمد مرتضی بغرض تنفیر عوام این نسبتہای شنیعہ را بجناب مولوی خواجہ عابد حسین از روی افترا وبہتان دادہ یک عالم را در مہلکہ انداختہ است وہیچکس تدبر دراین رسالہ نمی نماید واعتماد برحرف این شخص نمودہ خود را مبتلای معصیت کبیرہ سب وشتم یک عالم محترم العرض می نماید واگر بدقت ملاحظہ نمایند معلوم میکنند کہ قول محمد مرتضی محض افترا ودروغ وضلال ومضل است ۱۲

ومنافی مذہب شیعہ اثنا عشری باشد احتمالات وتاویلات با. وخوب دادن در مطالب کشف از فضل
وکمال میکند نہ کفر وضلال خداوند ما را ہدایت کند واز شر متابعت ہوای نفس محفوظ
دارد تا بندگان خدا محفوظ مانند - حررہ الاحقر عبد اللہ المازندرانی -

مهر

فرمایش دیگر از سرکار شریعتمدار الیشان مدظلہ العالی

بسم اللہ تعالی مجدہ دا ملاحظہ منوّم این رسالہ را از اول تا آخر ہیچ کلامی کہ مؤلف رسالہ
معتقد شدہ باشد ومنافی مذہب شیعہ باشد دیدہ نشد واللہ العالم حررہ عبد اللہ المازندرانی -

مهر

نقل دستخط حجۃ اللہ البالغۃ علی الانام معز الدین والاسلام کہف الارامل والایتام باب الاحکام حامی الشریعۃ
المطہرۃ قدوۃ الکرام البررہ وعمدۃ الافاضل المہرۃ نضرۃ الدہر وبہیج اہل العصر سرکار شریعتمدار آقائی آقا شیخ
محمد حسین مدظلہ تذکرۃ سرکار حجۃ الاسلام شیخ زین العابدین مرحوم اعلی اللہ مدارجہ ورفع معارجہ
بسم اللہ ولہ الحمد بعد از تعمق نظر در این اوراق صدق نطاق واضح شد کہ مؤلف این کتاب خالی از وصمہ ارتیاب در دین
است ومعتقد شرائع سید المرسلین علیہ وعلی آلہ افضل صلوۃ المصلین است بلکہ از زمرہ
مروجین دین میباشد اللہم ثبتنا بالقول الثابت بمنک یا ارحم الراحمین - الجانی الحائری المازندرانی

مهر

نقل دستخط حجۃ الاسلام ملاذ الانام مرجع الاحکام جہبذ محقق منقد مدقق نادرۃ الزمان الفرید فی الاقران العالم
الربانی والفقیہ الصمدانی الزاہد الذی لیس لہ ثان سرکار شریعۃ مدار آقا سید ابو تراب الخونساری مدظلہ العالی
بسم اللہ تعالی ولہ الحمد آنچہ مسطور است در این رسالہ شریفہ کہ مشتمل است بر تحقیقات رشیقہ وتدقیقات انیقہ کہ
کواشف قطعیہ است از بودن مصنف ان شکر اللہ سعیہ در اعلی درجہ فضل وکمال ونہایت اقتدار بر عروج معارج
تحقیق ومراقی علم وافضال وغایت سعی واہتمام در ترویج دین مبین وصیانت عقائد مسلمین از شبہات ملحدین
وانتحال جاہلین ورد غالین جمیع آنہا مطابق است با عقائد صحیحہ اسلامیہ ومذہب حق فرقہ اثنا عشریہ کہ جمیع عصابہ
شیعہ باید بآن اعتقاد داشتہ باشند ونسبت خطا وفساد بمصنف آن از بعضے از جہال غلط وناشی از محض حسد
وعناد یا ضعف بصیرت واعتقاد نہت ؛ اذا لم تکن للمرء عین صحیحۃ ؛ فلا غرو ان یرتاب والصبح
مسفر ؛ حسبنا اللہ فی دفع الاشرار انہ ولی الابرار - حررہ العبد الاثم الجانی ابو تراب الموسوی الخونساری النجفی -

مهر

نقل دستخط ملاذ الاسلام کہف الانام حامی الشریعۃ ماحی البدع الشنیعہ وکافل الشیعہ ومومن قلوبہم المروعہ و
درياق اکبادہم اللسیعہ صاحب المناقب العلیۃ الرفیعہ والمراتب السنیہ المنیعہ والمحاسن الغر البدیعہ سرکار علی آقا
تذکرہ آیۃ اللہ فی العالمین میرزا محمد حسن شیرازی عطر اللہ مضجعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اجمالا این رسالہ را
مطالعہ منوّم اگرچہ مشتمل بر عبارات متشابہہ است ولی بعد از تامل مطالب آن منافی با نوامیس الہیۃ جل
ذکرہ وقوانین اسلامیہ عز نصرہ کہ موجب ارتداد از دین وخروج از شرع مبین بودہ باشد ندارد لہذا التعرض از مؤلف
آن نظر بروایت شریفہ مسندہ از ہشام ابن سالم قال سمعت ابا عبد اللہ یقول قال اللہ عز وجل لیاذن بحرب منی
من اذی عبدی المومن تعریض بمحاربہ خداوند قہار است اعاذنا اللہ تعالی - حررہ الاحقر نجل المرحوم
المبرور آیۃ اللہ فی العالمین قدس سرہ العزیز علی الحسینی -

مهر

نقل دستخط ملاذ الاسلام والمسلمین معتمد المومنین معز الدین ورکنہ الرکین وحصنہ الحصین وارث علوم السفراء

وتاج الاصفیاء الفقہاء ومصباح الشریعۃ الغراء الامام الہمام العلم العلام رئیس العلماء الاعلام سرکار شریعت مآب آقائی آقا شیخ محمد علی الخونساری مدظلہ۔ بسم اللہ ولہ الحمد بر اخلای روحانی واصفیاء ایمانی مخفی ومستور نماناد آنکہ مطالب موجودہ در این رسالہ خالی از شبہہ وریب وعاری از خدشہ وعیب است شبہہ در آنہا بعید از انصاف وقریب بجور واعتساف است وخدشہ در الفاظ او از روی ظلم وعناد بلکہ متامل در معانی آنہا از اہل ضلال وفساد است ولعمری ان ہذا الکتاب لتصنیف شریف وتالیف منیف وللّٰہ در مصنفہ العلامہ ومؤلفہ الفہامہ حیث احسن واجاد ونعم ما افاد وجاء بما فوق المراد واسئل اللہ ان یشکر سعیہ وان یہدینا سبل الرشاد ویسلک بنا مسالک السداد والیہ المرجع والمعاد

مہر

حررہ الاحقر محمد علی الامامی الخونساری الغروی فی ۲۴-۲- جمادی الثانیہ ۲۲ ۱۳۳۱ھ

نقل دستخط مبارک عمدۃ العلماء الافاضل المحققین وزبدۃ الکملاء المدققین ونتیجۃ الفقہاء المتبحرین سرکار شریعتمدار آقا سید محمد شریف مدظلہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم این مطالبیکہ در این اوراق مذکور ومزبور است در معنی نزد احقر چیزیکہ منافی شرع انور بودہ باشد در آنہا یافتم وباعث وسبب خروج از اسلام نمی باشد پس ہر گاہ کسی صاحب اوراق را از این جہت قدحی کند سزاوار نیست بلکہ مواخذہ ومعاقب الٰہی میباشد چون قدح مومن بی سبب حرام وغیر جائز می باشد۔ حررہ الاحقر محمد شریف الحسینی المجاور فی الناحیۃ المقدسہ والسلام۔

مہر

نقل دستخط سید الفقہاء الکرام وسند الفضلاء العظام ومعتمد العلماء الاعلام حجۃ اللہ علی الخلق اجمعین ونائب الائمۃ الراشدین ووارث علم الاذکیاء الطاہرین سرکار شریعتمدار آقائی آقا سید محمد الفیروز آبادی الیزدی مدظلہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ترجمہ رسالہ یا علی مدد وترجمہ انذار الناذرین کہ بہ بیان وتعبیر خود مصنف رسالتین ایدہ اللہ تعالیٰ صدور یافتہ ملاحظہ شد چنین مستفاد شد کہ مصنف آن عالم فاضل محقق کامل ودر مقام ارشاد جہال عوام شیعہ برآمدہ اند وباکمال دقت نظر وتحقیق در اصول وفروع عنوان سخن فرمودہ اند وآنچہ نسبت دادہ شدہ برسالتین کہ منافیات ضروری مذہب در آنہا است یا از جہالت نسبت دہندہ است یا از اغراض وامراض باطنیہ نستجیر باللہ من الدواعی النفسانیہ حررہ المتوطن فی بلد الشرف النجف الاشرف محمد الحسینی الفیروز آبادی الیزدی۔

مہر

نقل دستخط وتحریر ہدایت نسطیر نصیر الملۃ والدین نور الرشاد وضیاء الیقین سراج الملۃ البیضاء وموضح منہاج الشریعۃ الغراء عمدۃ الافاضل العلماء وزبدۃ الاکابر الفضلاء وعمدۃ المحققین الفقہاء العابد الزاہد الحلیم الاواہ سرکار شریعتمدار آقائی شیخ اسد اللہ مدظلہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بر ہر ناقد بصیر وعالم خبیر پوشیدہ نماند کہ این کتاب مستطاب المسمی بہ یا علی مدد آنچہ ملاحظہ شد وبدقت دیدہ گردید چیزیکہ مخالف اصول جعفریہ علی موسسہا الاف التحیۃ داشتہ باشد ندارد بلکہ ہمہ موافق قوانین احمدیہ است معترض بر این رسالہ شریفہ یا بی خبر از اصول جعفریہ ویا معوج السلیقہ است یا العیاذ باللہ غالی است ویا عناد ولجاج داشتہ است کہ نسبتہای بی اصل باین رسالہ مبارکہ یا بصاحبش دادہ است اعاذنا اللہ تعالیٰ من شرور انفسنا ومن النفس الامارۃ بالسوء وانا العبد المذنب العاصی المفترش ذراعیہ بالعتبۃ المقدسۃ العلویۃ علی ساکنہا الاف التحیۃ والثناء اللہم احفظنا من الزلل۔

مہر

۱

نقل دستخط ظہیر الاسلام کہف الانام عمدۃ العلماء الاعلام و فریدۃ الایام معز دین اللہ القویم والہادی الی صراط
المستقیم مولانا الشیخ احمد الشیرازی مدظلہ بسم اللہ تعالی ملاحظہ این رسالہ کہ کشف از انشراح صدر و فضل مؤلف
و مصنف آن مینماید شد چیزے کہ دلالت بر خروج از شرع اسلام و مذہب شیعہ نماید
ملحوظ نشد زبرہ الاحقر الافقر احمد الشیرازی۔

نقل دستخط مبارک حضرت مستطاب ملاذ الانام کہف الارامل والایتام مرجع الاحکام حامی الشریعۃ المطہرہ
من جور الظلمۃ الطغام شیخنا الاجل الافضل الفقام الحبر النحریر الہمام المؤید من اللہ الملک العلام سرکار آیت
شیخ محمد باقر الشیرازی النجفی مدظلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بدقت تمام تصفح سمین و ثمین و غث و ثمین
این رسالہ را نمودم مطلبے کہ مخالف با مذہب شیعہ اثنا عشریہ یا مخالف قرآن و اخبار اہل بیت علیہم السلام
باشد دران نیافتم بلکہ بیانات و تحقیقات ان کاشف از کمالات مصنف اعلی اللہ کلمتہ در علوم ادبیہ و کلامیہ و معارف
و فقہ میباشد دام اللہ تعالی فضلہ و کثر فی علماء الملۃ مثلہ حررہ الاحقر العاثر محمد المدعو
بالباقر الشیرازی النجفی عفی عنہ فی الحادی والعشرین من جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۲۲ ہجری

نقل تحریر ہدایت تسطیر فرزند بزرگ حضرت حجۃ الاسلام آقائی آقا سید محمد کاظم طباطبائی مدظلہ اعنی عمدۃ العلماء
الاعلام و زبدۃ الفقہاء الکرام و قدوۃ الجہابذۃ العظام العلم العلام سرکار شریعتمدار آقا سید محمد دام فضلہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم و بعد چنین گوید این اقل رعایۃ لما ینبغی رعایتہ من حقوق الاخوان فی الدین بالخصوص عقد مجلسی نمودہ
جمعی از فضلای مدققین بمحضر مبارک حضرت حجۃ الاسلام آقائی والد دام ظلہ و جناب مستطاب عماد العلماء الاتقیاء
و سناد الفقہاء الاصفیاء العالم العامل الزاہد آقا مولوی سید کلب باقر کہ موثق و معتمد وجوہ علمای عتبات طاہرہ
اند و بعض مدعیین مصرین بر ضلال و اضلال فقرات کتابین مستطابین یا علی مدد و انذار النادرین کہ از اہل لسان و
در لباس اہل علم بودہ نیز احضار و فقرات مزبورہ را مطرح داشتہ بتصدیق مدعی و جناب مولوی مطابق ترجمہ بعض بود
و تماما ملاحظہ و گفتگو شدہ جز مزید عقیدت بدقت نظر و صلابت در دین و غرض صحیح از ہدایت عوام و ارشاد و تنبیہ جاہلین نسبت بجناب مؤلف
مولوی خواجہ عابد حسین ظاہر نشد فشکر اللہ سعیہ و اکمل رشدہ معلوم شدہ کہ فقرات مدعات از کتابین کہ استفتا
مواخذہ بر مؤلف شد محض تعمیہ و تمویہ و عوام فریبی بودہ اصلا و ابدا مطالب منسوبہ بایشان واقعیت نداشتہ
چنانچہ آثار این بر مدعی مزبور نیز ظاہر گردید و ہر کس کہ مراجعت نماید بادنی تامل ظاہر شود بالجملہ نسبت ضلال و اضلال
بجناب ایشان ناشی از محض قصور و قلت مبالات در دین است عصمنا اللہ و جمیع اخواننا من موجبات الزیغ
والزلل و اللہ الہادی و ہو الموفق و نعم المعین حررہ الاقل ابن العلامۃ السید محمد کاظم الیزدی محمد الطباطبائی۔
(مہر)

نقل دستخط سرکار شریعتمدار اسوۃ الفقہاء المدققین و قدوۃ الفضلاء المحققین و عمدۃ الکملاء المبرزین ملاذ الشریعۃ و عماد المتشرعین
حجۃ الاسلام آقا شیخ محمد علی النخجوانی مدظلہ العالی بسم اللہ الرحمن الرحیم چہ قدر خوب است کہ
شیعیان امام زمان عجل اللہ فرجہ این رسالہ شریفہ را با دقت تمام ملاحظہ نمودہ بر طبق مضامین
او اعتقاد فرمایند۔ حررہ الاحقر محمد علی الغروی النخجوانی۔

نقل تحریر شریف منیر اعلم افضل اجل اکمل اورع اعدل قدوۃ العلماء و زبدۃ الفقہاء عضد الملۃ والدین سرکار
آقا سید جعفر الطباطبائی مدظلہ بسمہ تعالی بدقت ہرچہ تمامتر تامل در این اوراق نمودم چیزیکہ مخالف شرع انور و معتقد

دین امامیه باشد نظر نیافتم بلکه تمام مطالب مندرجه دراو بروفق اخبار آئمه اطهار علیهم السلام دیدم و نسیه جبین انصاف نظر نماید دراین اوراق یقین کامل واعتقاد ثابت وجازم حاصل میکند که جامع این کلمات بجز ارشاد عوام وهدایت ایشان غرضی نداشته علاوه براین کشف از مراتب کمال وفضل واطلاع ایشان می نماید پس بر هر کس لازم که بعد از نظر کردن وتامل در بعض مطالب مندرجه دراو نمودن ادای حق نعمت آن جناب را بجا آورده طلب مغفرت از برای آن جناب ووالدین ایشان نماید واز خداوند متعال مسئلت نماید که بر توفیقات وتائیدات ایشان بیفزاید ودر جزای این خدمت عظیم را که بشرع واهل آن نموده اند از کرم صاحب شرع خواهانم

مهر

من الاقل جعفر نجل المرحوم السید باقر ال بحر العلوم الطباطبائی قدس سره —

نقل دستخط العالم الفاضل العامل الکامل الناقد البصیر المحقق الخبیر والمدقق النحریر کهف التقی ذخر الوری مصباح الهدی سرکار شریعتمدار مولانا محمد کاظم الشیرازی زاد فضله — بسم الله الرحمن الرحیم امور مزبوره دراین اوراق به هیچ وجه مستند شرعی بر قدح نیست تکفیر وتضلیل با اینها بی وجه واسباب غضب حضرت رب الارباب

مهر

است اعاذنا الله تعالی منه حرره العبد الاثم محمد کاظم الشیرازی —

نقل دستخط شریف حجة الاسلام ملاذ الانام کهف الارامل والایتام مروج الاحکام ومرجع الخواص والعوام تاج الفقهاء وسراج الظلماء ورئیس الملة البیضاء سرکار شریعتمدار آقای آقا شیخ فتح الله الاصفهانی الغروی الملقب بشیخ الشریعه مدظله بر ترجمه انذار الناذرین — بسم الله الرحمن الرحیم ملاحظه این رساله ویا علی مدد هر دو شد کثیری از مطالب مندرجه دران مطابق با ادله وموافق انظار ائمه فقه وحدیث وکلام است وجمله از مواضع که متضمن سوء تعبیر شده قابل توجیه قریب ومحل صحیح است وبعض مواضع رسالتین خود شاهد بر لزوم توجیه است —

مهر

حرره الجانی فتح الله الغروی الاصفهانی المشتهر به شیخ الشریعه عفی الله عن جرائمه الفظیعه —

نقل دستخط مبارک سرکار شریعتمدار عمدة العلماء الاخیار وزبدة الفقهاء الکبار وصفوة الفضلاء الابرار قدوة المحققین واسوة المتفقهین سرکار میرزا محمد مهدی المعروف بالکشمیری مدظله بسم الله الرحمن الرحیم مضامین صدق انطباق این اوراق تمام موافق حق وصدق است وبرطبق مضامین عالیه اش اخبار وآثار ائمه اطهار علیهم سلام الله الملک الجبار ثابت وبرقرار است حسد وحقد را اعمال نمودن ورد وتکفیر صاحب این مقالات نمودن اگر ناشی از اشتباه نباشد موجب فسق راد وملعون است والعیاذ بالله اگر از روی عمد کسی کمر به بندد که تخریب وتضییع وتکفیر مسلمانان نماید باعتقاد آنکه کار نیکوئی است میتوان گفت باین اعتقاد صاحبش از زمره مسلمانان خارج باشد که مروجین دین را تکفیر نماید که اسباب تضییع قدر آنها وتفضیح اسلام شود نعوذ بالله من الحقد والحسد ومن النفس الامارة بالسوء والاقل الاقل محمد مهدی المعروف بالکشمیری الحائری

مهر

نقل دستخط مبارک حجة الاسلام کهف الانام ذخر الوری حلیف التقی علم الهدی قدوة العلماء العالمین وزبدة الفقهاء المتبحرین وعمدة الکملاء الناقدین الاعلم الافضل الاسد مولانا وملاذنا الشیخ احمد مدظله العالی — بسم الله الرحمن الرحیم مخفی نماند اینکه چون این زمان بحکم اخبار ائمه طاهرین سلام الله علیهم اجمعین شنا وغلبه بر صلاح دارد وکارهای اغلب اهل این اعصار از قواعد شرع انور بیرون وقواعد عادیه جدیده مستحدثه رائج گردیده هر کس بعقل ناقص خود طریقه را گرفته حرمت علماء اعلام که ناظم نظام شریعت اند از پیش نمیرود ومذاهب مختلفه را اعتقاد آنها

موجب اطناب است درمیان طائفہ شیعہ پیدا شدہ وناگذاشتہ اند بر دیگہ یگر وصفت خبیثہ حسد میان اغلب مردم شایع و ذائع شدہ وازطرف دیگر ہر یکے دعوی عقل کامل وہوائے ریاست دارد وریاست ہم مطلبیست واضح ہر چند بیک نفر مرید منحصر بودہ باشد لہذا طالب ریاست کہ بصریح اخبار ملعون است باید بنحوی بکند کہ طرف مقابل خود را خراب کند وکلام باطل خود را بصورت حق بمریدہای احمق جلوہ کہ تابع ہر ناعق وناہق میباشند بنماید واین مطلب ہم واضح است کہ گفتہ اند ہدف من الف کتابیکہ خالی از ایراد باشد ما سراغ نداریم سیما اگر مصنف تصرفی کردہ باشد در مطالب آن اما این رسالہ شریفہ یا علی مدد کہ الحمد للہ رب العالمین عیب ونقصی دران ندیدم من البدو الی الختام ملاحظہ نمودم چیزیکہ منافی مذہب وقواعد دین مبین محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بودہ باشد دران نیست اگر کسے بہتان وافترا بمصنف کرم ان بستہ باشد یا مستند بہ بی فہمی یا ازدوی حسد است ولی توقع داعی آنست کہ چنین مسائل را از طائفہ لجوج وعنود ذکر نباید کرد واعتنا نبایست نمود حررہ الجانی الفانی احمد النجفی الکوزۃ کنانی۔

مہر

نقل تحریر عمدۃ الفضلا، وزبدۃ الازکیا، الکملا، ورئیس المہرۃ الاجلا، مولانا السید حسین م الموسوی الحائری النجفی بسم اللہ الرحمن الرحیم مکرر النظر وتامل در مجامع مقالات این اوراق شدہ وبرضلال واعوجاج مذہب مصنف کاشف بنظر نرسیدہ بلکہ مجامع عبارات ومضامینش کاشف از کمال اعتدال طریقہ ایشان است
حررہ الاقل حسین الموسوی الحائری

مہر

نقل دستخط سرکار شریعتمدار عمدۃ المجتہدین الاخیار وزبدۃ المتفقہین الابرار جناب مولوی سید محمد محسن صاحب زنگی پوری مدظلہ این ترجمہ با اصل رسالہ مقابلہ نمودہ شد مطابق است وچیزیکہ موجب خروج از مذہب شیعہ باشد نیست العبد۔

مہر

نقل دستخط مولانا المعظم العالم الاجل الاکرم والفاضل العلیم المحقق الجنیر والکامل النحریر جناب اخوند ملا عباس الیزدی الحائری مدظلہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح وہویدا است کہ این رسالہ شریفہ موافق است با طریقہ بنی مختار وائمہ اطہار ع ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین بلکہ مؤلف این کتاب مروج شریعت سید المرسلین است وان کسانیکہ یریدون ان یطفؤا نور اللہ بنسبت خطا در اعتقاد مصنف افتری علی اللہ کذبا ام بہ جنۃ والا اذا تلیت علیہم آیاتہ زادتہم ایمانا الاحقر عباس الیزدی الحائری۔

مہر

نقل تحریر عالم نبیل فاضل جلیل ذی المجد الاثیل والذکر الجمیل جناب حاجی میرزا محمد دام فضلہ خلف سرکار ثقۃ الاسلام حاجی میرزا حسین نوری رحمہ اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم این حقیر کتاب یا علی مدد را مرۃ بعد مرۃ وکرۃ بعد کرۃ بتامل وتعمق ملاحظہ نمودم ہرچہ خواستم کہ کلمہ مشابہ دران ببینم کہ موجب بعض نسبتہا بمصنف منصف ان بتوان داد نیافتم بلکہ تمام فقراتش موافق با قواعد دین مبین وشریعت حضرت خاتم النبیین است ومصنف عالی مقامش از مروجین دین اسلام ومویدین شریعت حضرت خیر الانام است جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء، ونوشتہ حقیر منافی با التعلیقہ حضرت ثقۃ الاسلام والد ماجد طاب ثراہ نیست زیرا کہ سوالی برخلاف عقائد مصنف یا علی مدد وموافق حضرات وبابیہا از ان مرحوم شدہ وحاشا المصنف المنصف عنہ الاحقر محمد ابن المرحوم ثقۃ الاسلام محمد حسین النوری۔

مہر

نقل تحریر ہدایت تسطیر عالم فاضل نحریر کامل جہبذ محقق فطن مدقق علم الاعلام وعمدۃ العلماء الکرام مولانا السید حسین النجفی الاصفہانی دام فضلہ وعلاہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم این رسالہ شریفہ یا علی مدد کہ مشتمل بر معانی حقہ و عقائد صحیحہ فرقہ محقہ است بلا شبہہ وریب مطالبش بی غش وعیب است وسلوک جادہ وسطای شریعت وطریق مستقیم عقیدت انچہ را کہ مقتضی است ہمین است کہ جناب مؤلفش مولوی خواجہ عابد حسین شکر اللہ مساعیہ الجمیلہ تحریر فرمودہ اند وانچہ بعض بی فہمان غیر متدینان بجناب ایشان نسبت دادہ اند محض افتراء وبہتان است زیرا کہ اثری از ان نسب مجعولہ نہ درین رسالہ شریفہ ونہ در انظار الناظرین است سبحانک ہذا بہتان عظیم خداوند عالم مارا ہدایت کند وحسد وبغض وعناد را دور نماید وتوفیق طاعت وانقیاد کرامت بفرماید وحسبنا اللہ ونعم الوکیل وانا الجانی الفانی ۔ عبدہ الحسین الحسینی

مہر

نقل تحریر فاضل کامل عالم عامل ورع عادل عمدۃ العلماء الاماثل وزبدۃ الکملاء الافاضل جناب آقا شیخ اسد اللہ الدشتی العجمی دام فضلہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولہ الحمد لا یخفی علی اولی الالباب کہ انچہ در رسالہ شریفہ یا علی مدد از عقائد صحیحہ مبینہ مندرج است تمام بر وفق عقائد علمای اعلام است وعلی اللہ جزاء مولفہ الفاضل العلام وللہ درہ من نحریر کامل ہمام وانا الاقل الجانی الحاج الشیخ اسد اللہ الدشتی العجمی ۔

مہر

نقل تحریر عالم عامل فاضل کامل ورع عادل عمدۃ الافاضل وزبدۃ الاماثل جناب آقا شیخ جواد دام بقاہ بندہ این رسالہ را از اول تا آخر مطالعہ نمودم چیزیکہ مخالف عقائد حقہ شیعہ اثنی عشریہ باشد نیافتم واللہ ورسولہ وخلفائہ اعلم الاحقر جواد بن احمد الزنجانی ۔

مہر

نقل فرمایش وتحریر ہدایت تسطیر حضرت حجۃ الاسلام ملاذ الانام آیۃ اللہ الملک العلام العالم الربانی والفقیہ الصمدانی سرکار آقا میرزا محمد علی خلف صدق سرکار حجۃ الاسلام النحریر الہمام آقای آقا میرزا محمد حسین شہرستانی اعلی اللہ مقامہ ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم این حقیر این رسالہ را مکرراً بنظر اعتبار مطالعہ نمودم بچیزیکہ منافی مذہب امامیہ باشد برنخوردم وغالب مطالب مندرجہ در آن موافق است با اخبار ماثورہ از ائمہ انام حررہ الاقل الشہرستانی محمد علی الحسینی المرعشی الحائری چہارشنبہ ۱۵ ماہ رمضان ۱۳۲۲ھ

مہر

نقل فرمایش سرکار شریعتمدار عمدۃ الفضلاء الکبار وزبدۃ الکملاء الاخیار وقدوۃ العلماء الابرار المہذب الصفی اللوذعی الالمعی مولانا السید کلب مہدی النقوی الکربلائی وقی شر کل غوی وغبی ۔

بسم اللہ والحمد للہ ونستجیر من غضب اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ وصلی اللہ علی نبیہ الاواہ محمد وآلہ الادلاء علی مرضات اللہ اما بعد ہمیشہ اہل رشد وصلاح وہدایت از تعدی دست باطل پرست غی وفساد وضلالت در تعب ورنج بودند ومیباشند الی ان یقوم قائمنا المرتجی عجل اللہ فرجہ وسہل مخرجہ مع ذلک نظر بستر وحقیقت یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم از عوائد عاجلہ زائلہ خلق غض بصر فرمودہ دیدہ امید بلطف ومرحمت ونصرت خداوند رب العزت عز نصرہ وآثار جمیلہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر دوختہ بیوستہ آنات عمر شریف خود را کہ مایہ کسب مدارج عالیہ است در اشرف نتائج وارفع غایات کہ ہدایت عوام وابانہ طریق نجات واعلای کلمہ حق وخفض رایات عتاۃ وغواۃ میباشد صرف میفرمودند ومیفرمایند جزاہم اللہ عن الایمان واہلہ خیراً از ان جملہ نفوس قدسیہ زکیہ کہ وجود ذیجود ایشان اعز من الکبریت الاحمر است

سرکار شریعتمدار عمدة العلماء الاخیار و زبدة الفقهاء الکبار آقائی آقا خواجه عابد حسین صاحب سهارنپوری
میباشند که رساله خود انذار المنذرین و تکمل آن رساله یا علی مدد فی الحقیقت احیای موتای جهل و انعاذ
غرقای باطل فرموده اند و چه بسیار عظیم حقی بر عموم رعایای حضرات ائمه هداة علیهم ازکی التحیات دارند که جزای
نیکوی آن بجز رعاة ایشان علیهم سلام الله الملک المنان احدی نمی تواند داد فی الواقع سرکار ایشان تمهید ی
لطیف و تقریری شریف به یک کرشمه دو کار را بکار بردند تسدید رسوم عوام شیعه و تشیید دین و صیانت آن
از اعتراضات وهابیه خذلهم الله و من اراد تکثیر جماعتهم اموری که بی ماخذ و منشاء اول بین العوام بوده و قابل
السلاک در رشته شرع بوده طریق الخراطش را مبین فرموده اند و رسومیکه اصلا و ابدا ممنوع نبود در تحت قوانین شرعیه
نبوده از آن تبری فرمودند الحاصل طریقه بهتر از این از برای اصلاح خیالات عوام و رد اعتراضات فرقه
وهابیه طغام خذلهم الله نبوده پس آنچه از بعض نافهمان بظهور آمده در تهجین و تضییع قدر رفیع ایشان لیس الا حسدا
و بغضا و عنادا و غیظا والله متم نوره و لو کره المشرکون و لتعلمن نباه بعد حین و اگر محل اشتباه و
التباس را میش گیریم و گیریم که علو مطالب حقه عالیه الشان باعث قصور رید متناول گردیده باز گوئیم که گر نه
بیند بروز شب پره چشم چشمه آفتاب را چه گناه ❊ و ان تکن الاخری فلا بد من ظهور الاثر من المتوهم
الذی هو بالرجوع الی الحق احری زیرا که بلادت راحدی است محدود و زمانی است معدود مگر اینکه
آن شخص مصداق و فی اذانهم وقر و هو علیهم عمی و مختوم السمع و البصر بوده باشد که بعد از این نحو
تصریحات از زمره فحول علمای عتبات عرش درجات بصحح رسالتین که مایه ذم بیجای هر دم نافهم کج فهم
محلی از برای توقف نمانده امید وارم که همین اشتباه منشاء خصومت و نزاع باشد و الا کار مشکل تر
خواهد شد نعوذ بالله من غضب الجبار و متابعة الاشرار و النفس الاماره بمتابعة الاخیار
انه ولی الابرار و سوء تعبیر و نا ملائمت آن با طباع بعض عوام و وجود اجمال در بعض عبارات انذار موجب
ارتداد و خروج از مذهب نمیشود خصوصا بعد ملاحظه عبارات دیگر که در آن کتاب است اجمال هم
مرتفع میشود و انا الراجی لرحمة الله القوی السید کلب مهدی النقوی الکربلائی مسکنا و مدفنا ان شاء الله۔

مهر

نقل تحریر عالم فاضل مدقق کامل زاهد عادل جناب مولوی سید محمد صاحب تنزیه الفرقان دام فضله
بسم الله تعالی حقیر اکثر عبارات رساله انذار المنذرین و عبارت یا علی مدد را که بعض اشخاص از ان توحش می نمایند
بگوش تعمق شنیدم و استماع نمودم هیچ حرفی را مخالف عقائد فرقه شیعه اثنا عشریه نیافتم بلکه مصنف رساله از آنچه
که عوام کالانعام اختراعات کرده اند و انهارا وجه خوش اعتقادی و موجب ثواب و اجر می پندارند کمتر تعرض نموده و دار و
گیر و سرزنش را قلم انداز ساخته اند والسلام علی من اتبع الهدی العبد المفتاق الی الله الصمد السید محمد صاحب
تنزیه الفرقان الاکبر آبادی مقام کربلائے معلی۔

مهر

نقل تحریر و دستخط عالم جلیل فاضل نبیل ذی المجد و الشرف الاصیل آقا سید حسین المدراسی بسم الله الرحمن الرحیم
مطالب این رساله شریفه هیچ وجه منافاتی با نوامیس شرعیه ندارد که باعث خروج و ارتداد قائل باشد بلکه نسبت خروج و تکفیر
وجهی ندارد بلکه اسباب توهین شرع مبین و تضییع قدر مروجین خواهد بود استجیر بالله من غضب الله
ولا حول ولا قوة الا بالله اقل السادات حسین بن علی۔

مهر

یہ دو استفتا ایک سرکار شیخ محمد حسن مامقانی مدظلہ سے اور دوسرا سرکار حاجی مرزا محمد حسین مرزا خلیل مدظلہ سے اسلیے کیا گیا کہ حقیقت حال سے مطلع فرمائین محمد مرتضی کی کتاب مین جو عبارت مرقوم تہی بعینہ پیش کی گئی اور سوال کیا گیا کہ آپنے جناب خواجہ صاحب کی نسبت باعتبار اونکے دونون رسالون کے حکم دیا ہے یا یہ کہ مواقع استفتا کے جواب مرحمت ہوا تو اونہون نے یہ فرمایا کہ نہ ہمے کسی خاص شخص کے بارہ مین کچہ لکہا اور نہ جواب دینے کے وقت کوئی خاص کتاب ملحوظ تہی بلکہ ہمارے وہم وگمان مین بہی یہ نہ تہا کہ جناب خواجہ صاحب معتقد ان عقائد کے ہونگے جسنے جناب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب کی تکفیر ہماری طرف منسوب کی اوسنے اون پر اور ہمپر بہتان کیا خدا اوسکو مخذول کرے۔

استفتاے سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی آقا شیخ محمد حسن مامقانی مدظلہ العالی علی روس الاعالی والادانی۔ حجۃ الاسلاما کہف الانام مدظلہ العالی۔ تقریباً سہ سال قبل محمد مرتضای ہندی استفتای بخدمت حضرت عالی تقدیم نمودہ بود باین عبارت چہ میفرمایند علمای دین ومفتیان شرع متین درباب شخصیکہ اظہار تشیع میکند وامامت جماعت مومنین امامیہ میکند امادر تصانیف خود دراردو مینویسد کہ ترجمۂ آن بفارسی این است در مقام عدم اقتدار نبی وامام وعدم جواز استغاثہ واستعانت وقت مصائب بایشان کہ نبی وامام نہ ہر جا حاضر اند ونہ ہر طرف ناظر وآئمہ معصومین مستجاب الدعوۃ ومقبول الشفاعۃ نیستند، واستعانت نمودن بآن حضرات شرک است الی غیر ہامن الکتب الشنیعہ القبیحہ وشخص مذکور آن استفتار اجواب حضرت عالی باین عبارت کہ شخص متکلم باین کلمات ونویسندۂ این مزخرفات فاسد العقیدہ واز زمرہ امامیہ خارج واقتدا باو حرام ومطالعہ کتاب سطور محرم است زیرا کہ از کتب ضلال است واتلاف این کتاب لازم است حررہ الاقل محمد حسن المامقانی چاپ نمودہ اشتہار داد کہ حضرت مستطاب عالی شخص مولوی عابد حسین سہارنپوری را خارج از مذہب شیعہ فرمودہ اید وخصوص کتاب انذار النادرین ویاعلی مدد را از کتب ضلال قرار دادہ اید وحالانکہ مولوی خواجہ عابد حسین از علمای مروجین دین می باشند ورسالۂ انذار المناذرین در نذر است ورسالۂ یا علی مدد در توضیح دوم حلہ از اوست وعلمای کرام عراق مدظلہم العالی ترجمۂ ہر دورا بدقت ملاحظہ فرمودند واز ملاحظہ آن دو رسالہ فضل وکمال اورا فہمیدند واز آن نسبتہای شنیعہ ومجعولہ اثری در آن دو رسالہ ندیدند مقصود از سوال این است کہ آیا حضرت عالی شخص مولوی خواجہ عابد حسین صاحب را خارج از مذہب شیعہ فرمودہ اید ودر خصوص آن دو رسالہ مذکورہ حکم فرمودہ اید کہ از کتب ضلال است یا آنکہ مستفتی مذکور از بی مبالاتی تطبیق حکم کلی را بر غیر موضوع نمودہ است بیان بفرمائید تا مردم از اشتباہ در آیند واز ہتک عرض مومن العیاذ بازمانند لا زلتم مویدین للاسلام واہلہ۔ — جواب داعی بر سوال مفروض جواب نوشتہ ام شخص مولوی خواجہ عابد حسین در نظر نبودہ وصحت نسبت مذاہب مسطورہ در سوال را بایشان احراز ننمودہ ام زیرا کہ سوال از کلی بودہ نہ از شخص کسیکہ تطبیق حکم کلی را بر غیر موضوع نمودہ فعل حرام کردہ وبر مشار الیہ وداعی بہتان گفتہ خذلہ اللہ تعالی حررہ الاقل محمد حسن المامقانی۔

مہر

استفتای سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی آقا حاجی مرزا محمد حسین مرزا خلیل مدظلہ العالی علی روس الادانی والاعالی۔

حجۃ الاسلام ماکہف الانام مدظلہ العالی محمد مرتضی ہندی استفتای بخدمت حضرت عالی تقدیم نمودہ بود باین عبارت
بسم اللہ الرحمن الرحیم حجۃ الاسلام و مقتدے الانام چہ میفرمائید در حق کسیکہ بگوید و معتقد باشد کہ انبیا و آئمہ معصومین
علیہم السلام غیر مستجاب الدعوۃ و غیر مقبول الشفاعۃ می باشند و ماذون بودن ایشان را در شفاعت جملہ حاجات
شیعہ محض احتمال میدانند و استغاثہ و استعانہ را با ایشان شرک میدانند و میگویند نادعلیاً خطاب با رسول خدا
است از ما ہا منزا وار نیست و عونا در ناد علی را اعانہ در شدائد در صحت و شفا میدانند و میگویند کہ آئمہ علیہم السلام
قادر بر سماع استغاثات شیعیان و انجام مرام ایشان نمی باشند و میگوید صدای ما ہا از مکان بعید بقبور ایشان
نمی رسد و جزع را در ماتم حضرت سید الشہداء علیہ السلام درست نمی دانند و توہین معصومین علیہم السلام را مذکور
ساختہ و تعزیہ را بر سید الشہداء علیہم السلام تشبیہ باعمال بت پرستان کردہ و مذکور ساختہ کہ عفت
صدیقہ و شہادۃ و مظلومیۃ حضرت سید الشہداء سلام اللہ علیہما قابل حجت و سند نیست بلکہ غلو است بیان بفرمائید
کہ آیا چنین کس از شریعۃ بہرہ مندمی باشد و قابلیت اقتداء و اتکال با و دارد یا خیر والسلام خیر تمام فی ۲ ج اول
۱۳۲۱ھ و شخص مذکور آن استفتاء را با جواب حضرت عالی باین عبارت ۔ بسمہ تعالی شانہ این لمذ

(مہر)

طریقہ شیعہ خارج است و اقتداء و اتکال چنین کس اگر معلوم شود این اعتقادات ازان نکنند الراجی عفو ربہ ۔
در رسالہ خود چاپ نمودہ اشتہار داد کہ حضرت مستطاب عالی شخص مولوی خواجہ عابد حسین سہارنپوری
را کہ از علماے مروجین دین میباشند خارج از مذہب شیعہ فرمودید حالانکہ ازان نسبتہای شیعہ مجہولہ در
تالیفات اثرے نیست مقصود از سوال این است کہ آیا حضرتعالی شخص مولوی خواجہ عابد حسین را خارج
از مذہب شیعہ فرمودہ اید یا آنکہ مستفتی مذکور از بی مبالاتی تطبیق حکم کلی را بر غیر موضوع نمودہ است بیان
بفرمائید تا مردم از اشتباہ در آیند و از ہتک عرض محترم العرض باز مانند لا زلتم مویدین للاسلام
و اہلہ ۔ جواب بسم اللہ الرحمن الرحیم حقیر شخص مخصوص را قصد نکردہ ام بلکہ حکم کلی را بیان کردہ و
ابدا مسبوق نبودہ ام کہ این افتراءات را بجناب مستطاب مولوی معظم الیہ نسبت دادہ اند

(مہر)

الاحقر الراجی عفو ربہ الجلیل نجل الحاج مرزا خلیل قدس سرہ ۔
اب ناظرین باانصاف کی خدمت مین جواب اون دو استفتاؤن کے بھی پیش ہوتے ہین جنکے بارہین
یہ غلط مشہور کرادیا گیا کہ جناب آقائی صدر نے بعد تحقیق کے فتوی کفر کا دیا حالانکہ بعد ملاحظ جواب آقائے
صدر کے خود سمجھ لینگے کہ اونہون نے بہی خاص خواجہ صاحب کے بارے مین کچھہ نہین لکہا ۔ جواب آقائی
صدر کہ تتمہ ایقاظ النائمین کے صفحہ ۴۲ مین محمد مرتضی نے درج کیا ہے ۔ بمجرد اشتہار اکتفا نماید اگر محقق کردید
و معلوم شد عوام ترک معاشرت با او ر انماید انشاء اللہ ہو الموفق للصواب حررہ الاحقر ابن صدر الدین العاملی
اس سے بخوبی واضح ہے کہ آقائی صدر کا جواب موافق محمد مرتضی کے بنائے ہوے استفتا کی ہے اور کتاب
نہین دیکھی کیونکہ بہلا جس شخص نے کتاب خواجہ صاحب کی دیکھی ہوگی وہ کیونکر اس طرح لکھے گا کہ فقط شہرت
پر اکتفا نکرنا چاہیے بلکہ بعد ثبوت کفر کے تب البتہ عوام ترک معاشرت کر سکتے ہین یہ عبارت باواز بلند پکار
رہی ہے کہ آقائی صدر کے نزدیک بہی اونکا کفر ثابت نہین یہ تو حال آجکل کے دینداروں کا ہے بلا واسطہ
ایک مومن عالم دین کو کافر بناتے ہین اور ایک ایسی جلیل القدر عالم پر اتہام لگاتے ہین کہ اونہون نے بعد

تحقیق کے کافر بنایا۔ ایضاً جواب آقائی صدر مدظلہ جو کہ تفضیح السارقین کے صفحہ ۵ مین محمد مرتضیٰ نے درج کیا ہے
اوس سے صاف ظاہر ہے کہ آقائی صدر نے کتاب خواجہ صاحب کی نہین ملاحظہ فرمائی اور مطابق منگڑہت
استفتا کے جواب دیا اور استفتا کا یہی حال ہے کہ اگر ہم پوچھین کہ محمد مرتضیٰ اوس خدا کے قائل ہین تو جواب
یہی ملیگا کہ جو اوس خدا کو مانتا ہے وہ کافر ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم جوابہائیکہ علماے اعلام و فقہاے
عظام در اوراق دیگر مرقوم فرمودہ اند ملاحظہ شود چنین است کہ بقلم مبارک شیم رقم و مسطور گردید اعز اللہ
بہم الاسلام والمسلمین و الفقن آن است کہ کتابیکہ در این باب نوشتہ شدہ ملاحظہ گردہ تا بکمال اتقان
در اظہار آن بیان بطلان نماید کہ بہیچوجہ از برای ناظرین شکے و شبہہ باقی نماند انشاء اللہ تعالی و اللہ تعالے
ہو الموفق للصواب حررہ الاحقر ابن صدر الدین الموسوی ناظرین ملاحظہ فرمائین کہ آقائی صدر تو یون
کہین کہ اگر کتاب بہی دیکہہ لی جاتی تو بہتر تہا اور محمد مرتضیٰ یہ مشہور کرتے پہرین کہ آقائی صدر نے تو دیکہہ بہال
کے خاص خواجہ صاحب کو کافر بنایا عجب دینداری ہے اس اندہیر کا بہی کہین ٹہکانا ہے یارو انصاف تو کرو

بعض تحریرات علماے اعلام متعلقہ انذار المنذرین

فرمایشات معروفیع از علماء اعلام شید اللہ بہم ارکان الاسلام کہ درحق رسالہ انذار المنذرین صادر گردیدہ با این رسالہ
درج نمودہ میشود تا مومنین ملاحظہ بفرمایند و تحریرات دیگر با اصل رسالہ چاپ میشود
نقل تحریر بہجت تسطیر سرکار حجۃ الاسلام والمسلمین آقائی سید محمد کاظم الطباطبائی مدظلہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
از اول تا آخر این رسالہ ملاحظہ شد چیزی کہ موجب کفر و ضلال مصنف آن باشد در ان دیدہ نشد

مہر

الاحقر محمد کاظم الطباطبائی۔۔

وندائے ائمہ معصومین ع و در مقام استشفاع و توسل نزد خداوند متعال جل شانہ و عزاداری حضرت سید الشہداء ع و ماجور
بودن بربکا و گریستن در مصائب آنحضرت و ندبہ ائمہ معصومین ع چنانچہ این امور دابِ شیعہ اثنا عشری

مہر

وسرمایہ نجات است در این کتاب منافی ان و منع ازان چنانچہ بعضی نسبت دادہ اند نیست حررہ محمد الحسینی الیزدی الفیروز آبادی
نقل تحریر ہدایت تسطیر سرکار حجۃ الاسلام اخوند ملا محمد کاظم الخراسانی النجفی مدظلہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حسب شہادت و سجلات غیر واحدی
از اعلام مندرجات در این تالیف منافی مذہب امامیہ نمی باشد و موجب فساد عقیدت مؤلف نمیشود و اللہ العالم

مہر

بسرائر عبادہ حررہ الاحقر الجانی محمد کاظم الخراسانی۔۔
نقل فرمایش حجۃ الاسلام آقا سید ابو تراب الخونساری النجفی دام ظلہ بسم اللہ تعالی جل شانہ ولہ الحمد در مجالس عدیدہ
تمام مطالب این رسالہ شریفہ با دقت نظر ملاحظہ شد اصلا چیزے کہ موجب تجہیل و تضلیل مصنف باشد در او نیست
بلکہ تمام مطالب اعتقادیہ او مطابق اعتقادات حقہ فرقہ اثنا عشریہ و فروع فقہیہ آن موافق اقوال فقہاء
ایشان است و خلاف اجماعی فضلا از ضرورت مذہب در اینہا نیست کہ موجب قدحی در ایشان گردد ہرچند
در بعض فروع خلافیہ ان از برای نظر مجال باشد و ہرکس تامل نماید در مطاوی آن می فہمد کہ مصنف ان شکر اللہ
سعیہ از جملہ محققین علماء امامیہ و مروجین شرع مطہر و حفاظ ملت و نفات بدعت میباشد و ہرکہ قدح در ایشان
کردہ خود را مقدوح و مذموم ساختہ جہالت و نادانی یا ضلالت و فسق خود را مبین ساختہ ولیکن معارضہ
وہم با عقل و مشاکسہ باطل با حق و کشاکش ظلمت با نور منکری است نہ حادث و بدعتی است

مہر

نہ امروزی والی اللہ المشتکی والسلام علی من اتبع الہدی حررہ العبد الاثم ابو تراب الموسوی الخونساری النجفی

نقل فرمایش حجۃ الاسلام آقا شیخ محمد علی الخونساری مدظلہ - بسم اللہ و لہ الحمد قال اللہ تبارک و تعالی الذین یستمعون
القول فیتبعون احسنہ اولئک ہم المہتدون و چون این کتاب مشتمل است بر مطالب نافعہ ماخوذ از اخبار و السنۃ و مطابق با
قواعد و مبنیہ خالی از ریب و شبہہ پس خدشہ در مطالب او و مؤلف او از روی عناد و تعنت و تصلف و از جہۃ بغض
حسد و تعسف است کہ کاشف از خبث سریرۃ و سوء نیت است عصمنا اللہ من الخطاء و الزلل و وفقنا اللہ لتہذیب
الاخلاق و حسن العمل فانہ ولی التوفیق و خیر رفیق حررہ الاحقر محمد علی الخونساری الامامی

مہر

نقل تحریر حضرت کہف الاسلام آقا شیخ احمد الشیرازی مدظلہ بسم اللہ تعالی ملاحظہ این رسالہ کہ کاشف لذ عن
صدر و سعۃ فکر مؤلف و مرصف الفت شد چیزی کہ موجب خروج از مذہب شیعہ و شرع اسلام باشد دران مرئی و ملحوظ
نشد زبرہ الاحقر الافقر احمد الشیرازی -

مہر

نقل تحریر ہدایت تسطیر کہف الاسلام سرکار آقا شیخ محمد علی النخجوانی النجفی - بسم اللہ الرحمن الرحیم چہ قدر خوب است
کہ شیعیان امام زمان عجل اللہ فرجہ نذورات خود را در طبق موازین مسطورہ در این رسالہ شریفہ مسماۃ بانذار الناذرین
نمودہ و در موارد اختلافیہ رجوع برای مجتہد خود فرمایند حررہ الاحقر محمد علی الغروی

مہر

نقل فرمایش عمدۃ العلماء الکرام آقا سید حسین اصفہانی دام ظلہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم در این رسالہ شریفہ چیزی
نیست کہ منافی مذہب حق جعفری اثنا عشری بودہ باشد فالحکم بخروج مؤلفہ العلام وفقہ اللہ لارشاد العوام عن الدین
کما صدر عن بعض المتعصبین من الجاہلین ناش عن قلۃ مبالاۃ بنوامیس الشرع المبین ہداہ اللہ للتوبۃ النزوع عن
الحوبۃ و اعاذنا و جمیع المؤمنین من نزغات الشیاطین انہ ارحم الراحمین و انا الجانی السید حسین بن العلامہ
السید محمد رضا الاصفہانی المازندرانی مدرس مدرسۃ الصدر الغرویہ -

مہر

نقل تحریر ہدایت تسطیر سرکار حجۃ الاسلام و المسلمین حامی حمی الشرع المبین سرکار شریعتمدار سناد العلماء الاخیار سرکار
آقا شیخ طٰہٰ نجف نجفی مدظلہ العالی در حق سرکار حجۃ الاسلام آقا مولوی سید کلب باقر صاحب قبلہ مجتہد
مدظلہ العالی چونکہ یہ تحریر بعد کو ہند میں پہونچی اسلیئے اخیر میں مندرج ہوئی ورنہ لائق اسکے تھی کہ سرکار حاجی مدظلہ
وغیرہ کی تحریروں کے ہمراہ ہوتی انکا وجود شریف بھی مغتنمات سے ہے اور اراکین علما میں انکا شمار ہے -
بسم اللہ الرحمن الرحیم لا یخفی علی اخواننا المؤمنین و اہل التقوی و الورع من سائر المدینین ان جناب
عمدۃ العلماء العاملین و قدوۃ الفقہاء الراشدین نتیجۃ المحققین و سید المدققین العالم الربانی
و الکامل السبحانی الرفیع نسبا و الشریف حسبا سلالۃ الاطہار و نتیجۃ السادۃ الابرار التقی النقی
و الورع الزکی الصفی المولوی السید کلب باقر دام بقاہ من اجل علماء عصرہ و اورعہم و اتقاہم و ازکی
صلحاء زمانہ و ابرہم و انجبہم فلا ریب فی انہ ینبغی لکل متق و متدین نظرا الی سمو مراتبہ و علو مقاماتہ ان
یغتنموا وجودہ المبارک و لیستضیئوا بانوارہ الجلیۃ و یتمسکوا باذیالہ الجلیلۃ و یتعظوا بمواعظہ و یقتدوا و لیتبعوا
السنیۃ و ان لا یستنکفوا عن امتثال اوامرہ و نواہیہ الشرعیۃ و من المتیقن نظرا الی ملکاتہ القدسیۃ
و مراتبہ من الصلاح و التقوی انہ یحتاط غایۃ الاحتیاط و یراعی جانب التورع فی الامور کلہا
و لا یقصر فی ملاحظۃ الدقائق الشرعیۃ و کمال التحذر و المامول من جنابہ دام علاہ ان
لا ینسانا من صالح دعاہ حررہ یوم ۲۲ ذی الحجۃ سنۃ ۱۳۲۲ھ الراجی عفو ربہ عما سلف محمد طہ النجف

مہر

ترجمہ فارسیہ رسالہ یاعلی مدد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد حمد و صلوٰۃ التماس میکند اذل الخلیفہ بل لاشئ فی الحقیقۃ عبد الباری عابد حسین الانصاری کہ قبل ازین بمقام مدرسہ جعفریہ میرا نپور در باب ندا و استعانت در رسالہ انذار الناذرین ضمناً یک مضمون مختصر بضرورت مقام تحریر شدہ بود چونکہ بوجہ دقت مضمون و اختصار عبارت و عدم ممارست فن اکثر اذہان خالیہ او را قبول نکردند و در بسیاری از قلوب صافیہ اصل مقصود متصور نگردید و این امر از اہم مآرب و مقاصد علیا و مسائل عامۃ البلوی بودہ است فلہذا جداگانہ بتوضیح و تشریح نوشتن ضروری شد از قرآن و حدیث و کتب عقائد و نیز تحریراً و تقریراً از دیگر علما و فضلا و مجتہدین دین درین مدۃ العمر آنچہ استفادہ شدہ خلاصہ آنکہ این دم حاضر فی الذہن بود حوالہ قلم نمود کہ مومنین مستفید شوند و معاندہ منکوب و بدانست خود بسیار تسہیل کردہ ام مگر تاہم بغور باید دید و کسانی را کہ از علوم چندان مناسبتی نیست از ذی استعداد باید فہمید کہ بسیار نازک مسئلہ و علمی مضامین اند واللہ یَھْدِی مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سوال

اصل رسالہ یاعلی مدد

بتجشیہ جناب فاضل فطن مولوی محمد محسن خاں صاحب زاد فضلہ نقشاگدہ پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد حمد و صلوٰۃ التماس کرتا ہے اذل الخلیفہ بل لاشئ فی الحقیقۃ عبد الباری عابد حسین الانصاری کہ قبل ازین بمقام مدرسہ جعفریہ میرانپور در باب ندا و استعانت رسالہ انذار الناذرین میں ضمناً ایک مختصر سا مضمون بضرورت مقام لکھا گیا تھا چونکہ بوجہ دقت مضمون اور اختصار عبارت و عدم ممارست فن اکثر اذہان خالیہ نے اسکو قبول نہ کیا اور بہت سے قلوب صافیہ مین اصل مقصود متصور نہوا اور یہ امر اہم مآرب اور مقاصد علیا اور مسائل عامۃ البلوی سے تھا فلہذا جداگانہ توضیح و تشریح کے ساتھ لکھنا ضروری ہوا قرآن و حدیث اور کتب عقائد سے اور نیز تحریراً و تقریراً دیگر علما و فضلا و مجتہدین دین سے اس مدۃ العمر میں جو استفادہ ہوا اسکا خلاصہ جو اسوقت حاضر فی الذہن تھا حوالہ قلم کیا کہ مومنین مستفید ہوں اور معاندہ منکوب اور اپنی دانست میں بہت تسہیل کی گئی مگر تاہم غور سے دیکھنا چاہیے اور جنکو علوم سے مناسبت کم ہو کسی ذی استعداد سے اُنکو سمجھ لینا شرط ہو کہ بہت باریک مسئلہ اور علمی مضامین ہیں واللہ یَھْدِی مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ سوال

سلہ مراد از مضمون مذکور جواز ندای آئمہ معصومین مع بیان کیفیت استعانت از آن حضرات در طلب رزق و شفا و اولاد و ذکر محتملات فاسدہ و صحیحہ عبارت مذکورہ اولہ بین العوام در مقام استعانت از آئمہ ع در طلب رزق و اولاد و شفا وغیرہ است و مراد از ضرورت مقام این است کہ چونکہ رسالہ انذار الناذرین در نذر است و مقصود از تالیفش ارشاد عوام و اصلاح مفاسد اوہام آنہاست و عوام اہل ہند اغلب نذورات شان در مقام طلب رزق و شفا و اولاد از آئمہ ع میباشد کہ بآن حضرات خطاب نمودہ میگویند کہ اگر شما اولاد دہید یا شفا دہید برای شما فلان کار می کنم لہذا ضرورت افتاد کہ برای ارشاد عوام ذکر نمودہ شود کہ استعانت در طلب رزق وغیرہ از غیر خدا بچہ اعتقاد فاسد است و بچہ اعتقاد صحیح است و بچہ طریق اولی و درست است و اقرب بصحت و احتیاط و سیرت سلف صالحین است ۱۲ منہ سلہ پس معلوم شد کہ غرض از تالیف این رسالہ توضیح مطالب کہ در رسالہ اول و دوم انذار الناذرین است ۱۲ سلہ و باید دانست کہ چنانچہ غرض از تالیف این رسالہ اصلاح بعض مفاسد اعتقادات عوام است ہمچنین مقصود دفع مطاعن فرقہ نواصب لئام است و بعض تعبیر از آنہا است کہ در مقام ایراد و گرمیا یند چنانچہ از جواب نہیہ منکشف خواہد شد ۱۲

یا علی گفتن جائز است یا ناجائز الجواب واضح باد کہ یا
حرف ندا است و ندا در عربی صدا کردن را می گویند خواه
حاضر و موجود را ندا کنند چه[1] اصل در ندا است یا
شخصے را کہ در حکم حاضر باشد خواه معین را یا غیر معین را
در ذہن خود حاضر فرض کرده خیالی ندا کنند و ذی روح را
ندا کنند یا غیر ذی روح را زنده را یا مرده را ہمه را ندا
میگویند مگر بیشتر در درد و رنج شخص عزیزی را کہ نام می برند
یا چیزی را صدا می کنند کہ از بودن یا نبودن او در دیر رسید
چنانکہ بیمار ہای مادر وای پدر میگوید و مصیبت زده
یا قسمت و یا نصیب میگوید وا ویلا وا مصیبتا بر زبان
آورده میگرید چنین ندا را ندبه یعنی گریستن میگویند
کو بعض ناواقف در ندا و ندبه فرق نمیگذارند و از لاعلمی
و غلط فہمی ندبه را ہم ندا میدانند مگر حق اینست کہ در
ندا و ندبه فرق است ندا ندا است و ندبه امر جدا گانه
است بہر حال در جواز ہر یک ازین اقسام ندا نباید
کسی خلاف نماید زیرا کہ عموماً در مسلمین از سلف تا ایندم
این امر رائج است جا بجا در قرآن آمده است و در
احادیث مذکور است پس جواز ندای شہدا[2] و معصومین
و ندبه آنہا را چگونه انکار میتوان نمود ندا و ندبه ان حضرات
حیاً و میتاً عقلاً ممکن و شرعاً روا است جواز ندای
معصومین[3] کافه قول کل علمای شیعه است و یا علی

یا علی کہنا جائز ہے یا ناجائز الجواب واضح ہو کہ
حرف ندا ہے اور ندا عربی میں پکارنے کو کہتے ہیں خوا
کسی حاضر و موجود کو پکاریں جو اصل ہو یا اس شخص
جو حاضر کے حکم میں ہو خواہ معین کو یا غیر معین کو
اپنے ذہن میں حاضر فرض کر کے خیالی ندا کریں اور ذ
روح کو پکاریں یا غیر ذی روح کو زندہ کو یا مردہ کو سب کو
کہتے ہیں مگر بیشتر دکھ درد و رنج میں جو کسی شفیق عزیز
پیارے شخص کا نام لیتے ہیں یا کبھی ایسے چیز کو پکارتے ہیں ج
ہونے یا نہونے سے درد پہنچا ہو جیسے بیمار ہای اماں ہای ابا کہتا
اور مصیبت زدہ یا قسمت یا نصیب کہا کرتا ہو واویلا وا مصی
کہکر روتا ہو ایسی ندا کو ندبہ یعنی رونا کہتے ہیں گو بعض نا وا
ندا و ندبہ میں فرق نہیں کرتے لاعلمی و غلطی سے
ندبہ کو بھی ندا کہتے ہیں مگر حق یہ ہے کہ ندا و ندبہ
فرق ہے ندا ندا ہے اور ندبہ جدا امر ہے بہر حال
ان ہر ایک قسم کی ندا کے جواز میں کسی کو اختلاف
نہیں ہو سکتا عموماً مسلمانوں میں سلف سے آج تک
رائج ہے جا بجا قرآن میں آیا ہے احادیث میں
مذکور ہوا ہے پس شہدا[2] و معصومین کی ندا ندبہ کے
جواز میں کیا انکار ہو سکتا ہے ندا و ندبہ اُن حضرات
حیاً و میتاً عقلاً ممکن و شرعاً روا ہے ندائے معصومین
کا جواز کافہ[3] کل علمائے شیعہ کا قول ہے اور یا علی

[1] محمد مرتضی جونپوری در ارغام الماکرین صفحه ۳ بوجه سفاہتیکه
دارد تخیل نموده است کہ این عبارت دلالت می کند بر اینکہ خواجه صاحب
ائمه معصومین علیہم السلام را داخل در عوام الناس نموده است از
این مقام و امثال این مقدار فہم و قلت ادراک او بر ارباب فطانت
مخفی نخواہد ماند ۱۲ [2] محمد مرتضی در رد این کلام در صفحه ۳ ارغام مینویسد کہ این غلط فہمی شماست کہ محض باین طور ندا کردن را جائز میدا
بلکہ او شان را از جانب خدا صاحب اختیار میدانند و استعانت نمودن در ہر مصیبت و بر دفع ہر بلا و خود را مامور میدانند زیرا کہ در این
مامور بان بزرگواران استعانت نمایند انتہی و ظاہر این عبارت این است کہ خدا در آن بزرگواران قدرت دفع ہرگونه بلا و خلق و رزق
و شفا خلق نموده مارا مامور فرموده است کہ آن چیز ہا را از ان بزرگواران بخواہیم و ہمین مذہب مفوضه و شیخیه است جناب حاجی مرزا حسین
نوری رح در صفحه دہم لولو و مرجان در رد ہمین عقیدۂ فاسده می فرمایند و غرض کلی از فرستادن پیغمبران و صحف شریعه آسمانی تا اینکه

[1] اسکے جواب پر بہی لحاظ کرو کہ خواجہ صاحب نے یا علی کہنا جائز
کہا ہے اور ایک عالم دین کو بر ایکیلئے گناہگار ہوتھیں تو خدا نے آنحضرت
کسی کے کہنے پر بجا و ۱۲ [2] دیکھو اس مقام سے جواب شروع ہوا
اور فرمایا ہے کہ یا علی کہنے کا جواز مسلمات سے ہے ۱۲ منہ

گفتن گویا در مذہب ما از سلف معمول بہ است بلکہ منقول نیست
ازینوجہ در انذار الناذرین این مسئلہ را طول ندادیم اگر
گفتہ شود ہرگاہ جائز و درست بود در عالم حیات آنحضرات
چرا رائج نشد بر وفات حیات را بہر حال شرف است
در جواب میگوئیم کہ درینجا بحث از جواز و عدم جواز
است و در استحباب یا در وجوب کلام نیست نہ از
رواج و غیر رواج بحث است نو کر طریقہ و قاعدہ در
محل خود می آید و این ہم نمیتوان گفت کہ قطعاً در آن
عصر چنین نشدہ کسی را اتفاق ندا و صدای آن
حضرات نیفتادہ است بلکہ فی الجملہ وقوع این بجمیع
اقسام از روایات یافت می شود گو در بعض طرق
شاذ و نادر باشد و فعل معصوم نباشد و در بعض
اقسام ندای معصوم معصوم را نیز مروی شدہ
است از السلام علیک یا رسول اللہ السلام
علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا ابا عبد اللہ
وغیرہ از الفاظ ندائیہ کتب زیارات پر است و در
کتب دعوات نیز یا محمد یا رسول اللہ وارد است
گذشتہ از قصص و حکایات آیا شیعیان را ناد علی
جنگ احد و اہل سنت را یا ساریۃ الجبل قول عمر
فاروق وقت جنگ فارس یاد نماندہ چرا دور می روید
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ در نماز
ہمہ مسلمانان میخوانند و اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ہر مومن را یاد بودہ باشد ہمین نوع

کہنا گویا ہمارے یہان سلف سے معمول ہو بلکہ منقول ہے
اسیوجہ سے انذار الناذرین مین اس مسئلہ کو طول نہین دیا
اگر کہو کہ جب جائز و درست تھا تو عالم حیات مین آنحضرات کے
کیون رائج نہوا وفات پر حیات کو بہر حال شرف ہے تو
جواب دیا جائیگا کہ یہان جواز و عدم جواز کی بحث ہے
استحباب یا وجوب مین کلام نہین اور نہ رواج و غیر
رواج کی بحث ہے طریقہ اور قاعدہ کا ذکر اپنے
محل پر آئیگا اور یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ قطعاً اُس
عصر مین ایسا نہین ہوا کسی کو ندا اور صدا اُن
حضرات کا اتفاق کبھی نہین پڑا بلکہ فی الجملہ وقوع اسکا
بجمیع اقسام روایات سے پایا جاتا ہے گو بعض طرق
مین شاذ و نادر ہو اور معصوم کا فعل نہو اور بعض اقسام
مین تو معصوم کا معصوم کو پکارنا بھی مروی ہے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا
عَبْدِ اللّٰہِ وغیرہ الفاظ ندائیہ سے کتب زیارات پر ہین
اور کتب دعوات مین بھی یا محمد یا رسول اللہ وارد ہے
اور قصص و حکایات کا تو کیا ذکر ہو کیا شیعونکو جنگ
اُحد کی ناد علی اور اہلسنت کو جنگ فارس کا یا ساریۃ الجبل
قول عمر فاروق یاد نہین رہا دور کیون جاؤ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ نماز
مین سبھی مسلمان پڑھتے ہین اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ ہر ایک مومن کو یاد ہوگا اسیطرح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴ - می فرمایند بامید آنکہ خلق پروردگار
خود را شناسند و خود را بندہ فقیر عاجز ذلیل دانند
و جز ذات مقدسش خالق و رازق و دافعی نہ بینند و ندانند
حاجت دارند از او بخواہند از ملا ترسند از او مسئلت نمایند.

سـ ۵۱ دیکھو وہابیون کے اعتراض کا جواب کس خوبی سے دیا ہے ۱۲
سـ ۵۲ خواجہ صاحب بیان فرماتے ہین کہ امام کا قول و فعل
تو حجت و سند ہو پھر جب امام امام کو ندا کرے تو کس کی
مجال ہے کہ ناجائز کہہ سکے ۱۲

انتہی و از این قبیل عبارات در ارغام خیلے ہست بلکہ نوشتہ است کہ بعض معصومین ؑ از بعض دیگر استغاثہ نمودہ استشفاع نمودہ
اند یعنی طلب شفا کردہ اند بعد از ملاحظہ این جملات شکے باقی نمی ماند کہ محمد مرتضی ہمزبان و ہمخیال فرقہ ضالہ مضلہ مفوضہ و شیخیہ است و ممکن نیست کہ بگوید کہ مراد
ازین استشفاع است زیرا کہ اولاً این تاویل منافی است بالفاظ صاحب قند ارغام یا توسل و استشفاع را خود مولف این رسالہ ہم منکر نشدہ بلکہ بدیہیت با

از وَالْحَمْدُ اَوا ءَمَلِیَا کتب مراثی مملو اند کو بعض ناواقف
کو ندا و ندبہ فرق نمیکنند از لاعلمی و غلط فہمی این ندبہ[1]
را ندای حقیقی میدانند مگر حق اینست کہ در مراثی ندا نیست
ندبہ است و آیا در نماز و زیارت جملہ ندائیہ کہ ہست خطاب
است یا تعبد تصریح این از روی نص ایندم پیش نظر
نیست مگر از فحوای کلام علما چنان مفہوم میشود کہ خطاب
و ندا مراد است و مقتضاے ظاہر عبارت نیز ہمین
است و پر ظاہر است کہ حاضر و غائب ہمہ یک نوع
تشہد و سلام میخوانند فرق دور و نزدیک نمیگذاشتند
باقی ماند این امر کہ بچہ اعتبار ندا کنند حاضر و موجود دانستہ
خطاب کنند یا سمیع[2] و بصیر و علیم و خبیر پنداشتہ ندا کنند
یا بقصد دیگر بخوانند پس کیفیتش اینست کہ ہر جا حاضر و
موجود بودن لاریب صفت خدا است اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ
شَہِیۡدٌ غیر او ہر جا حاضر و موجود نیست و علیم و خبیر
بودن نیز مخصوص اوست وَہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ شنوا و
بیناے دور و نزدیک فی الحقیقۃ ہمان سمیع و بصیر است

وَالْحَمْدُ اَلاۤءُ وَا ءَمَلِیَاۤءُہٗ سے کتب مراثی مملو ہین گو بعض
ناواقف جو ندا اور ندبہ مین فرق نہین کرتے لاعلمی اور غلط
فہمی سے اس ندبہ کو ندای حقیقی سمجھتے ہین مگر حق یہ ہی کہ مراثی مین ندا
نہین ہی ندبہ ہی اور[1] آیا نماز و زیارت مین جملہ ندائیہ خطاب ہے
یا تعبد تصریح اسکی نص کی روسے اسوقت پیش نظر
نہین مگر فحوای کلام علماسے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ خطاب
اور ندا مراد ہے اور ظاہر عبارت کا بھی یہی مقتضا ہے
اور یہ ظاہر ہے کہ حاضر و غائب سب ایکسا ہی طرح
تشہد و سلام پڑہتے تھے دور و نزدیک کا فرق نہ
تھا باقی یہ امر کہ کیا سمجھ کر پکارین حاضر و موجود جانکر خطاب
کرین یا سمیع و بصیر علیم و خبیر سمجھکر ندا کرین یا کسی اور
قصد سے پکارین سو کیفیت یہ ہے کہ ہر جگہ حاضر و موجود
ہونا لاریب صفت خدا ہی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ
اسکے سوا کوئی دوسرا ہر جگہ حاضر و موجود نہین اور علیم و
خبیر ہونا بھی اسی کا حصہ ہی ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡخَبِیۡرُ اور دور و
نزدیک کا سننے اور دیکھنے والا بھی فی الحقیقت ہی سمیع و بصیر

[1] محمد مرتضی بوجہ بی فہمی و بی سوادی در رد این عبارت مینویسد
کہ وقتیکہ شما ہر گونہ ندا را جائز میدانند پس اگر کسی این را ندای حقیقی بفہمد
چہ نقصان است انتہی و این ہم از قبیل عبارات کہ دلالت بر کمال بی فہمی
او میکند در ارغام تو راست پس وای بر حال آن جہال کہ مرشد
آنہا محمد مرتضی بودہ باشد ۱۲ [2] پس از ینجا نیز رد اوج ندا
میشود فہمید ۱۲ [3] مراد از سمیع کسی است کہ بالذات عالم باشد
بجمیع مسموعات چنانچہ مراد از بصیر و علیم و خبیر کسی است کہ بالذات
عالم بجمیع مبصرات و دانا و خبردار بجمیع چیزہا بودہ باشد
بحیثیت لا یعزب عنہ شیءٌ و لا یشغلہ شیءٌ عن شیءٍ و باین اعتبار
اینہا از صفات مختصہ خدای باشند پس اثبات این صفات از
برای معصومین ؑ چنانچہ محمد مرتضای جونپوری در صدد آن
است ناشی از ضلال و فساد اعتقاد می باشد ۱۲

[1] ذرا اسکو بغور سمجھو اور دیکھو کس خوبی سے جواز ندا سے
معصوم اور مطلع ہونا اونکا ثابت کیا ہی کہ جو کہ حضرت رسول خدا ص
سے کوسون دور تھے وہ بھی حضرت پر نماز مین سلام بھیجتے تھے پس
کیونکر یہ کہا جا سکتا ہی کہ حضرت مطلع نہین ہوتے کیا معاذ اللہ خدا نے
عبث ہمین حکم دیا ہے کہ اونہین مخاطب کر کے اون پر سلام بھیجو اور
اگر یہ کہا جاے کہ محض براہ تعبد یہ حکم ہوا ہے اور پڑہنے والونکو
معنے او خطاب کا لحاظ نہین ہوتا تو اسکے بھی دو جواب
دیے ہین ایک تو یہ کہ خطاب تو السلام علیک یا ایہا النبی سے
ظاہر ہے پھر اسکا انکار کس طرح ہو سکتا ہی دوسرے یہ کہ علما نے
فرمایا ہے کہ جب السلام علینا کہے تو ان دونون فرشتون کا
قصد کرے جو کہ اسکے ساتھ ہین اور جب السلام علیکم کہے
تو اگر جماعت ہو تو امام ماموین کا قصد کرے پس تعبد محض
نہونا تو اسی سے ظاہر ہی پس معلوم ہوا کہ اگرچہ ہم دور بھی ہون مگر السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ جب نماز مین پڑہا ہین تو
رسولخدا کو مخاطب کرین اور وہ حضرت باعلام خدا ہمارے سلام کو سنتے ہین تو کہیں ہو منیر کس عمدہ دلیل سے خواہ صاحب نے ہمین یا علی یا رسو

و اثبات این صفات از برای معصومین چنانچہ محمد مرتضی ... است ناشی از ضلال و فساد اعتقاد است ۱۲

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ لاریب قرب نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ خاص اورا حاصل است واز آیہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ نیز ثابت است کہ مجیب ندای ہر منادی ہمان مجیب الدعوات سامع الاصوات است پس حاضر و موجود و سمیع و بصیر دانستہ ندا کردن درست نمی توان شد. و شاید مومنی و مسلمانی را چنین قصد نبودہ باشد عامی خیالات و نسوانی تصورات را ذکر نیست عاقلی خیال نمیتوان کرد کہ معصومین مثل خدا ہر جا حاضر و یا ہر طرف ہر آن و ہر دم ناظر اند یا از ما چنان قریب اند کہ صدای ما عادةً یا و نشان تواں رسید بی شبہہ این امر ہم خلاف عقل و نقل است و این نیز قصد نمیتوان شد کہ این آواز کوتاہ ما این دور و دراز مسافت را طی کردہ تا قبور مقدسہ خود بخود میرود یا بواسطہ تلغرافی کہ در خارج است بلکہ صورت و کیفیت ندا کردن ما آنحضرات را کہ خلاف منقول و معقول

سے[۱] در تفضیح السارقین صفحہ ۲۹ - این عبارت را تا قول مؤلف یا بواسطہ تلغرافی کہ در خارج است سید محمد مرتضی شاہد آوردہ است برانیکہ مؤلف رسالہ معتقد انیست کہ نبی و امام قادر بر این نیستند. کہ آنچہ ما عرض بکنیم آنرا بشنوند و ہمین عبارت را بتغییر یسیر در صفحہ ۳۱ نیز دلیل بر این مطلب آوردہ است ارباب فہم ملاحظہ فرمایند کہ این چہ قدر بی فہمی و بی ادراکی است ۱۲ سے[۲] محمد مرتضی بوجہ شدت تعصب خود ورد این در ارغام مینویسد کہ بطلان این قول از کلام خود شما ثابت است کہ در صفحہ ۶ سطر ۶ ادا شدہ (و در روایات شیعہ این امر بصراحت وارد شدہ است کہ علم امام را چیزی مانع نمیشود) این مرد نمی فہمد کہ نفی این کہ این آواز کوتاہ ما معقول نیست کہ خود بخود این مسافت بعیدہ را طی کند منافات ندارد بانیکہ علم امام را چیزی مانع نمیشود و شاید اعتقاد او ہمین باشد کہ خود آواز بقوت ھناد خود این مسافت بعیدہ را طی نمودہ بسمع مبارک آئمہ معصومین میرسد و از این قبیل از لوازمات و اہیہ کہ دلالت بر کمال سخافت عقل مینماید کتاب ارغام او پر است و با این حالت میخواہد

اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ لَا رَیْبَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کا قرب اسی کو حاصل ہے اور وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ سے بھی یہی ثابت ہے کہ ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دینے والا وہی مجیب الدعوات سامع الاصوات ہے پس حاضر و موجود اور سمیع و بصیر سمجھکر پکارنا تو درست نہیں ہو سکتا ہے اور نہ شاید کسی مومن مسلمان کا ایسا قصد ہوتا ہو عامی خیالات اور نسوانی تصورات کا ذکر نہیں عاقل کوئی خیال نہیں کر سکتا کہ معصومین خدا کی طرح ہر جگہ حاضر و یا ہر طرف ہر آن ہر دم ناظر ہیں یا ہمسے ایسے قریب ہیں کہ ہماری صدا عادةً اُن تک پہنچ سکے بے شبہ یہ بات خلاف عقل و نقل ہے اور یہ بھی قصد نہیں ہو سکتا کہ ہماری یہ چھوٹی سی آواز اتنی دور دراز مسافت کو طے کرکے قبور مقدسہ تک خود بخود جاتی ہے یا کوئی تار برقی لگی ہے بلکہ صورت اور کیفیت ہماری ندا اور پکارنے کی جو منقول اور معقول

سے[۱] کیا کسی مسلمان کو یہ گمان روا ہے کہ خدا کے سوا کوئی اور بھی مثل اوسکے حاضر و ناظر و سمیع و بصیر اور عالم الغیب ہے ۱۲ سے[۲] کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے کہ آئمہ علیہم السلام ہمیشہ ہمارے پاس موجود رہتے ہیں اور اتنی دور پر کہ معمولی آواز ہماری اون تک بلا ملائکہ وغیرہ کی مدد کے پہونچ جائے بھی تو خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ ہم جو یا علی کہتے ہیں تو کیا یہ سمجھا کرتے ہیں جو قابل اعتراض وہابیہ ہوں ۱۲ سے[۳] اور نہ یہ سمجھکر ہم پکارتے ہیں کہ خود بخود بلا توسط ملک اتنی چھوٹی آواز ہماری قبور مقدسہ تک پہونچ جاتی ہے ۱۲ سے[۴] اور نہ یہ سمجھکر پکارتے ہیں کہ کسی آلہ ظاہری دنیوی کے ذریعہ سے مثل تار برقی وغیرہ کے ہماری آواز حضرات معصومین سنتے ہیں جیسا کہ وہابی وغیرہ ہم پر اعتراض کیا کرتے ہیں بلکہ ہم جو اپنے اماموں کو پکارتے ہیں تو اس وجہ سے اور اس وجہ سے جسکا ثبوت عقلاً او نقلاً ہو چکا ہے خواجہ صاحب رفعت کا الزام دہرا اور یہ نہ سمجھے کہ خواجہ صاحب کا یہ قول نہیں کہ تار برقی لگی ہے ۱۲ سے[۵] فرا ان پانچوں دلیلوں کو خوب دیکھو کہ اس سے

نباشد بحث. طریق اول و اعلیٰ اینست که صدای ما را بحکم خدا ملائکه بخدمت آنحضرات میرسانند. و در تفسیر آیه وسیرى الله عملکم و رسوله والمومنون نیز همین وارد است و در زیارات و ادعیه وغیره نیز همین تاویل کرده اند گو این روایات متواتره نبوده باشند مگر بهر حال این طریق منقول معقول است و تفرقه در حیات و ممات در آن نیست حالانکه آنحضرات زنده جاوید اند بر حیات باطنیه آن بزرگواران قرآن و حدیث شاهد است و در عرض اعمال عرض و سوال نیز داخل است این هم علمی است. طریق دویم اینست که بتعلیم خدا و رسول وغیره از طرق علم که ذکرش می آید آنحضرات را خبر صدای ما از اول داده شده باشد که فلان وقت فلان شخص شما را می خواند در صحت این طریق نیز گنجایش بحث نیست گو کلیت نسبت هر جزئی یقین مشکل است و حتما نتوان گفت

خلاف نہو اسکے چند طریق متصور ہو سکتے ہین اول و اعلیٰ یہ ہو کہ ہماری صدا بحکم خدا فرشتے اُن تک پہنچاتے ہین آیہ وسیری الله عملکم و رسوله والمومنون کی تفسیر مین یہی وارد ہے اور زیارات و ادعیہ وغیرہ مین بھی یہی تاویل کی گئی ہو گو یہ روایات متواتر نہون مگر بہر حال یہ طریق منقول و معقول ہو اور حیات و ممات کی اسمین تفریق نہین حالانکہ وہ حضرات زندۂ جاوید ہین اُن کی حیات باطنی پر قرآن و حدیث شاہد ہین اور عرض اعمال مین عرض و سوال بھی داخل ہے یہ بھی ایک علم ہے دوسرا طریق یہ ہو کہ بتعلیم خدا و رسول وغیرہ طرق علم سے جنکا ذکر آئیگا اونکو ہمارے پکارنیکی اول ہی سے خبر دی گئی ہو کہ فلان وقت فلان شخص ہمکو پکاریگا اس طریق کی صحت مین بھی بحث نہین گو کلیتہ ہر ہر جزئی کی نسبت یقین مشکل ہو اور حتماً نہ کہہ سکین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷ - کہ یک مرد بزرگ را کہ قابلیت فہم کلام اور انداز و بافراد و ہتان در انظار عوام موہون بسازد ۱۲ منہ

سے ۵ پس مندفع شد توہمی کہ فرقہ وہابیہ بنسبت ما شیعیان نمودہ بنا اعتراض مینمایند کہ شما کہ در مقام استغاثہ حضرات ائمہ معصومین را ندا میکنید پس شما آنحضرات را مثل خدا سمیع و بصیر و عالم بما فی صدور العالمین می دانید یا خیال مینمایند کہ این صدای شما خود بخود تا قبور اوشان میرسد یا بواسطہ تلغرافیکہ است میرسد پس این آن جملہ مقولہ ہدایت کتاب مخالفین ہست نہ از مقولہ مولف رسالہ و مقولہ مولف در جواب این توہم آن عبارتیست کہ بعد بلا آہ میباشد ۱۲ منہ

سے ۱ در تفضیح السارقین صفحہ ۲ سید محمد مرتضیٰ جونپوری بوجہ عبادت خود ذکر کردن این پنج طریق را قرینہ بر وہابیت مولف این رسالہ گرفتہ است بواسطہ اینکہ مولوی اسمعیل وہابی در کتاب خود تقویۃ الایمان برای ذکر چار امر پنج فصل قرار داده است بنا بر این تحقیق انیق میشود گفت کہ ہر کسیکہ در کتاب خود پنج فصل یا پنج باب ذکر نماید وہابی است بلکہ اگر کسی بگوید کہ اصول دین پنج است یا آل عبا پنج اند وہابی است و بنا بر این میشود گفت کہ چنانچہ مولوی اسمعیل وہابی افتتاح کتاب خود را بسم اللہ نمودہ است بعینہ خواجہ صاحب افتتاح کتاب خود را بسم اللہ نمود و ہکذا اسے باشا اللہ ارباب فہم و انصاف کہ بملاحظہ عبارات مولوی اسمعیل وہابی کہ در تفضیح السارقین نقل شدہ می فہمند کہ خواجہ صاحب رد خیالات فاسدۂ وہابیہ در این رسالہ و در رسالہ انذار الناذرین فرمودہ اند چنانچہ در رسالہ انذار الناذرین جا بجا تصریح باین معنی نمودہ اند و گفتہ اند پس ایراد وہابیہ جا ندیست و بجز فہمائے وہابیہ گوش نہ دہید و نعم ما قیل اذا القیت جلباب الحیاء فاصنع ما شئت

سے ۵ جبکہ ہر جزئی کا علم تعلیم خدا پر موقوف ٹھہرایا گیا تو جبتک کہ موقوف علیہ یعنی تعلیم خدا ہر ہر جزئی کا معلوم نہو موقوف یعنی علم لدن حضرت کا ہر جزئی کے ساتھ بھی معلوم نہین ہوگا اور یقیناً نہ کہہ سکین گے کہ ہماری اس آواز کا بھی اونکو علم ہے کیونکہ یہ نہین معلوم کہ خدا نے اسکو بھی تعلیم کیا یا نہین مگر اسکو بھی خواجہ صاحب نے رد کیا اور فرمایا کہ حبب ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین اور وکل شئی احصیناہ فی امام مبین کی

... شوند چنانچہ مزعومہ فرقہ وہابیہ است ۱۲

کہ علم این آواز ما ہم است یا نہ مگر از عموم روایات یافت میشود و تفسیر وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ نیز مؤید آنست ہر تر و خشک در قرآن موجود است وآنچہ در قرآن است بر قلب و زبان مصحف ناطق ثبت است طریق سوم اینست کہ شاید اتفاقاً آن حضرات خود بجسم روحانی یا برہمت تشریف بیاورند و عرض ما را گوش کنند برین بنا ما فریاد می کنیم چنانکہ محبوس و مقید و نابینا و معذور ندا می کند باین خیال کہ شاید شنونده و بیننده بیاید و خبرگیری کند یا حاکمی عادلی را نام برده فریاد میزند و استغاثہ می کند کہ شاید او خود یا اہالی و موالی و یا کسی خدا ترس بفریاد او برسد مثلاً در اینجا ملائکہ سیاحین و اصحاب امام زمان را بدانند کہ آنہا ہمیشہ دائر و سائر اند این صورت نیز خلاف عقل و نقل نیست تصرف آن حضرات بعد ممات بے شبہہ یافت میشود طریق چہارم اینست کہ بقوت قدسیہ و نور عصمت الٰہیہ باوجود بعد مسافت بر ندای ما آنحضرات مطلع میشوند بلکہ ہرگاہ ملک الموت و نکیرین در متعدد جا در آن واحد میتوانند بیایند تو آنحضرات بذات واحد در یک ساعت چہل میزبان را مہمان میتوانند بشوند پس ہیچ اشکال باقی نمی ماند گو این امر در بادی نظر خلاف ظاہر آیات و احادیث و مستبعد و محال عادی بلکہ محال و ممتنع عقلی خیال نموده میشود ولیکن بتعمق نظر اگر دیده شود در نظر صحیح عقلاً نیز این امر ممکن است و شرعاً نیز قابل انکار نیست نفوس قدسیہ و ارواح طیبہ از مجردات فلکیہ

کہ ہماری اس آواز کا بھی علم ہے مگر عموم روایات سے پایا جاتا ہے اور وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ وَكُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ کی تفسیر بھی اسکی مؤید ہے ہر تر و خشک کا علم قرآن میں موجود ہے اور جو قرآن میں ہے وہ مصحف ناطق کی قلب و زبان پر ثبت ہے تیسرا طریق یہ ہے کہ شاید اتفاق سے وہ حضرات خود بجسم روحانی سے ادہر کو تشریف لے آوین اور ہماری عرض کو سن لیوین اس بنا پر ہم فریاد کریں جیسے محبوس اور مقید اور نابینا معذور پکارا کرتا ہے کہ کوئی سنتا آجاوے گا تو خبر لیگا یا کسی حاکم و عادل کا نام لیکر دہائی دیتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں کہ وہ یا اسکے اہالی و موالی یا کوئی اور خدا ترس فریاد کو پہنچے مثلاً یہان ملائکہ سیاحین اور اصحاب امام زمان کو سمجھو کہ وہ ہمیشہ دائر و سائر رہتے ہیں یہ صورت بھی خلاف عقل و نقل نہیں تصرف انحضرات کا بعد ممات بے شبہہ پایا جاتا ہے چوتھا طریق یہ ہے کہ بقوت قدسیہ و نور عصمت الٰہیہ باوجود بعد مسافت ہماری ندا پر وہ حضرات مطلع ہو جاتے ہوں بلکہ جب ملک الموت و نکیرین متعدد جگہ آن واحد میں آ سکتے ہیں اور وہ حضرات بذات واحد ایک ساعت میں چالیس میزبانوں کے مہمان ہو سکتے ہیں تو پھر کچھ اشکال باقی نہیں رہتی گو یہ امر بدیہہ نظر میں ظاہر آیات و احادیث کے خلاف اور مستبعد اور محال عادی بلکہ محال و ممتنع عقلی سمجھا جاتا ہو ولیکن بتعمق نظر سے دیکھئے تو نظر صحیح میں عقلاً بھی یہ امر ممکن ہے اور شرعاً بھی قابل انکار نہیں نفوس قدسیہ اور ارواح طیبہ مجردات فلکیہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸ — تفسیر دیکھیں تو یہ شبہہ بھی رفع ہو سکتا ہے اور یقین اسکا ہو سکتا ہے کہ ہماری اس آواز کا علم بھی انکو ہے اسلیئے کہ ہماری آواز بھی تر و خشک میں داخل ہے اور ہر تر و خشک کا علم قرآن مجید میں ہے اور جو کہ قرآن مجید میں ہے وہ مصحف ناطق یعنی امام کے قلب و زبان پر ہے مومنین دیکھیں کہ خواجہ صاحب نے کیسا ایمان بجم شیعون کا ازہ کر دیا اور قرآن ہی سے

وہابیون کو دندان شکن جواب دیا ۱۲ منہ

وعقول فلسفیہ بہیچ وجہ کمتر نیستند و از جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل وملک الموت وغیرہ از ملائکہ آنحضرات
بدرجہا بالاتر اند گویا فرق زمین وآسمان ست بلکہ المؤمن
ینظر بنور اللہ ازین قبیل بسیار نظیر باین عنوان پیش
نمود ودر روایات شیعہ این امر صراحۃً وارد ہست کہ علم
امام با چیزی مانع نمیشود واین شبہہ کردن کہ پس در عالم
الغیب وسمیع وبصیر بودن[1] چہ ماندہ جوابش اینست
کہ علم خدا بالذات ازلی وابدی وحضوری ست[2] ہر امر خفی
وجلی وقریب وبعید معدوم وموجود ہر آن وہر لحظہ از
ازل تا ابد بالذات بر او تعالی شانہ عیان وجلی است
وعلم آن حضرات آلی وحصولی وکسبی وتدریجی است مقصد
میکنند پس معلوم می شود حضوری وبالذات نیست
بلکہ تعلیمی والہامی است وبذریعہ عمود نور وعرض روح
القدس واخبار زمین ومشاہدہ وجفر جامع وجفر ابیض
ومعائنہ مصحف فاطمہ وغیرہ از اسباب وآلات میشود
خلاصہ عالم الغیب والشہادۃ بالذات سامع الاصوات
است وآئمہ معصومین مصداق لا علم لنا الا ما
علمتنا اند علم آن حضرات بالاسباب والعلامات
است واگر در لا یعلم الغیب الا اللہ از غیب
خاص[3] معدوم وغیر موجود مراد باشد مطلق غائب و
مستور از سمیع وبصیر مراد نباشد پس نداے منادی و
صداے یا علی در علم غیب از اول داخل نیست[4] پس

اور عقول فلسفیہ سے کسی طرح کم نہین اور جبرئیل اور میکا
اسرافیل اور ملک الموت وغیرہ فرشتون سے وہ حض
کہین افضل اور بالاتر ہین گویا زمین وآسمان کا فرق
بلکہ المؤمن ینظر بنور اللہ اسیطرح اور بہت نظیر
پیش ہوسکتی ہین اور روایات شیعہ مین تو یہ امر صراحۃً وارد
کہ علم امام کو کوئی چیز مانع نہین ہوسکتی اور یہ شبہہ کہ پھر عا
الغیب اور سمیع وبصیر ہونے مین کیا رہگیا اسکا جواب یہ
کہ خدا کا علم بالذات ازلی ابدی اور حضوری ہے ہر امر خفی
وجلی قریب وبعید معدوم وموجود ہر آن وہر لحظہ ازل
ابد تک بالذات اسپر عیان وجلی ہے اور علم آنحضرات کا آلی
وحصولی اور کسبی وتدریجی ہے قصد کرتے ہین تو معلو
ہوتا ہے حضوری وبالذات نہین تعلیمی اور الہامی ہے
اور بذریعہ عمود نور اور عرض روح القدس واخبار زمین
ومشاہدہ جفر جامع وجفر ابیض ومعائنہ مصحف فاطمہ وغ
اسباب وآلات کے ہوتا ہے خلاصہ عالم الغیب والشہادۃ
بالذات سامع الاصوات ہے آئمہ معصومین الا ما علمت
کے مصداق ہین علم آن حضرات کا بالاسباب والعلامات
ہوتا ہے اور اگر لا یعلم الغیب الا اللہ مین غیب
خاص معدوم اور غیر موجود مراد ہو غائب اور مستو
سمع وبصر سے مراد نہو تو منادی کی ندا اور یا علی کی صد
کا جاننا علم غیب مین شمار ہی نہو گا بس -

[1] وحالانکہ اینہا از صفات مختصہ خدا است ۱۲

[2] یعنی فعلی نہ بحضور اشیا چنانچہ بعض فلاسفہ گمان نمودہ اند ۱۲

[3] چنانکہ در تفسیر عالم الغیب والشہادۃ از امام محمد باقر ع مروے شدہ کہ عالم بما لم یکن وکان ۱۲ منہ

[4] پس ایراد مذکور را اصل وارد نمی شود ۱۲

سلہ[1] اکثر ناصبی کہا کرتے ہین کہ شیعہ نے تو ائمہ کو خدا ہی بنادیا تو اور
بجواب خواجہ صاحب نے یہ دیا کہ ہرگز نہین آئمہ کو خدا نہین سمجھتے بلکہ نہ یہ سمجھ
ہین کہ خدا ہی نے ادنہین سب کچھ دیا ہے ۱۲ منہ

سلہ[2] اس سے زیادہ تعریف علم آئمہ علیہم السلام کے اور کیا ہو سکتی
ہے یعنی وہ مثل ہمارے نہین کہ ادنہین ضرورت پڑھنے لکھنے کی ہو بلکہ

مسلم او نکا خدا ہی ہے ۱۲ منہ سلہ[3] کیا خوب بات خواجہ صاحب نے ارشاد کی ہے فرماتے ہین کہ اگرچہ یہ مسلم ہے کہ غیب کا علم بجز خدا کے کسیکو نہین مگر اول
یہ بھی مسلم ہو کہ بواسطہ اعلام خدا اطلاع ممکن ہے علاوہ براین غیب تو وہی ہے جو کہ نہو پس جبتک کہ ہماری زبان سے یا علی نہین نکلتا شمار اوسکا
غیبیات مین ہو سکتا ہے وہ بجز خدا کے کوئی شخص خود بخود نہین جان سکتا اور جبکہ ہمنے یا علی کہدیا اور عدم سے وجود مین آگیا تو پھر وہ غیب ہی

علم ندای ما بلا واسطہ ہم اوشان را درست خواہد بود
چہ علم مبصرات ومسموعات بر سمع وبصر موقوف نیست
عام مردگان کلام زندگان را گوش میکنند وآن حضرات
کشل دیگر مردگان نیستند کسی را اگر درین شبہ بودہ باشد
از علم تاثیر الانظار وغیرہ اطمینان خود بکند ہرگاہ کہ خاکی
نہادگان بحالت تجرد عارضی خبرہای ایران وتوران میدہند
وبذریعۂ قواعد ظنیہ قلابہای زمین وآسمان را وصل میکنند
پس آنحضرات بطریق اولی ندا وصدای ما میتوانند
درک یفرمایند وظاہر آیۂ وسیری اللہ عملکم نیز براین دال
است ولیکن حق اینست کہ این احتمال است مذہب
نیست غرض این طریق ہم بچند طریق قابل انکار نیست
زیادہ براین نیست کہ این امر غیر متیقن می ماند کہ توجہ
فرمودند وشنیدند یا نہ پس درین ضرری نیست
ہرگاہ صورت اول ودوم را با او جمع کردیم این شک
نیز رفع میشود یعنی سبب توجہ واقبال ہمان اعلام علیم علام
واطلاع ملائکہ کرام بودہ باشد کو ازین راہ این طریق بطریق
اول راجح میشود مگر از یک راہ جدا نیز است وکلا ضیر
فیہ علی کل حال از بیدار کردن خفتہ واز ندا کردن
مردۂ پیران ندا کردن ما بہر حال زیادہ بہتر است وعمدہ
گو این دلائل ظنی باشند قطعی نباشند مگر برای اثبات
جواز ندا بس است وبرای صحت صدا کافی است و
ووافی **طریق پنجم** اینست کہ قوت سامعہ وباصرہ جسمانی
وروحانی شان باوجود حائل ومانع وعدم حصول شرائط
رویت وسماع ادراک می کند یعنی آنحضرات از ہمان
جا صدای ما را براہ اعجاز وقوت امامت ونبوت بلا واسطہ
چیزی بگوش مبارک سماعت میفرمایند وبچشم مبارک

ہماری ندا کا علم انکو بلا واسطے بھی درست ہوگا
اور مبصرات اور مسموعات کا علم سمع وبصر پر موقوف نہیں ہے
عام مردے زندون کا کلام سنتے ہین وہ تو دوسری
قسم کے مردے ہین اور جنکو اس بات مین شبہ ہو
وہ علم تاثیر الانظار وغیرہ علوم سے اپنا اطمینان کرلین جبکہ
خاکی بندے تجرد عارضی کی حالت مین ایران وتوران کی
خبرین دیتے ہین اور قواعد ظنی کے ذریعہ سے زمین آسمان
کے قلابے ملاتے ہین تو وہ حضرات بدرجۂ اولی ہمارے پکارنیکو
جان سکتے ہین اور ظاہر آیہ وسیری اللہ عملکم بھی اسپر دال
ہے لیکن حق یہ ہے کہ یہ احتمال ہے مذہب نہین غرض
یہ طریق بھی کئی طریق سے قابل انکار نہین زیادہ
برین نیست کہ یہ امر غیر متیقن رہیگا کہ توجہ فرمائی
اور سنا یا نہین سو اس مین کچھ ضرر نہین اور جب
صورت اول ودوم کو ملایا جاوے تو یہ شک
بھی دفع ہوجائیگا یعنی سبب توجہ اور اقبال کا وہی اعلام
علیم علام اور اطلاع ملائکہ کرام ہو گو اس سے یہ طریق شکل اول
ودوم کی طرف راجع ہوگیا مگر ایک راہ سے جدا بھی ہے وکلا ضیر
فیہ علی کل حال سوتے کے جگانے اور مردہ پیرون
کے بلانے سے ہمارا بلانا بہر حال زیادہ اور عمدہ ہے
گو یہ دلائل ظنی ہون قطعی نہون مگر ندا کے جواز کی ثبوت
کو بس ہین اور صدا کی صحت کو کافی ووافی **پانچوان
طریق** یہ ہے کہ انکی قوت سامعہ وباصرہ جسمانی
وروحانی باوجود حائل ومانع وعدم حصول شرائط
رویت وسماع ادراک کرتی ہو یعنی وہ حضرات وہین سے
ہماری صدا کو براہ اعجاز وزور امامت ونبوت بلا واسطہ
غیرے گوش مبارک سے سنتے ہین اور چشم مبارک سے

۱ٍ؎ زیرا کہ ظاہر آیہ اینست کہ رسول ومومنون کہ ائمہ معصومین
بودہ باشند عمل ما را مشاہدہ میفرمایند ۱۲

۲؎ یعنی تخصیص غیب ما آیہ معدوم وغیر موجود ۱۲

۱؎ یعنی آئمہ معصومین تو بحکم قرآن زندہ ہین پھر وہ کیونکر نہین
سن سکتے ۱۲ منہ **۲؎** کیونکہ حکم ندا بھی مثل حکم دعا کی ہے اور جیسا
کہ یہ ضروری نہین کہ جبکہ قبول ہونا معلوم ہوجاے تبھی دعا کرے
ویسا ہی یہ بھی ضرور نہین کہ جب ہی پکارے جبکہ توجہ معلوم ہوجاے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارا کام پکارنا ہی خواہ توجہ فرمائین خواہ نفرمائین ۱۲

حالت پُر ملالت ما را می بینند و دریافت می کنند بُعد
مسافت و دوری راه و کوه و جبال دیدن و شنیدن
آنحضرات را مانع نمیشود ناظمان اشعار مناقب و میلاد
غالبا در اشعار خود همین را قصد میکنند. و در میان مسلمانان
مبحوث عنه نیز فی الحقیقة همین صعوبت معلوم می شود
کوتاه بینان را انکار همین قسم است پس حقیقت حال
اینست که کو ظاهر بعض آیات و روایات موهم اینست
چنانکه از روایات جنگ خندق یافت میشود که حضرت
رسول خدا م بروشنی بیلچه خود عمارات قیصر و کسرے
و مکانات یمن و صنعا را بصحابه نمود پس استبعاد
کردن بیجا است خالق هر چه را بخواهد میتواند نمود ار کرد
این امر ممکن است محال نیست مگر حق اینست که این امر
فقط مستبعد و محال عادی نیست بلکه محال و ممتنع عقلی
است بدون تاویل ثبوت این طریق مشکل است اکثر
مسائل قطعیه علم هیئت و علم مناظر و مرایا بر این بنا
باطل میشوند و صحت مسئله رویت باریتعالی یعنی دیدار
خدا لازم می آید[1] لهذا درین نوع روایات بانخفاض جبال
و تسطیح ارض و توسط ملائکه وغیره تاویل کرده میشود البته
اگر بگوییم که چنانچه موافق یک قول تمام دنیا پیش نظر
ملک الموت است همین طور آنحضرات نیز میتوانند
دید تمام عالم پیش نظر آنها است پس این شبهه نیز وارد
نخواهد شد دو مرحله که طی شد[2] حالا یک امر باقی مانده که

ہماری حالت پُر ملالت کو دیکھتے ہین اور دریافت کر[...]
ہین بُعد مسافت اور دوری راہ اور کوہ و جبال اُنکو دیکھنے
اور سننے کو مانع نہین ہوتے مناقب اور مولود والے شاعر
اپنے اشعارون مین ایسا ہی قصد کرتے ہین اور مبحوث
عنہ بھی مسلمانون مین فی الحقیقت یہی صورت معلوم ہو[تی]
ہے کوتاہ بینون کو اسی کا انکار ہے پس حقیقت حال یہ [ہے]
کہ ظاہر بعض آیات و روایات اسکو موہم ہے جیسا[کہ]
جنگ خندق کی روایت سے پایا جاتا ہے کہ حضر[ت]
نے اپنے بیلچے کی روشنی مین عمارت قیصر و کسرے
و مکانات یمن و صنعا صحابہ کو دکھلائی پس استبعا[د]
کرنا بیجا ہے خالق جو چاہے سب کر دکھائے یہ امر ممکن
ہے مگر حق یہ ہے کہ یہ امر فقط مستبعد و محال عاد[ی]
نہین بلکہ محال و ممتنع عقلی ہے بدون تاویل اس
طریق کا ثبوت مشکل ہے بہت سے مسائل قطعی علم
ہیئت اور علم مناظر و مرایا کے اس سبب سے باطل
ٹھہرتے ہین اور مسئلہ رویت باری تعالی یعنے دیدار
خدا کی صحت لازم آتی ہے لہذا اس قسم کی روایات مین انخفاض
جبال و تسطیح ارض و توسط ملائکہ وغیرہ سے تاویل کیجاتی ہے
البتہ اگر یہ کہین جیسا کہ اک قول کے موافق تمام دنیا
ملک الموت کے پیش نظر ہے اسیطرح وہ حضرات بھی دیکھتے
ہین تمام عالم مد نظر ہے تو یہ شبہہ وارد بھی نہین ہوسکتا
دو مرحلے قو طے ہوے اب یہ بات باقی رہی

[1] زیرا که مدعی رویت باری عز اسمه را مبنا بر این تقدیر میرسد
که بگوید که خدا قادر است بر همه چیز پس باوجود فقدان شرایط رویت
میتواند که خود را بمومنین بنماید ۱۲ منه
[2] یکی جواز ندیدن و دیگری اثبات مطلع شدن حضرات ائمه
معصومین صلوات الله علیهم اجمعین بر ندا ۱۲ منه

[1] یعنی یہ کہنا کہ باوجود مانع کے بھی حضرات ائمہ علیہم السلام
دیکھ سکتے ہین اور یہ سمجھنا کہ ہر محال عقلی کا ایجاد خدا کرسکتا ہے قابل قبول نہ[ین]
اور اگر یہ مان لیا جائے تو اگر مخالف ہمپر اعتراض کرین کہ اگرچہ دیدار باریتعا[لی]
محال ہے مگر اوسکے نزدیک تو ممکن ہے تو ہم کیا جواب دینگے پس اس صورت
مین یہ کہنا لازم ہے کہ اگرچہ باوجود مانع آن حضرات نہین دیکھتے مگر مانع کا بر[طرف]
کرنا تو ممکن ہے تو اور بعد رفع مانع خواہ مخواہ کوئی بات باقی نہین رہتا اور مسئلہ رویت باریتعالی اس طرح نہین کیونکہ بخیال شرائط رویت مرئی کا مجسم ہونا ہے اور [...]
محال ہے کہ خدا کے جسم ہو پس اگر ائمہ علیہم السلام کے دیکھنے مین کوئی مانع ہوتا ہے تو خدا اوسے دور کردیتا ہے یا یہ کہین کہ غرض رویت سے حصول علم ہے پس اگرچہ ابو[...]
مانع کے ائمہ علیہم السلام اگر نہ دیکھین اگر لا مگر تو بحکم خدا وہ نہین اطلاع دیتے ہین مطلب تو اطلاع سے ہے خواہ دیکھنے سے خواہ سننے سے ۱۲
[2] یہانتک کہ سنا[...]

که بکدام غرض خواندن جائز وروا است وبکدام مقصد نادرست
است وخاص وعام بچه مقصد می خوانند تفصیلش اینست
که علت ندا وغرض صدا نیز پنج صورت است[1] **اول بغرض**
تحیت وسلام خواندن که در زیارات مستعمل است و
اتفاقاً روا است **دوم** بغرض ندبه ودرد دل ظاهر نمودن
ندا کردن واحمداه واعلیاه گفتن در جواز این هم کسی را
کلامی نمیتواند شد از سلف تا خلف معمول ومروج است
از ان بزرگواران زیاده تر شفیق ومهربان ما کیست اگر
آنحضرات یاد نیایند پس که یاد بیاید هر قدر صدمات که
بر ما میرسد بوجه غیبت ووفات آنحضرات میرسد **سوم**
در ذوق وشوق عاشقانه در عالم تصور خطاب کردن
چنانکه در قصائد مدحیه وغیره از اشعار میباشد این هم مضائقه
ندارد **چهارم** بغرض تعریض وتنبیه سامعین بلا تشبیه
ایاک نعنی فاسمعی یا جاره یکی را صدا کنند ومقصود اسماع
دیگری باشد درین نیز وقت نیست بلکه باین غرض گاه باشد
که اشیای غیر ذی روح را نیز صدا می کنند ایها الخلق
المطیع وعای هلال بنا بر یک احتمال داخل همین قسم است
ودر ادعیه امراض یا ام ملدم وغیره نیز داخل در همین
است وان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم کلام امام
رابع ع نیز قریب بهمین معلوم میشود غرض **پنجم** استعانت
واستغاثه است آنکه غرض اصلی سوال است[2] یعنی
بغرض امداد واعانت ندا کردن خواه برای مراد طلبیدن
وبرای فریاد رسی ندا کردن برای حل مشکل یا مشکل کشا
گفتن آنچه در عوام شیعه وسنی شایع است آن همین صورت

کہ کس غرض سے پکارنا جائز ودرست ہے اور کس قصد سے
نادرست ہے اور عام وخاص کیون پکارتے ہین تو اسکی تفصیل
یہ ہے کہ علت ندا اور غرض صدا کی بھی پانچ صورتین ہین **اول**
بغرض تحیت وسلام پکارنا جو زیارت مین مستعمل ہے اور
اتفاقاً درست ہے **دوسرے** بغرض ندبہ ودرد دل ظاہر کرنے
کو پکارنا وا احمداہ وا علیاہ کہنا اسکے جواز مین بھی کسی کو
کلام نہین ہوسکتا سلف سے خلف تک معمول ومروج ہے
ان سے بڑھکر ہمارا شفیق ومہربان کون ہے وہ یاد نہ
آوین تو اور کون یاد آوے ہمکو جسقدر صدمات پہنچتے ہین
اونھین کی غیبت اور وفات سے پہنچتے ہین **تیسرے**
ذوق وشوق مین عاشقانہ عالم تصور مین خطاب کرنا جیسا اکثر
قصائد مدحیہ وغیرہ اشعارون مین ہوتا ہے اسکا بھی مضائقہ
نہین **چوتھے** بغرض تعریض وتنبیہ سامعین بلا تشبیہ بطور
ایاک نعنی واسمعی یا جارہ کسیکو پکارے اور کسیکا سنانا مقصود ہو اسمین
بھی دقت نہین بلکہ اس غرض سے کبھی اشیا سے
غیر ذی روح کو بھی پکارتے ہین ایها الخلق المطیع
دعاء هلال بنا بر ایک احتمال کے اسی قسم مین داخل ہے
اور ادعیہ امراض مین یا ام ملدم وغیرہ بھی اسمین شامل
ہین اور ان نلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم
بلغ سلامی روضة فیها النبی المحترم کلام امام
رابع علیه السلام بھی اسی کے قریب قریب معلوم ہوتا ہے
پانچوین غرض استعانت اور استغاثہ ہے جو اصلی غرض سوال کی
ہے یعنی بغرض امداد واعانت پکارنا مدد کو بلانا مراد مانگنا
فریاد رسی کو ندا کرنا حل مشکل کو یا مشکل کشا کہنا عوام شیعہ
وسنی مین جس کا شیوع ہے وہ یہی صورت ہے

ف[1] سید محمد مرتضی در تفضیح السارقین در صفحه ۲۱ ذکر کردن
این پنج وجوه را نیز قرینه بر وهابیت مولف رساله گرفته است
پس عاقل چه طور نمی پسندد که بر فهم این مرد اتکال نموده در
حق بزرگان دین بحرف نامربوط او گوش نماید ۱۲

ف[1] سبحان اللہ کس جوش کی یہ عبارت ہے کہ جسکے ہر فقرہ سے
الفت ومحبت ٹپک رہی ہے ۱۲

ف[2] یہ مثل اس طرح پر عرب مین مشہور ہے ایاک اعنی واسمعی یا
جارہ غلطی کاتب کی ہے مقصود یہ ہے کہ کبھی یا علی کہنے سے خطاب
مقصود نہین بھی ہوتا بلکہ محض کسی دوسرے کا سنانا مقصود ہوتا ہے مثلاً کسی شیعہ کے مجمع مین کوئی اجنبی شیعہ وارد ہوتا ہے تو محض اپنے اظہار تشیع اور

ودرامری که دراین جزو زمان درمیان فرقه مقلده وغیر
مقلده ثانی اثنین جنگ روم وروس نزاع ومخاصمت
درپیش است آن همین حالت است قول وفعل
فریقین درین باب از افراط وتفریط خالی نیست مذہب
شیعه دراین باره قول فیصل وصراط مستقیم است
گویا لاجبر ولاتفویض الامر بین الامرین است تفصیل
این اجمال اینست که آن مراد ومطلب که برای او ندا میکنند
وکاری که آنرا از منادی گرفتن منظور است از دو حال
خالی نیست اول کارہائیکه بشر میتواند کرد واز اختیار
وقدرت انسان بیرون نیست فعل مخلوق است
افعال خدا نیست پس برای چنین مطالب آنحضرات
را خواندن افتان وخیزان یاعلی گفتن مقام دقت
ومحل بحث نباید باشد از مسلمات فهمیدن آن لازم است
هرگاه ادنی ادنی شخص را بدین غرض ندا کردن جائز است
واز خادم ونوکر چنین استعانت رواست گو در بعض امور
از وجه دیگر حرام یا مکروه ومرجوح بوده باشد که تفصیل آن
درکلام مقدس اردبیلی رح مذکور است ودر تفسیر ینابیع الانوار
استاد اعلی الله مقامه بجانب آن اشاره کرده است
پس آن مخدومان عالم را خواندن ونداکردن بدرجهٔ اولی
جائز ودرست خواهد شد درایشان از فضل وکرم خدا و
از حکم او از همه مخلوق بدرجها لیاقت وقابلیت زیاده
وزیاده از زیاده قدرت وقوت است بعد از مردن نیز
آنحضرات مظہر عجائبات اند کارہای بزرگ از
ارواح طیبهٔ آنحضرات بظهور آمده ومی آید وهمیشه

سله مقلده اہل سنت جانب افراط را گرفته استعانت را وطلب
رزق وغیره از هرکس وناکس جائز دانسته اند وغیر مقلده اہل سنت
جانب تفریط را گرفته مطلق نداء نمودن انبیاء وائمه را نیز جائز نمیدانند ۱۲ منه

آج کل جس مین مقلد وغیر مقلد مین ثانی اثنین
جنگ روم وروس اک نزاع ومخاصمه درپیش ہے
وه یہی حالت ہے فریقین کا قول وفعل اس باب
مین افراط وتفریط سے خالی نہین مذہب شیعه اس
بارے مین قول فیصل اور صراط المستقیم ہے گویا
لاجبر ولاتفویض الامر بین الامرین ہے تفصیل
اس اجمال کی یہ ہے کہ وه مراد ومطلب جسکے لیے پکارتے
ہین اور وه کام جو اپنے لیے منادی سے لینا منظور ہے
دو حال سے خالی نہین ایک وه کام ہین جنکو بشر کرسکتے
ہین انسان کے اختیار وقدرت سے باہر نہین مخلوق
کے فعل ہین خالق کے افعال نہین سو ایسے مطالب کے
لیے ان حضرات کو پکارنا گرتے پڑتے یاعلی کہنا مقام دقت
اور محل بحث نہونا چاہیے مسلمات سے سمجھنا لازم ہے
جب ادنی ادنی آدمی کو اس غرض سے پکارنا جائز ہے
اور خادم اور نوکر سے ایسی استعانت روا ہو گو بعض امور
مین کسی دوسری وجه سے حرام یا مکروه ومرجوح ہو جسکی
تفصیل مقدس اردبیلی کے کلام مین مذکور ہے اور تفسیر ینابیع الانوار
مین اوستاد اعلی الله مقامه نے اسکی طرف اشاره کیا ہے
تو ان مخدوم عالم کو پکارنا بدرجه اولی جائز اور درست
ہوگا انہین خدا کے فضل وکرم اور اسکے حکم سے تمام
مخلوق سے بدرجہا لیاقت اور قابلیت زیاده ہے
اور بہت کچھ قدرت وطاقت ہے بعد مردن بھی وه
حضرات مظہر عجائبات ہین اور بڑے بڑے کام انکی
ارواح طیبه سے ظہور مین آئے اور آتے ہین اور ہمیشه

سله فرقه مقلده اصطلاح مین سنیون پر اطلاق ہوتا ہے اور
غیر مقلده وہابیون پر ۱۲ منه

سه این عبارت تاقول خواجه صاحب وکاریکه خدمتشان فرمانبردار آن
شان میتوانند بکنند از آنحضرات بخواهیم. سید محمد مرتضی جونپوری بوجه کمال عقلیکه دارد در تفضیح الساریقین درصفحه ۱۲۱ استشهاد نموده است براینکه
خواجه صاحب خود را مساوی وهم مرتبه انبیاء وائمه میدانند وهمین عبارت در انعام الحائرین درصفحه ۲۰۹ ودر ارغام الماکرین متمسک نموده است
که خواجه صاحب توہین ائمه علیهم السلام نموده وآن بزرگواران را مثل خادمه قرار داده است فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲ منه

عه اہل سنت وغیر مقلده ... ۱۲ عه مذکور ہین اہل سنت ۱۲ سه در اعتقاد ... ۱۲

درچنین امور خبرگیری خادمان خودمی کنند و اعانت میفرمایند و در انکار این انکار صدها روایات ومعجزات لازم می آید و وثوق احادیث میرود نه درین شرکی است نه غلوی بلکه اگر از انصاف نظر کنی فی الجمله منافی شان عالی مکان شان میباشد و گستاخی با خادمان است که در ادنی ادنی امور آنحضرات را ندا می کنیم آنکار یکه خدمه شان و فرمانبرداران شان میتوانند بکنند از آن حضرات بخواهیم مگر کیفیت اینست ع کرنهای تو ما را کرد گستاخ ؛ البته لحاظ این معنی ضروری است که معین حقیقی [۳] انهما معین مجازی بداند تا که حصر ایاک نعبد و ایاک نستعین سلامت بماند و از حدود اسلامی تجاوز نشود اگر گفته شود که وجه این چیست که در شیعه آنقدر که شیوع ورواج یا علی است آنقدر یا رسول الله مروج نیست گوئیم وجه آن رعایت ادب رسول وتعمیل [۴] حکم واتوا البیوت

ایسے ایسے کامون مین اپنے خادمونکی خبر لیتے ہین اعانت فرماتے ہین اسکے انکار مین صدہا روایات ومعجزات کا انکار لازم آتا ہے احادیث کا وثوق جاتا ہے نہ اسمین کوئی شرک ہے نہ غلو ہی بلکہ انصاف سے دیکھیے تو انکی شان عالی مکان کے فی الجملہ منافی ہے اور ہم خادمون کی گستاخی ہے کہ بات بات مین انکو پکارین انکے نوکرون سے اور فرمانبردارون کے کام انسے لین مگر کیفیت یہ ہے ع کرنہارے تو مارا کرد گستاخ ؛ البتہ اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ معین مجازی جانے معین حقیقی نہ سمجھے تاکہ ایاک نعبد وایاک نستعین کا حصر بنا رہے اسلامی حد سے تجاوز نہو اگر کہا جاوے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ شیعون مین یا علی کا جسقدر شیوع اور رواج ہے اتنا یا رسول اللہ کا دستور نہین تو وجہ اسکے رعایت ادب رسول اللہ اور تعمیل حکم واتوا البیوت

[۱] در حصول آن چیزی که بدعا و شفاعت آن بزرگواران نظور میرسد ۱۲ است

[۲] سید محمد مرتضی بوجه اعتقادیکه دارد در ارغام المکابرین صفحه ۴۵ در رد این کلام میگوید که مانعی نیست که همین را جواز عموم استغاثه بآن حضرات قرار بدهیم زیرا که آن حضرات ابواب سد خلفاء و نائب وزراء خالق اند و در تدمیر الخائبین اصرح نموده است باینکه ائمه معصومین وزراء خدامی باشند باین معنی که متحمل بار خدا میباشند و معین و مددگار او هستند و استدلال نموده است بر اثبات وزارت ائمه معصومین برای خدا بدین معنی مذکور بعد از استعمال در کلام فصحاء عرب بخبرهای نامربوط بمدعای او تا اینکه بفقره زیارت حضرت امیر المومنین السلام علی المومنین الذین قاموا بامره ووازروا اولیاء الله نیز نموده است وحالانکه اعتقاد نمودن باینکه خدا کسی را در امور بر اختیار نموده است که او متحمل بار و معین و مددگار آن قادر مختار باشد کفر است پس از این جا نیز بزبان وبخیال فرقه شیخیه وغلاة ومفوضه ضاله مضله خذلهم الله بودن او میتوان فهمید و ابواب الله بودن حضرات معصومین نه باین معنی است که حاجات دنیویه خود را از رزق واولاد و شفاء ودفع بلا از آن بزرگواران طلب بنمائیم چنانچه این مرد فهمیده است و همچنین نواب الله نه باین معنی است که آن بزرگواران نیابت خدامی فرمایند در قضاء حوائج مخلوق معین مجازی بداند محمد مرتضی معتقد آن شده عوام کالانعام را در دام ضلالت گرفتار نموده است و از چند جاے ارغام بر می آید که نواب الله بودن ائمه معصومین را همین معنے منحصر دانسته است و گفته است که اگر در این چیزها اختیار نداشته باشند پس نیابت خدا در چه چیزے نمایند ۱۲ منه

[۱] پانچوین غرض سے اور یہانتک سرخی سے جواز استعانت وندا اور آئمہ کا مدد کرنا اور فریاد کو پہونچنا بیان ہوا ۱۲ منہ

[۲] یہ کہنا کہ کون معین حقیقی جانتا ہے سراسر تعصب ہے ہزارون نصیری اور سیکڑون غالی لاابالی معین حقیقی جانتے ہین شیخیون کا بھی یہی مسلک ہے کہ خدا نے سب کے پہلے محمد وآل محمد کو پیدا کیا وہ مشیت خدا ہین اور وہی سب کرتے دھرتے ہین مفوضہ لعنہم اللہ کا بھی یہی عقیدہ ہے ۱۲ منہ

[۳] دیکھیے کیا دندان شکن جواب دیا ہے اکثر مخالف شیعون پر اعتراض کیا کرتے ہین کہ شیعہ جناب امیر علیہ السلام کو رسول سے بھی افضل جانتے ہین ۱۲

[۴] ذرا ایمان سے دوسرے قسم تک ملاحظہ فرمائیے کہ یہ عبارت وہابی کی ہو سکتی ہے یا کسی پکے شیعہ کے جو کہ اپنے مذہب سے باخبر ہو ۱۲ منہ

از ابوابها اقرار و بند که حضرت مدینة العلمند وحضرت علیؑ دروازهٔ اوست در میر و وزیر و سلطان را چه بے وسیلت مگر دیر است و ما وصی را از نبی افضل نمیدانیم که ترجیح بلا مرجح و تفضیل مفضول و غلو لازم بیاید بلکه بحکم تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم نفس رسول را خواندن چو در رسول راخواندن است انا و علی من نور واحد چنانچه در وسیلة السائلین ما این را بیان نموده ایم وازین اعتراض عوام را صیانت کرده ایم یا توجیه و تاویل مناسب دیگر بکنند بهر حال شیوع یا علی منافی جواز یا رسول الله نیست که محل اعتراض توان شد قسم دویم امور یست که خاص فعل خدا است

و افعال خدا نامیده میشود خواه اینکه بدست قدرت خود بکند یا در عالم اسباب ظهورش در چشم ظاهر بین بطور دیگر بشود مثل خلق و رزق و شفا و مرض و موت و حیات و ازاله درد و رنج و اولاد دنیا و دادن و رزق و روزی رسانیدن اماتت و احیا تقلیب قلب بے سخت و نرم کردن آن و ارزانی و گرانی وغیره که خالق و رازق و شافی و مغنی و محیی و ممیت و قاضی الحاجات حلال مشکلات و ستار العیوب و غفار الذنوب مقلب القلوب نزد مسلمانان حقیقة ذات پاک اوست آری در اینها بعض امور چنانست که آنرا بوجه خاص در عالم اسباب پروردگار عالم بکارکنان قضا و قدر و مدبران کون و فساد متعلق فرموده است و بر دست و زبان ملائکه مقربین و انبیا و مرسلین و آئمه معصومین ظاهر میفرماید موافق حکم و مشیت و ارادهٔ تقدیرش تعمیل میکنند یا ظهور آن امور از آنها میشود و همین طور در هر چیز آنچه اثر پیدا کرده است بحکم و اجازت عام یا خاص اوست آن اثر از آن چیز ظاهر میشود مانند خاصیت ادویه و تاثیرات کواکب و ستاره وغیره وغیره شخصی

من ابوابها اقرار دین کہ حضرت مدینة العلم ہین اور حضرت علیؑ اسکا دروازہ ہے در میر و وزیر و سلطان راہ بے وسیلت مگر دیر است اور وصی کو نبی سے ہم افضل نہین جانتے ہین کہ ترجیح بلا مرجح اور تفضیل مفضول اور غلو لازم آوے بلکہ بحکم تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا و نساءکم وانفسنا وانفسکم نفس رسول کو پکارنا خود رسول کو پکارنا ہے انا و علی من نور واحد چنانچہ وسیلة السائلین مین ہمنے اسکو دکھایا ہے اس اعتراض سے عوام کو بچایا ہے یا کچھ اور توجیہ تاویل مناسب کرین بہر حال شیوع یا علی منافی جواز یا رسول الله نہین کہ محل اعتراض ہوسکے دوسری قسم وہ کام ہین کہ جو خاص خدا کے کرنے کے ہین خدا کے کام کہلاتے ہین خواہ اپنے دست قدرت سے وہ کرتا ہے یا عالم اسباب مین انکا ظہور چشم ظاہر بین مین کسی اور طرح ہوتا ہے جیسے خلق و رزق و شفا و مرض و موت و حیات دکھ درد مٹانا اولاد و دنیا دینا رزق و روزی پہنچانا مارنا جلانا دلون کا پھیرنا سخت و نرم کرنا ارزانی گرانی وغیرہ کہ خالق و رازق شافی و مغنی و محیی و ممیت قاضی الحاجات حلال مشکلات ستار العیوب و غفار الذنوب مقلب القلوب مسلمانون کے نزدیک حقیقة اسی کی ذات پاک ہی ہے ہان ان مین بعض کام ایسے ہین جنکو کسی وجہ عالم اسباب مین اس نے کارکنان قضا و قدر و مدبران کون و فساد سے متعلق فرمایا ہے اور ملائکہ مقربین و انبیا و مرسلین و آئمہ معصومین کے ہاتھ اور زبان پر بھی ظاہر فرماتا ہے اونکو حکم اور مشیت و ارادہ اور تقدیر کے موافق وہ تعمیل کرتے ہین یا ان سے ان امور کا ظہور ہوتا ہے اسی طرح جس جس چیز مین جو اثر پیدا کیا ہے اسکے حکم و اجازت عام یا خاص سے وہ اثر اس چیز سے ظاہر ہوتا ہے جیسے دواؤن کی خاصیت اور کواکب و ستارون کی تاثیرات وغیرہ وغیرہ

از پیمبا و چیزی از زمین اشیاء و در این امور قادر و مختار و موثر حقیقی و فاعل تحقیقی نیست لهذا این همه امور فعل و گفته میشوند و از همین وجه بملائکه کرام این امور را نسبت نمیدهند که فرشتگان چنین کردند الاعجاز او معجزات و کرامات که از انبیا و اوصیا و اولیای خدا در حالت حیات و ممات سرزد میشوند افعال خدا شمار کرده میشوند این مضمون در کتب احادیث و علم عقائد بتصریح نوشته شده است و همین وجه است که صدای شجر زیتون را کلام الهی و تحریر لوح و قلم را وحی میگویند فلق البحر که از موسیٰ ع شد و شق القمر که حضرت محمد مصطفیٰ ص فرمود و رد الشمس که حضرت علی مرتضیٰ ع نمود همه معجزات شمرده میشود و در قلعت باب خیبر بقوة ربانیه لا بقوت جسمانیه بجانب همین نکته اشاره است قبض روح بر دست ملک الموت میشود و لکن قابض ارواح خود خالق ارواح است الله یتوفی الانفس حین موتها پس عیسیٰ روح الله محض قائل قم باذن الله بوده است زنده کردن فعل همان حی قیوم است یحیی و یمیت پس برای چنین مطالب حضرات معصومین را خواندن یا از ذریت طاهره یا شهدای کرام استعانت کردن یا علی مدد و یا حضرت عباس ع درکنی

مگر ان میں کوئی شخص اور کوئی چیز ان امور میں قادر مختار اور موثر حقیقی اور فاعل تحقیقی نہیں ہے لہذا یہ سب کام حق کے فعل کہلاتے ہیں اسیواسطے ملائکہ کرام سے ان امور کو نسبت نہیں دیتے کہ فرشتوں نے ایسا کیا الا اعجازاً اور معجزات اور کرامات کو جو انبیا اور اوصیا و اولیاء خدا سے حالت حیات و ممات میں سرزد ہوتے ہیں خدا کے افعال شمار کرتے ہیں یہ مضمون کتب احادیث اور علم عقائد میں مصرح لکھا ہے یہی بنا ہے کہ شجر زیتون کی آواز کلام الٰہی اور تحریر لوح و قلم وحی کہلاتی ہے موسیٰ کا شق البحر اور محمد مصطفیٰ کا شق القمر علی مرتضیٰ کا رد الشمس سب معجزے گنے جاتے ہیں قلعت باب الخیبر بقوة ربانیة لا بقوة جسمانیة اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے قبض روح ملک الموت کے ہاتھ پر ہوتا ہے پر قابض ارواح خود خالق ارواح ہے اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِھَا پس عیسیٰ روح اللہ محض قم باذن اللہ کے قائل تھے زندہ کرنا اُسی حی القیوم کا کام ہے یحیی و یمیت پس ان مطالب کے واسطے حضرات معصومین ع کو پکارنا یا ذریۃ طاہرہ اور شہدائے کرام سے استعانت کرنا یا علی مدد یا حضرت عباس ع ادرکنی

سید محمد مرتضیٰ در طے رد این کلام در ارغام صفحہ ۲ میگوید لیکن چونکہ آئمہ علیہم السلام نائب خاص خدا هستند و در وقع این امور بوقت ارادہ خود قادر و توانا می باشند پس از جهت آنحضرات را بر حضرت عباس بهر حال اولویت است رنجانیز فساد اعتقاد او بر ارباب فهم و بصیرت ظاهر است زیرا که این عبارت صریح در آن است که آئمہ علیہم السلام نیابت خدا در خلق و رزق و احیاء و امات وغیرہا نیز میفرمایند و همین اعتقاد مفوضه و غلاة و شیخیه میباشد. و آئمہ معصومین صلوات اللہ علیہم از این نوع اشخاص تبری جسته اند مجلسی رح در جلد هفتم بحار از عبد اللہ بن مسکان روایت نموده قال دخل حجر بن زائدة و عامر بن جذاعة الازدی علی ابی عبد اللہ ع فقالا له جعلنا فداك ان المفضل بن عمر یقول انكم تقدرون ارزاق العباد فقال ما یقدر ارزاقنا الا اللہ ولقد احتجت الی طعام لعیالی فضاق صدری وابلغت الی الفكرة فی ذلك حتی احرزت قوتهم فعند ذلك طابت نفسی لعنه اللہ وبرئ منه قالا افنلعنه ونتبرأ منه قال نعم فلعناه وبرئنا منه برئ اللہ و رسوله منه و ازین گونه اخبار بحد تواتر اند

له گو کلام زیتون ہی سے قائم تھا مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ زیتون متکلم تھا بلکہ خدا کو متکلم جانتے ہیں اگر یہ کہا جائے کہ پھر ہماری بول چال کیوں خدا کی گفتگو نہیں قرار دی جاتی اوسی کی قدرت سے تو ہم بھی بولتے ہیں تو جواب دیا جائیگا کہ بہت بڑا فرق ہے ہم میں آلہ کلام بظاہر موجود ہے اسلیئے عرف ہمارا کلام سمجھتی ہے اور زیتون میں تو فقط قدرت ہی قدرت تھی اور مدار عرف پر ہے ۱۲

گفتن عہ دو دادا و مراد کرو شادیا علی ٭ تم پاس اب مین
لایا ہون فریاد یا علی عہ ٭ وغیرہ از الفاظ کہ در اکثر مناقب و
مناجاتہا مندرج اند نوشتن و خواندن آن چگونہ است
جائز است و اگر جائز است بکدام قصد و بچہ اعتبار و
طریقہ شائعہ سلف صالحین و سیرت جاریۂ علما و صلحا
و اصحاب رسول و اتباع آئمہ درین بارہ چیست این
امر البتہ قابل توضیح و تشریح و لائق بیان و توضیح است
لہذا عاصی در انذار الناذرین بیان باقی وجوہ صدر را
غیر ضروری دانستہ غض بصر نمودم کہ عیان را چہ بیان
فقط ازین امر بحث کردم و درین امر ہم محض استشفا و
استرزاق و استیلاد و استخلاق و استعطاف را مبحوث
عنہ قرار دادم و درین امور خمسہ یعنی افعال خدا
استعانت کردن را بر پنج شکل منقسم ساختم شکل اول
اینکہ آنحضرات را معین حقیقی و شافی و رازق و مالک
و خالق دانستہ بخوانند و قاضی الحاجات انگاشتہ مراد
طلبد این غلو و شرک است بلکہ کفر صریح است و در آیہ لا تدع
مع اللہ الٰہا آخر از ہمین امر نہی و ممانعت است
و در مذمت ہمین امر اکثر آیات قرآن وارد است و احادیث
را حدی نداند ولیکن میدانم کہ کسی از مومنین و مسلمانان
حتی جہلا نیز باین قصد ندا نمی نمایند ذکر صوفیہ حلولیہ و
غالیہ لا ابالیہ نیست والعوام کالانعام بل ہم
اضل سبیلا شکل دوم اینست کہ مالک مستقل
نداند بلکہ کارندۂ قضا و قدر و مختار کارخانہ تقدیر
قرار دہد چنانکہ مختار عام پادشاہ وزیر میباشد سپاہ کند

کہنا کہ دو دادا اور مراد کرو شادیا علی ٭ تم پاس اب مین
لایا ہون فریاد یا علی عہ ٭ وغیرہ الفاظ جو اکثر مناقب اور
مناجاتون مین درج ہین لکہنا پڑہنا کیسا ہے جائز ہے [illegible]
اور جائز ہے تو کس قصد سے کیا سمجہ کر کہے اور طریقہ
شائعہ سلف صالح اور سیرت جاریۂ علما و صلحا
و اصحاب رسول و اتباع ائمہ علیہم السلام اس بارہ مین
کیا ہے یہ امر بے شبہہ قابل توضیح و تشریح اور لائق
بیان و ایضاح ہے لہذا عاصی نے انذار الناذرین مین باقی
وجوہ صدر کے بیان کو غیر ضروری جانکر غض بصر کیا کہ عیان را
چہ بیان فقط اسی امر سے بحث کی بلکہ انہین بہی استشفا
و استرزاق و استیلاد و استخلاق و استعطاف کو مبحوث عنہ قرار
دیا اور ان امور خمسہ مین یعنے افعال خدا مین
استعانت کرنے کو پانچ شکل پر منقسم کیا پہلی شکل
یہ ہے کہ معین حقیقی اور شافی و رازق و مالک
و خالق جانکر پکارے قاضی الحاجات سمجہ کر مراد مانگے
یہ تو غلو اور شرک ہے بلکہ کفر صریح ہے لا تدع
مع اللہ الٰہا آخر مین اسی کی نہی اور ممانعت ہے
اسی کی مذمت مین اکثر آیات قرآن وارد ہین اور احادیث
کی تو حد نہین لیکن مین جانتا ہون کہ کوئی جاہل سا جاہل
بہی مومن مسلمان اس قصد سے شاید نہ پکارتا ہو گا صوفیہ
حلولیہ و غالیہ کا ذکر نہین والعوام کالانعام بل ہم
اضل سبیلا دوسری شکل یہ ہے کہ مالک مستقل
نہ سمجہے بلکہ کارندۂ قضا و قدر اور مختار کارخانۂ تقدیر
قرار دے جیسے بادشاہ کا مختار عام وزیر ہوتا ہے سپاہ کرے

سلہ چونکہ عوام ہند در مقام ندو سوال ہمین چیزہا از حضرات آئمہ میخواہند
و میگویند کہ اگر غفار روزی بدہید شفا بدہید برای شما مثلا روضہ
خوانی میکنم و مقصود اصلی توجیہ ہمین کلام شان ہست برای
دفع ایراد مخالفین ۱۲

سلہ باین طور کہ از غیر خدا بگوید کہ غفار بکنید مثلا روزی بدہید
یا شفا بدہید چنانچہ در میان عوام اہل ہند سند اول است سلہ پس خلاف انصاف است کہ بنقل عوام شیعہ اعتراض بر اصل مذہب بجہ دہ شود ۱۲

سلہ استعانت سے نہین ممانعت کی گئی بلکہ فقط ان امور خمسہ
مین جو کہ خدا کی فعل ہین طریقہ استعانت کا تعلیم دیا گیا ہے ۱۲ رر

سلہ اسکے شرک ہونے مین کسے تامل ہو سکتا ہے مگر مولوی محمد نقطہ
کو شاید تامل ہو اور انکا یہی عقیدہ ہے کیونکہ اگر یہ نہوتا تو دیر
کیون کر پاندہتے ۱۲ رر

یا سفید نامش تفویض است و صاحب این عقیده را
مفوضه میگویند آنانکه غالیان را برادر کوچک اند و در
احادیث این اعتقاد را شرک و مفوضه را مشرک فرموده
و مار آستین قرار داده اند و خطبة البیان سلہ را علمای شیعه
معتبر نمیدانند و کلام امیر المومنین ع نمی پندارند کلام یکے
از غلاة یا مفوضه است یا کسی از صوفیه حلولیه تصنیف
و تالیف نموده است بہر حال ضعیف است و در مناقب
مرتضوی نقل شدن آن بر ما حجت نیست لَا لَنَا وَلَا
عَلَيْنَا البته ما بر اہل سنت احتجاج میتوانیم کرد که ملای
صالح ایشان نقل کرده است نزد ما این تفویض است
و در ہمین قسم داخل است آئمه معصومین را واسطه و وسیله
افعال خدا دانستن یعنی چنانکه قلم واسطه و وسیله و آله
نوشتن است ہمین طور حضرات آئمه در خلق و رزق و
شفا و غیره از افعال خدا آله و وسیله و واسطه یعنے
علت متوسط اند این مقوله غیر معقوله عقیده نکوہیده
فرقه رشتیه است ایجاد بے بنیاد کاظم رشتی است از
فلسفه در آورده است سید العلما طاب ثراه بر او
بسیار رد و قدح فرموده است آری آنحضرات واسطه
وسیله فیضان رحمت خدا اند یعنی بصدقه و طفیل ایشان
ہمه امور دین و دنیای ما درست میشوند ورنه ما قابل
این کجا بودیم و لیکن این امر دیگر است این واسطه را
از آن واسطه ہیچ واسطه نیست بواسطه این واسطه

یا سفید اس کا نام تفویض سلہ ہے اور اس عقیدہ والے کو
مفوضہ کہتے ہین جو غالیون کے چھوٹے بھائی ہین
احادیث مین اس اعتقاد کو شرک اور مفوضہ کو مشرک فرمایا
ہے اور مار آستین قرار دیا ہے اور خطبة البیان کو علماء شیعہ
معتبر نہین جانتے اُسکو کلام امیر المومنین نہین مانتے
کسی غالی یا مفوضہ کا کلام ہے یا کسی صوفیہ حلولیہ کی
تصنیف و تالیف ہے بہر حال ضعیف ہے مناقب مرتضوی
مین نقل ہونا ہمپر حجت نہین لَا لَنَا وَلَا عَلَيْنَا
البتہ اہلسنت پر ہم اُس سے استدلال کر سکتے ہین
کہ اُنکے ملا صالح نے نقل کیا ہے ہمارے نزدیک یہ تفویض
ہے اور اسی قسم مین داخل ہے آئمہ معصومین کو واسطہ
اور وسیلہ افعال خدا کا سمجھنا یعنی جیسے قلم لکھنے کا واسطہ
وسیلہ اور آلہ ہے اسی طرح آئمہ حضرات خلق و رزق و
شفا وغیرہ افعال خدا مین خدا کے آلہ اور وسیلہ اور واسطہ
یعنی علة متوسطہ ہین یہ مقولہ غیر معقولہ فرقہ رشتیہ کا
عقیدہ نکوہیدہ ہے کاظم رشتی کا ایجاد بے بنیاد ہے
فلسفہ سے نکالا ہے سید العلما نے اسپر بہت رد و
قدح کیا ہے ہاں سلہ وہ حضرات فیضان رحمت خدا کا
واسطہ اور وسیلہ ہین یعنی اُنہین کے صدقہ اور طفیل
سے دین دنیا کے کام بنے اور بنتے ہین ورنہ ہم اس قابل
کہاں تھے لیکن یہ اور امر ہے اس واسطے کو اُس
واسطہ سے کچھ واسطہ نہین اس سلہ واسطہ کے واسطے

سلہ مجلسی علیہ الرحمۃ در مراۃ العقول شرح اصول کافی بتصریح
فرموده است که خطبة البیان در کتب علمای ما نیست بلکه در کتب
غلاة یافت میشود و در جامع الشتات صاحب قوانین نیز موافق
مجلسی فرموده ۱۲ رر

سلہ تفویض علمای امامیہ کے نزدیک باطل اور مثل شرک
ہے اور مفوضہ بحکم خبر ملعون و مردود ہین یہ تو نہین مین کہتا کہ
محمد مرتضی جونپوری مفوضہ سے ہین مگر یہ ضرور ہے کہ عقائد مفوضہ
کے جابجا اپنی کتابون مین قائل ہو گئے ہین شائد بے سمجھے بوجھے کہدیا ۱۲

سلہ شاید اس عبارت کو محمد مرتضی نے نہین دیکھا نہین تو مفت کا الزام خواجہ صاحب پر ندیتے ذرا تمہین غور کرو کہ خواجہ صاحب نے آئمہ کی
اوسی علت متوسط ہونیکا تو انکار کیا ہے کہ جسکا انکار کل علما کرتے ہین وسیلہ اور شفاعت کا تو نہین انکار کیا جیسا کہ محمد مرتضی نے الزام ناحق دیا ہے
سلہ محصل دوسری شکل کا یہ ہوا کہ نہ تو خلق و رزق وغیرہ مین آئمہ کیطرف تفویض کیے گئے اور نہ اونکو مثل قلم وغیرہ کی آلہ اور علت متوسطہ
اون کامون مین سمجھنا چاہیے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ اونکی برکت و یمن سے ہمین خدا رزق وغیرہ دیتا ہے بلکہ کل دنیا اور دین کے کام ہمارے

بیواسطہ در عوام چوچو افتادہ است شکل سوم اینکہ
فاعل و کنندہ این کارہا خدا را بدانند مگر افعال خدا را
تابع مشیت و خواہش آئمہ معصومین بگردانند و چنین
بفہمند کہ کلیۃً و حکماً و حتماً آنچہ آنحضرات میخواہند خدا
میکند این ہم سخن بی قاعدہ است وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ آیا نعوذ باللّٰہ خدا ہیش دست آنحضرات
است نفی این ہم صراحۃً و کنایۃً جابجا در قرآن مذکور است
و در احادیث مزبور است خود حضرات آئمہ از این انکار
فرمودہ اند و قصہ سورۂ کہف یعنی انسداد وحی تا
ہفدہ روز بہ نگفتن انشاء اللّٰہ تعالیٰ ظاہر است و
بے ثمر شدن استغفار ابراہیمؑ وغیرہ نمونہ این موجود
است لاریب این ہم قسمی از غلو است بلکہ انکار خدائے
خدا است نبی و ولی ہمہ تابع خدا اند خدا تابع و فرمانبردار
کسی نیست بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ

۱؎ چونکہ در انذار الناقرین واسطہ بہمین معنی ذکر شدہ بود لہٰذا در
عوام شیعہ بسبب استعمال این لفظ چوچو افتاد بخیال اینکہ مقصود
مؤلف اینست کہ باید آئمہ را واسطہ و شفعاء خود در دعا و قضای
حوائج قرار داد ۱۲ منہ ۲؎ سید محمد مرتضی در تفضیح الساترین در
صفحہ ۲۴ این عبارت را تا قول مؤلف خدا تابع و فرمانبردار کسی
نیست ذکر نمودہ است و در اثبات اینکہ خواجہ صاحب مستجاب الدعوۃ
و مقبول الشفاعۃ بودن آئمہ علیہم السلام را انکار می نماید و براہ خیانت
بتوہم ترویج کسادی خود چند سطر ذیل از عبارت را انداختہ و از وسط عبارت
یک تکہ آن را کہ او در احادیث مزبور است خود آئمہ علیہم السلام این
انکار فرمودہ اند میباشد بغرض اشتباہ کاری ذکر نمودہ و نیز ہمین
عبارت را در صفحہ ۲۰ در اثبات ہمین دعوی پیش نمودہ است تا در نظر
عوام تکثیر شواہد بنماید ۱۲ ۳؎ محمد مرتضی در رد این فرمایش خواجہ صاحب
در صفحہ ۳۰ ارغام الماکرین مینویسد بلکہ انکار این مطلب کفر است و
حالانکہ ہمہ اہل حق منکر این عقیدۂ فاسدہ میباشند و خدا را پیش دست
آنحضرات تابع و فرمانبردار نمی دانند و معتقد این عقیدۂ فاسدہ را
غالی و نجس میدانند ۱۲

بیواسطہ عوام مین خرخشہ رہے تیسری شکل یہ
کہ فاعل اور کرنے والا ان کامون کا خدا کو جانے
افعال خدا کو آئمہ معصومین کی مشیت اور خواہش
تابع مانے اور یہ سمجھے کہ کلیۃً اور حکماً و حتماً جو وہ چاہی
خدا کردیگا یہ بھی بیقاعدہ بات ہے وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِ
اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ کیا نعوذ باللّٰہ خدا انکا کارندہ ہی
نفی بھی صراحۃً اور کنایۃً جابجا قرآن مین مذکور ہی حدیثو
مین مزبور ہے خود آئمہ علیہم السلام نے اس سے ا
کیا ہے سورۂ کہف کا قصہ یعنی وحی کا سترہ دن تک
انشاء اللّٰہ نہ کہنے پر بند رہنا ظاہر ہے اور ابراہیم
علیہ السلام کے استغفار کا بیکار جانا وغیرہ اسکے نمو
موجود ہین لاریب یہ بھی اک قسم کا غلو بلکہ خدا
خدائی کا انکار ہے نبی و ولی سب تابع خدا ہین خد
تابعدار اور فرمانبردار نہین بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۹ - اونہین کے صدقہ مین
کا اس کہنے پر کیون خواجہ صاحب بُرے سمجھے جاتے ہین کیا کسی شیعہ کا
اسکے کچھ اور اعتقاد ہو کیا شیعہ مفوضہ اور غلاۃ اور شیخیہ کو اچھا سمجھ
ہین جو اونکی راہ اپنی راہ چھوڑ کر چلنا پسند کرتے ہین ۱۲ منہ
۱؎ اسلیے کہ ہمارے یہان افعال خدا کا تابع مشیت آئمہ علیہم السّ
ہونا ثابت نہین بلکہ آئمہ کا فعل و قول تابع مشیت خدا ہوتا ہے اور
روایتین کہ اس باب مین وارد ہوے ہین وہ سب غلاۃ وضعو
لعنہم اللّٰہ کے ہین ہمین اونسے کیا علاقہ ہم تو اونکے قول پر اعتبار نہی
کر سکتے جلد ہفتم بحار مین مجلسی علیہ الرحمۃ نے اسکو ذکر فرمایا ہے۔ البتہ محمد مرتض
نے الکلام الحسن مین ایسی ایسی روایتین بہت سی ذکر کین ہین ۱۲ ر
۲؎ سرکار شیخ عبد اللّٰہ نجفی مازندرانی مدظلہ نے تسدید عقیدہ خو
صاحب مین اس مقام پر فرمایا ہے کہ آئمہؑ کی تعریف مین کوئی عبارت جا
و رائع اس سے بہتر نہین ہو سکتی فی الحقیقت اہل معرفت کے نزدیک
یہی ہے کیونکہ کمال اطاعت و معرفت اسی کا نام ہے کہ مولیٰ کی مر
سے نہ ایک قدم آگے بڑھائے نہ گھٹائے مگر مولوی محمد مرتضی ان
باتون کو توہین سمجھتے ہین ۱۲ ر

وهم بامره یعملون ارشاد بدایت بنیاد ہمان حضرات است آری[1] این امر مسلم و درست است که خدا اکثر و بیشتر

وَهُمْ بِاَمْرِهٖ یَعْمَلُوْنَ انہین حضرات کا ارشاد ہدایت بنیاد ہے ہان[1] یہ امر مسلم اور درست ہے کہ خدا اکثر و بیشتر

لہ سید محمد مرتضی جونپوری در تفضیح السارقین در صفحہ ۲۶ - این عبارت را نیز تا قول مؤلف ایجاذ کر شفاعت نیست شاہد براین گرفتہ است کہ مؤلف این رسالہ انبیاء و آئمہ را مستجاب الدعوۃ ومقبول الشفاعۃ میداند واز راہ خیانت تتمہ عبارت را کہ استشفاع درست وبجا است چنانچہ ذکرش می آید چونکہ مبطل دعوای او بود ذکر ننمود فاعتبروا یا اولی الابصار ۱۲

لہ قولہ ہان یہ امر مسلم اور درست ہے کہ خدا اکثر و بیشتر دعا و التجا اونکی قبول کرتا ہے مگر خدا پر کسیکی حکومت نہین الخ۔

چونکہ شکل سوم سے اس مقام تک یہ امر ثابت کیا گیا کہ افعال خدا تابع مشیت آئمہ علیہم السلام نہین ہوسکتے بلکہ وہ حضرات البتہ اوسکی مشیت کے تابع اور بدون اوسکی مرضی کے کچھ نہین کرتے تو اس سے یہ خیال ہوا کہ شائد کوئی شخص یہ سمجھے کہ جب حضرات آئمہ اس درجہ پابند مشیت ہین تو پھر اونسے شفاعت طلب کرنا عبث ہے پس اس سوال مقدر کا جواب دیا گیا کہ جہان یہ امر مسلم ہے کہ آئمہ پابند مشیت خدا ہین وہان یہ بھی مسلم ہے کہ خدا کی بارگاہ مین اونکی بڑی سماعت ہوتی ہے اور دعائین اونکی جو کہ بکثرت نہین مقبول ہوین جنکی وجہ سے مستجاب الدعوت ہونا اونکا معلوم ہوا پھر اونسے التجا کرنے مین کیا مضائقہ ہے پابندی مشیت کچھ منافی استجابت دعوت کے نہین اسی مطلب کو خواجہ صاحب نے اس طرح پر بیان کیا کہ جس سے اس اعتقاد سخیف یعنی افعال خدا کا آئمہ معصومین کی مشیت کے تابع سمجھنے کا منشا بھی ظاہر ہوگیا اور اوسکی اجمالاً رد بھی ہوگئی استجابت دعا اور عدم استجابت کا تو یہان محل وموقع بھی نہ تھا کہ کہا جائے کہ خواجہ صاحب اوسکی تحقیق کر رہے ہون اور معاذ اللہ عدم استجابت دعا کے قائل ہون اب ہم اوس اعتقاد سخیف کے منشاء کو بھی بیان کرتے ہین جو کہ بخوبی غور کرنے سے خواجہ صاحب کی اوس عبارت کے اخیر فقرہ سے ظاہر ہوتا ہے قاعدہ ہے کہ جب لوگ کسیکو کسیکی راے کے موافق دیکھتے ہین مثلاً بادشاہ کو یہ دیکھتے ہین کہ جب وزیر نے کسی بات کو اوس سے کہا تو فوراً اوسنے کردیا تو اونکو یہ خیال ہوتا ہے کہ بادشاہ کے افعال وزیر کی مشیت اور ارادہ کے تابع ہوا کرتے ہین اور بادشاہ کو یہ سمجھتے ہین کہ وزیر کی مٹھی مین ہے مگر یہ بات ایک دو یا دس بیس یا سو پچاس مرتبہ مین نہین حاصل ہوتی جب تک کہ عادت اور سرشت مین بادشاہ کی متابعت نہین داخل ہوجاتے یہ نسبت اوسکے یہ خیال نہین کیا جاسکتا اور یہ امر عرفی ہے قابل انکار نہین یہی حال آئمہ علیہم السلام کا تھا کہ ازبسکہ لوگون نے دیکھا اور سُنا کہ جب کسی چیز کو چاہا اور مسئلت کی تو فوراً وہ ہوگئی تو بکثرت دعائین اونکی قبول ہونے سے اونکو یہ شبہہ ہوا کہ افعال خدا تابع اون حضرات کی مشیت کے ہوتے ہین اسی کو خواجہ صاحب نے بیان کیا کہ آئمہ علیہم السلام کی بکثرت دعائین مقبول ہونا دلیل اسپر نہین کہ افعال خدا اونکی مشیت کے تابع ہین بلکہ محض تشریفاً قبول ہوتے ہین ورنہ خدا پر کسی کی حکومت نہین - نتیجہ کلام یہ ہوا کہ وہ مقدار استجابت دعا جو کہ منشا اس عقیدہ سخیفہ کا ہوسکے وہ بھی اکثر و بیشتر ہے اور اوسیکا لوگون کو علم بھی ممکن ہوا ورنہ کل دعاون کا اونحضرات کے تو کسیکو حال بھی معلوم نہ ہوسکتا تھا سیکڑون اور ہزارون دعائین فیما بینہم و بین اللہ ہوتے نہین اور کسی کو اونکی خبر بھی نہ ہوتی تھی پھر وہ کیونکر اس عقیدہ سخیفہ کا منشا ہوسکتے نہین کہ خواجہ صاحب بجاے اکثر و بیشتر کے کل کہتے خواجہ صاحب تو فقط منشا کو قول یہ تبعیت کے بیان کرتے ہین - بہرحال اب ہم عبارت سے بھی خواجہ صاحب کی اس مطلب کو واضح کر دیتے ہین) ہان یہ امر مسلم اور درست ہے کہ خدا اکثر و بیشتر اونکی دعا و التجا قبول کرتا ہے - ہان یہ استدراک ہو کلام سابق سے یعنے ہمارے کلام سابق سے عدم استجابت نہ سمجھنا چاہیے کیونکہ یہ امر مسلم ہے کہ خدا اکثر و بیشتر دعا و التجا اونکی لفظ بیشتر کا استعمال جو کہ معنے لفظ اکثر سے اشمل ہے اور اوسکے بعد دعا و التجا کا ذکر کرنا صریح اسمین ہے کہ مراد اکثر و بیشتر سے

دعاوالتجای آئمہ را قبول سیکنند مگر خدا حکومت کسی نیست یفعل اللہ مایشاء ویحکم مایرید و اگر از مشیت شفاعت مراد باشد پس اول این توجیہ خلاف ظاہر عبارت است دوم اینکہ شفاعت ہم منشا یافتہ می شود من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ در قرآن آمدہ است سوم اینکہ ابجاد ذکر شفاعت مشیت استشفاع درست و بجاست چنانچہ ذکرش می آید شکل چہارم اینکہ نہ مثل غلاۃ مالک و مستقل دانستہ ندا کنند و نہ مانند مفوضہ مختار عام و دارو غہ انگاشتہ و نہ مطاع الامر والمشیت دانستہ و نہ آلہ و واسطہ و وسیلۂ افعال خدا اقرار دہد بلکہ چنان قصد کنند کہ از خدا عرض کردہ موافق اجازت و حکم او خود بکنند باذن خدا حاجت بر آرند مثلاً باجازت او شفا دہند بمیرانند زندہ کنند پس کیفیتش اینست کہ در افعال خاصہ کہ خدا بدست قدرت خود می کند واز کن فیکون میشوند چنین خواہش

اُنکی دعاوالتجا کو قبول کرتا ہے مگر خدا پر کسی کی حکو[مت] نہین یَفعَلُ اللہُ مَا یَشَآءُ وَیَحکُمُ مَا یُرِیدُ اور ا[گر] مشیت سے شفاعت مراد ہے تو اول تو یہ توجیہ [ظاہر] عبارت کے خلاف ہے دوسرے یہ کہ شفاعت بھی [منشا] پاکر ہوتی ہو وَمَن یَشفَعُ عِندَہٗ اِلَّا بِاِذنِہٖ قرآ[ن] مین آیا ہے تیسرے شفاعت کا بیان ذکر نہین [...] استشفاع درست اور بجا ہے چنانچہ ذکر اُسکا آیند[ہ آئیگا] چوتھی شکل یہ ہے کہ نہ غالیون کی طرح مالک و مستقل سمجھ[کر] پکارین نہ مفوضہ کے مانند مختار عام اور دارو غہ جانی[ن] اور نہ مطاع الامر والمشیت سمجھین نہ آلہ و واسطہ و و[سیلہ] افعال خدا کا قرار دین بلکہ یہ قصد کرین کہ خدا سے عر[ض] کرکے اُسکی اجازت اور حکم کے موافق کردین باذن خ[دا] حاجت بر لائین مثلاً اُسکی اجازت سے شفا دین مار[ین] جلائین سو اسکی کیفیت یہ ہے کہ افعال خاصہ مین جنکو [خدا] خاص اپنے دست قدرت سے کرتا ہے کن فیکون ہوتے [...]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۱ - بیان حال دعاوالتجا ہے یعنے وہ دعائین جو کہ بکثرت ہوتین اور متعلق قبول سے نہین اگر قبول سے متعل[ق] ہوتا تو حق عبارت کا یہ تھا کہ اس طرح کہی جاتی کہ خدا اونکی دعاوالتجا اکثر و بیشتر قبول کرتا ہے پس ہم صریح عبارت لا اقل ظاہر کو چھوڑکر مرجوح کو کیون اختیار کرین کہ خواجہ صاحب پر اعتراض لازم آئے یہ تو اپنے ہی فہم کا قصور اور سوء ظن ہو نہین اس کا منشا ہے - اور لبظاہر اس امر کے کہ جہان کثرت محض بیان واقع کے لیے مذکور ہوتی ہے اور مفہوم وصف معتبر نہین ہوتا بکثرت ہین قال اللہ تعالیٰ افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا یعنے کیون قرآن میں تدبر نہین کرتے اگر خدا کی کتاب نہوتی تو بہت سا اختلاف اوسمین ہوتا اگر مفہوم وصف ہو تو یہی ہوگا کہ اب چونکہ کتاب خدا ہے اسلیے اختلاف کثیر تو نہین مگر تہوڑا سا اختلاف ہے اسیطرح وفضلناہم علی کثیر ممن خلقنا اور قالوا یاشعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول وغیرہ ہے کہ ان سب مین لفظ کثیر کا کچھ مفہوم نہین محض بیان واقع کے لیے مذکور ہوا ہے قال اللہ تعالیٰ لا تشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا یعنے میری آیتونکو بدلی مت ڈالو مثل قلیل پر کیا کوئی بھی اسکا یہ مطلب سمجھ سکتا ہے کہ اگر ثمن کثیر پر بدل دین تو کچھ مضائقہ نہین - علی ہذا القیاس عرب کا قول ہے اعطیتہ الکثیر من مالی وبذلت لہ العریض من جاہی یعنے مال کثیر اور بڑے آبرو اوسکو مین نے دیا تو کیا اوسکا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ مال قلیل اور عرض تصیر کے دینے مین قائل کو مضائقہ ہوتا ہے الی غیر ذلک من النظائر ۱۲ --

[۱] یعنی اثر آن دعا را بلا تاخیر معتقد بود خارج ظاہر میشر باید اگرچہ ہمہ دعاہاے آن بزرگواران مستجاب میشود اگرچہ در ظہور اثر تاخیر معتقد بہ نیز [...] واین منافات ندارد با مستجاب الدعوۃ بودن آن بزرگواران چنانچہ سید محمد مرتضی وامثال او از سخنہا فہمیدہ اند و مشہور نمودہ اند کہ خواجہ صاحب ائمہ معصومین را مستجاب الدعوۃ نمیدانند ۱۲

[۲] از قول خود یا حضرت ولادت بہید روزی بدہید مثلاً ۱۲

[۱] شفاعت اور ہے اور مشیت اور ہے ان دونون مین بڑا فرق [...]

[۲] دیکھو خواجہ صاحب فرماتے ہین کہ ائمہ کو شفیع قرار دینا درست ہے اور بجا ہے

کردن وچنان دانسته خواستن از روی محال لایست
کار واجب را از ممکن گرفتن از عقل بعید است عــه وهم خلاف
نقل است عــه نه ایشان سوال خواهند کرد و نه خدا قبول خواهد
کرد باقی در آن اسباب و افعال که مخصوص بخودش نیست بلکه
آنرا بواسطه هم می کند از دست و زبان دیگری نیز می گیرد این
نوع مدد خواستن امر ممکن است طلب محال نیست و اذن
هم می توان شد و مدد کردن ممکن است بلکه واقع هم میشود
لیکن چونکه این کار کار خدا است از او عرض و معروض
کردن و دعا کردن مناسب و بجا است عــه خواه خدا بدست
قدرت عــه خود بکند خواه از انبیا و اولیا بگیرد یا از ملائکه
و جن و انس وغیره مگر و ما التجا کردن و سوال نمودن از
آنحضرات عــه ضرورت تاویل می افتد و تاویلی ممکن نیست
سوای اینکه قصد سبب کند مظهر العجائب بداند مظهر العجائب
نه انگارند سے پس مظهر صفات خدا اند نی خدا + از حق
جدا نیند و نه عین او بودند پس قول قائل سے یا مرے درد کی دوا بھیجو +
یا مجھے کربلا بلا بھیجو + یا ویرہ ومراد و الغوث + یا مرا کربلا بطلب

کرنا اور یہ سمجھ کر پکارنا آرزو سے محال ہے واجب کا کام
ممکن سے لینا عقل سے بعید ہے اور نقل کے بھی خلاف
ہے نہ وہ سوال کرینگے اور نہ خدا قبول کریگا باقی اُن
اسباب و افعال مین جو خاص خدا کے کرنے کے نہین
بلکہ خدا اُنکو بواسطہ بھی کرتا کراتا ہے دوسرے کے ہاتھ اور
زبان سے لیتا ہے اُس طرح کی مدد چاہنا امر ممکن ہے
طلب محال نہین اور اذن بھی ہو سکتا ہے اور مدد کرنا بھی
ممکن ہے بلکہ واقع بھی ہوتی ہے لیکن چونکہ یہ کام خدا
کے کام ہین اُسی سے عرض و معروض کرنا دعا مانگنا تو
راہ کی بات ہے چاہے خدا اپنے دست قدرت سے
کر دے چاہے اپنے اولیا انبیا سے کرا دے یا ملائک
یا جن و انس وغیرہ سے مگر اُن حضرات سے التجا کرین
تاویل کی ضرورت ہوگی تو کچھ بن نہین پڑتا سبب کا قصد
کرین مظہر العجائب سمجھین مظہر العجائب نہ جانین سے مظہر ہین
وہ صفات خدا کے خدا نہین + اُس سے جدا ہین لیکن جدا نہین
پس قول قائل ۔ یا مرے درد کی دوا بھیجو + یا مجھے کربلا بلا بھیجو

عــه محمد مرتضی در رد این کلام در صفحه ۵۰ از غام الماکرین می نویسد که این خلاف عقل گمراه است انتهی و حالانکه اعتقاد همه اهل حق
همین است و معتقد خلافش را یعنی کسی که قائل باشد باینکه افعال مختصه خدا که بمجرد اراده آن قادر متعال متکون میشوند در حیز قدرت اختیار
آئمه اطهار میباشند کافر و خارج از مذهب اسلام میدانند این میخواهد که بجرفهای خوش کن عوام شیعه را گمراه بنماید ۱۲

عــه محمد مرتضی در رد این میگوید علی لعنة الله علی الکاذبین و مرادش این است که موافق نقل است و جواب خودش را خود دس گفته است ۱۲

سلــه سید محمد مرتضی بواسطه زعمی که در اعتقاد دارد در رد این کلام در ارغام مینویسد که خدا افعال مختصه خود را از دست و زبان آئمه معصومین
گرفت و میگیرد و همیشه خواهد گرفت و این نص است در اینکه این معتقد است باینکه آئمه معصومین علت متوسطه آنها از برای خدا میباشند در صدور
افعال او ۱۲ عــه محمد مرتضی در رد این کلام در ارغام مینویسد که باعتقاد اینکه آئمه نواب خدا هستند اگر از آنحضرات آنچیزها را سوال بنمائیم
بی راهه نرفته ایم انتهی این کلام او نیز دال بر فساد اعتقاد او است ۱۲ عــه محمد مرتضی در ارغام در رد این کلام مینویسد که ید الله که مراد
از او دست قدرت خدا میباشد ماول بآن حضرات است خدا بدون اینکه این حضرات را وسیله و سبب قرار دهد بهیچکس هیچ چیز نمیدهد
انتهی و فساد این اعتقاد بر اهل رشاد مخفی نیست و ممکن نیست که تفصی نماید باینکه مرادم این است که تا ما بآنحضرات متوسل نشویم خدا
چیزی نمی دهد زیرا که این تاویل او اولاً منافات دارد باینکه ید قدرت ماول بآن حضرات است زیرا که ظاهرش اینست که چنانچه ید از برای
ما واسطه است در صدور افعال همچنان آنحضرات واسطه خدا می باشند در صدور افعال او و ثانیاً قول او که بدون وسیله و سبب
گردانیدن آنحضرات هیچ کس را هیچ چیز خدا نمی دهد نص است در آنکه گفتیم چه اکثر مخلوق حضرات آئمه معصومین را نمی شناسند بلکه اظهار
عداوت آن بزرگواران می نمایند و با این حال خدا مال و جاه و اولاد و سلطنت دنیویه بآنها داده است ۱۲

اگر شافی حقیقی و درمان واقعی دانسته بگوید صحیح نیست که
شافی و رازق و مغنی و خالق و دافع البلیات بطریق حصر
خدا جابجا ذات خود را میفرماید ان الله هو الرزاق
ذو القوة المتین هو الذی یطعمنی ویسقین واذا
مرضت فهو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین؎
زبانی حضرت ابراهیم آیات قرآنی است و اقل درجه
مفادش آنست که دیگری را خالق و رازق و شافی و مغنی
حقیقةً نداند بلکه سبب پندارد چنانچه طبیب و پدر ذریعه
و سبب شفا و ولادت اند و منعم و آقا ذریعه و وسیله روزی
می باشند و در انی اخلق لکم من الطین کهیئة
الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله وابری الاکمه
والابرص واحیی الموتی باذن الله وانبئکم بما
تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم اول همان فاعلیت
مجازی مراد است بار بار باذن الله فرموده است دویم
این معجزه نمائی است و معجزه فعل خدا است ازین
چنان دانسته گفتن که باذن خدا اسباب صحت و شفا شوند
و ذریعهٔ دفع بلا کردند مضائقه ندارد اگر خدا خواست و
مصلحت دانست بشرط استدعاے آن حضرات میتوانند
که اجازت بدهد و مثل عیسیٰ روح الله علی ولی الله مظهر
این افعال و مصدر این اعمال بشوند ممکن است لکن انصافاً
این اعجاز طلبی است و اعجاز طلبی را موقع و مقام است ع هر سخن وقتی و هر نکته

حقیقی شافی سمجھکر کہے تو صحیح نہین کہ شافی و رزاق اور مغنی
و خالق و دافع البلیات جابجا حصر کے ساتھ وہ اپنی ہی ذات
پاک کو فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ
الْمَتِیْنِ اور هو الذی یطعمنی ویسقین واذا مرضت
فهو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین؎ حضرت
ابراهیم کی زبانی آیات قرآنی ہین اور اقل درجہ
مفاد اونکا یہ ہے کہ دوسرے کو حقیقی خالق و رازق اور
شافی و مغنی نہ جانے بلکہ سبب مانے جیسے طبیب اور باپ
شفا اور ولادت کا ذریعہ اور سبب ہین اور منعم اور آقا روزی کا
حیلہ اور وسیلہ اور انی اخلق لکم من الطین کهیئة
الطیر فانفخ فیه فیکون طیرًا باذن الله وابری الاکمه
والابرص واحیی الموتی باذن الله وانبئکم بما
تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم مین اول تو وہی
مجازی فاعلیت مراد ہے بار بار باذن اللّٰہ کی لفظ فرمائی
ہے دوسرے یہ معجز نمائی ہے اور معجزہ فعل خدا ہے [illegible]
یہ سمجھ کر کہنا کہ باذن خدا اسباب صحت و شفا اور ذریعہ دفع
بلا ہون مضائقہ نہین اگر خدا چاہے گا اور مصلحت جانیگا
تو بشرط اونکی استدعا کے ہوسکتا ہے کہ اجازت دے اور
مثل عیسیٰ روح اللّٰہ کے علی ولی اللّٰہ مظہر ان افعال
اور مصدر ان اعمال کے ہون ممکن ہے لیکن انصافاً
نہ یہ اعجاز طلبی ہے اور اعجاز طلبی کیلیے موقع اور مقام ہے ع ہر سخن وقتی و ہر نکتہ

سلہ محمد مرتضی در رد این کلام در ارغام صفحه ۵۸ میگوید اگر خدا قدرت خود را تفویض مخلوقی بکند پس ازین در حصر فرقی نمی تواند بیاید انتهی
و از این کلام او نیز چنانچه فساد اعتقاد او ظاهر است همچنان کمال بی فهمی او واضح و هویدا است ۱۲

سلہ در تفضیح السارقین در صفحه ۲۷ سید محمد مرتضی مذکور این عبارت را نیز تا قول مولف خلاف سیرت صالح و رواج اکابر دین است
دلیل آورده است بر اینکه مولف این رساله انبیا و آئمه را مستجاب الدعوة و مقبول الشفاعة نمیداند حالانکه این عبارت ربطے
بمدعاے او ندارد چنانچه بر ارباب فهم مخفی نیست ۱۲

سلہ محمد مرتضی در رد این کلام در ارغام صفحه ۶۱ می نویسد که مظهر بفتح که ما نیز هستیم اینها مظهر آیات بضمه هستند تا اینکه میگوید الا ما داوشان
برابر می شویم ازاین عبارت نیز قلت فهم و فساد اعتقاد او هر دو واضح است و ازین قبیل از ایرادات واهیه فاسده غیر وارده
در ارغام بسیار است و در آن مقدار یکه ذکر نمودیم برای منصف متدین کفایت است ۱۲

مکانی دارد + وثبوت[1] اجازت عامہ این قسم استعانت
بسیار دشوار است و درین شک نیست کہ خلاف
سیرت سلف صالح و رواج اکابر دین است[2] و حالانکہ
آنہا بمقامات آنحضرات نسبت بما عارف تر بودند
بلکہ در زمانہ حیات معصومین این قسم استعانت میکردند
کہ زمانہ حیات و امامت را بہر حال بر وفات و ممات
شرف است خلاصہ کلام این نوع استعانت[3] مخالف
سیرت و خلاف احتیاط است خصوصاً بالفاظ
استقلال در استعانت زیادہ دقت است اسلامی
تعلیم[4] ہمین را میخواہد کہ ہر قدر ممکن شود قول و فعل
مسلمانان از شرک و بوی شرک محفوظ باند و بمشرکین
تشبہ ہم نشود[1] صحیفہ کاملہ و جوشنین کبیر و صغیر و ادعیہ
زاد المعاد وغیرہ را باید دید اگر چشم بصیرت باشد
دعای سحر یا مفزعی کافیست و قصص و حکایات کہ در
مناقب و معجزات درج است و در مراثی اہل ہند نظم
شدہ اند از ان عقائد دین و مسائل فقہ قائم نمیتوان
شد لیکن ازاین مقصودم این نیست کہ این مضامین
غلط اند نی اگر چنین شدہ باشد عجب نیست
چہاردہ معصوم مظہر قدرت خدا اند خصوصاً پنجتن پاک

مقامی دارد + اس قسم کی استعانت کی عام اجازت
کا ثبوت بہت دشوار ہے اور اسمین تو شک ہی نہین
کہ سیرت سلف صالح اور رواج اکابر دین کے خلاف
ہے حالانکہ وہ لوگ اُن حضرات کے مقامات سے ہماری
نسبت اعرف تر ہین بلکہ زمانہ حیات معصوم مین معصومین
سے اس قسم کی استعانت کرتے کہ حیات[1] اور امامت
کے زمانہ کو بہر حال وفات اور ممات پر شرف ہے خلاصہ کلام
اس قسم کی استعانت مخالف سیرت خلاف احتیاط ہے
خصوصاً بالفاظ استقلال استعانت مین زیادہ دقت ہے
اسلامی تعلیم اسی کو چاہتی ہے کہ جسقدر رہو ہر قول و فعل
مسلمانون کا شرک تو کیا بوے شرک سے بچا رہے مشرکین
سے تشبیہ بھی نہو صحیفہ کاملہ و جوشنین صغیر و کبیر و ادعیہ
زاد المعاد وغیرہ کو دیکھیے چشم بصیرت ہو تو دعاے
سحر یا مفزعی کافی ہے اور قصص اور حکایات جو
کتب مناقب اور معجزات مین درج ہین اور مرثیون مین
نظم ہوئے اُنسے عقائد دین و مسائل فقہ قائم نہین ہو سکتے
لیکن اس سے ہمارا یہ مطلب نہین کہ یہ مضامین غلط
ہین نہین نہین ایسا ہوا ہو تو عجب نہین چہاردہ
معصوم مظہر قدرت خدا ہین خصوصاً پنجتن پاک

[1] در تفضیح السارقین صفحہ ۴۳ سید محمد مرتضیٰ باین عبارت
تا قول مؤلف و بمشرکین تشبہ ہم نشود تمسک نمودہ است
براینکہ مؤلف رسالہ عموماً استغاثہ و استعانت نمودن را
بنبی و امام خلاف شریعت و شرک میداند ارباب انصاف ملاحظہ بفرمایند کہ این عبارت چہ ربط بمدعای او دارد ۱۲

[1] اور آئمہ ع سے کہا کرتے کہ آپ لڑکا دیجیے اور روزی
دیجیے جیسا کہ ہم لوگ کہتے ہین حالانکہ وہ توسل و تشفع تو ضرور
آئمہ سے کرتے تھے یہ نہین کرتے تھے کہ خود اونہین سے طالب ہون ۱۲

[2] زیراکہ آنہا ہمیشہ خدا را مدعو قرار دادہ از او رزق و شفا و اولاد طلب می نمودند نہ اینکہ از خود آئمہ عرض می نمودند کہ شما
بدہید بلی بآن بزرگواران متوسل و متشفع می شدند و در صحت این ہیچ کس را از امامیہ حرفی نیست و ہمہ این را بہتر می دانند ۱۲

[3] باین معنی کہ از خود شان سوال بنماید کہ شما روزی بدہید شفا بدہید ۱۲

[4] چنانچہ در جلد چہارم بحار در ذیل تفسیر آیہ وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون مجلسی علیہ الرحمۃ از حضرت ابی عبد اللہ
علیہ السلام روایت نمودہ است انہ قال قول الرجل لولا فلان لہلکت ولولا فلان لضاع عیالی جعل للہ شریکا
فی ملکہ یرزقہ ویدفع عنہ فقیل لہ لو قال لولا ان من اللہ علی بفلان لہلکت قال لا باس بہذا وفی روایۃ زرارۃ
ومحمد بن مسلم وحمران علیہما السلام انہ شرک النعم وروی محمد بن الفضل عن ابی الحسن الرضا قال انہ شرک لا یبلغ الکفر ۱۲

سے کہ خود آئمہ را مدعو نمودہ بگویند کہ شما روزی بدہید و اولاد دہید ۱۲

بالخصوص صاحب لولاک وجناب امیر خیبر گیر وحضرت
شبر وشبیر بلکه مقصود اینست که برای عقائد احادیث متواترہ
ونصوص قرانی درکار است وبرای مسائل فقه حدیث صحیح
وخبر معتبر بکار می آید نه هر روایت وحکایت کذائی وقول
وفعل زید وعمرو آری در مقام مصائب وفضائل ذکر
چنین روایات وحکایات کافی وخوب است وبس قطع
نظر از صحت وضعف سند ای حضرات این واقعات
معجزات است هدایت فقه وتعلیم مسائل نیست که قصهٔ
جباز شنیده ما هم برای احیای اموات[۱] بخوانیم ودر روایت
اسود را دیده برای شخص مقطوع الید بغرض وصل
دستهای بریده بخوانیم وقصهٔ قیس هندی یا روایات
دشت ارژن خوانده برای دفع ضرر شیر صحرائی یا درندهٔ
شهری شیر خدا را بخوانیم[۲] راه اوسکی تکتے یا ہوں دیر
سے * جسنے سلمان کو چھڑایا شیر سے * یعنی از دیر
راه آشنا می بینیم که سلمان را از شیر رہا کرد اگرچه آمدن هم
ممکن است ورہانیدن هم ممکن بلکه می آیند ومی رہانند
لکن مارا چنین استدعا کردن مناسب است یا نامناسب[۳]
خصوصاً بوقت پیشی مقدمات برای استعطاف حکام
پس ظاهر است که این امر محل کلام است وسخت
نازک مقام است خصوصاً این دلنشین[۴] کہ آنحضرات
معین حقیقی اند وسمیع وبصیر وروشن ضمیر[۵] اند چگونه جرأت

[۱] چنانچه از بعض عوام اہل ہند واقع هم شده که جنازهٔ پسر خود
را تا مدت مدیده دفن نکرد بہمین اعتقاد که جناب امام حسینؑ پسر او را
زنده میفرمایند ۱۲ [۲] ودست از اعمال حیل وتدابیر عقلائے
مناسبه برداشتن که درمیان عوام اہل ہند سند اول است ۱۲
[۳] در تعقیب السارقین در صفحه ۲۳ سید محمد مرتضی این عبارت
را نا قول مولف صحت وعنقا مرادیست دلیل آورده است
براینکه مولف رساله معتقد اینست که نبی وامامؑ قادر نیستند بر سماع
آنچه ما باینها عرض بنمائیم ۱۲ [۴] روشن ضمیر بمعنی عالم بما فی الصدور است ۱۲

بالخصوص صاحب لولاک وجناب امیر خیبر گیر اور حضرت
شبر وشبیر بلکه مقصود یہ ہے کہ عقائد کے واسطے احادیث
متواترہ اور نصوص قرآنی درکار ہین اور مسائل فقہ کے
لیے حدیث صحیح اور خبر معتبر کار آمد ہوتی ہے نہ ہر روایت اور حکایت
کذائی اور قول وفعل زید وعمر ہان[۱] فضائل اور مصائب کے
واسطے ایسی روایات اور حکایات کافی وبس ہین اور قطع
نظر صحت وضعف کے صاحبو[۱] یہ واقعات معجزات ہین
ہدایت فقہ اور تعلیم مسائل نہین کہ قصہ جباز کو سنکر ہم بھی
احیاء اموات کے لیے پکارنے لگین اور اسود کی
روایت دیکھکر کسی مقطوع الید کے ہاتھون کے ملانے
کے لیے بلائین[۲] اور قصہ قیس ہندی یا روایات
دشت ارژن پر بکر کسی جنگلی شیر یا شہری درندہ کے
دفع ضرر کے واسطے شیر خدا کو پکارین[۳] اور راہ اوسکی
تک رہا ہون دیر سے * جسنے سلمان کو چھڑایا شیر سے *
گو انکا آنا بھی ممکن اور چھڑانا بھی ممکن بلکہ آتے بھی ہین اور
چھڑاتے بھی ہین مگر ہمکو ایسی استدعا کرنا مناسب ہے یا
نامناسب ہے خصوصاً پیشی مقدمات کے وقت
استعطاف حکام کے لیے سو ظاہر ہے کہ یہ
بات محل کلام ہے اور سخت نازک مقام ہے
خصوصاً یہ سمجھ لینا کہ وہ معین حقیقی اور سمیع وبصیر
روشن ضمیر کیونکر جرأت —

[۱] دیکھیے خواجہ صاحب کے نزدیک فضائل ومصائب مین
روایات ضعیفہ کا پڑھنا بھی درست ہے ۱۲ [۲] ہم تسلیم کرتے ہین
کہ آئمہ علیہم السلام کے ہاتھو پر خدا نے اپنے خاص کام اور بعض امور بطور
معجزات کے ظاہر کیے مگر اسسے یہ نہین کہسکتے کہ ہم بھی جب ضرورت پڑے
تو خود حضرت کو طلب کرین اور نہ حکم شرعی ہمارا یہ ہے البتہ خدا سے طلب
کرین اور اونکا واسطہ دین ۱۲ [۳] آپ ہی بتلائیے کہ اگر آپ خدا نخواستہ
زخمی ہون تو شرعاً آپ کا بھی یہ حکم ہوگا کہ جراح کی طرف رجوع کیجیے یا
کچھ ۱۲ [۴] آپ ہی بتائیے ایسے وقت مین حکم شرع یہ ہوگا کہ جہانتک
ہوسکے اپنے کو بچانا چاہیے یا یہ کہ جناب امیر علیہ السلام کو کھڑے ہوکر پکارنا چاہیے اگرچہ حضرت بچا سکتے ہین اور بچایا اور بچاتے بھی ہین مگر نہ اسطرح کہ

میتوان شد و در نادعلی اولاً از رسول خطاب است بما
ارشاد نیست[1] دوم از عوناً اعانت فی الشدائد مقصود
است وصحت وشفا مراد نیست فاسئلوا اهل الذکر
ان کنتم لا تعلمون صورت پنجم اینست که توسل وتشفع
کند ووسیله وذریعه وواسطه وتشفیع انگاشته آن
مقربان درگاه باری را بخواند که آنحضرات بدرگاه خداوندی
ساعی کار وسفارشی بشوند که قاضی الحاجات حاجات
ما برآرد ومجیب الدعوات دعا قبول کند شافی مطلق
شفا بخشد رازق برحق روزی رساند این صورت
بحکم خبر صحیح بی شبهه صحیح ودرست است مگر عرفاً
این هم دو صورت دارد یکے مراد شفاعت وتوسل
باشد والفاظ استعانت حقیقی وقدرت استقلالی
گوید که تو بده تو بکن یا مثل این الفاظ دیگر بگوید که از آن
خود مختار بودن درین افعال ومستغاث حقیقی دانستن
مستغاث ظاهر بود درین صورت از وجه ظاهر الفاظ
یک گونه اشکال است محل اشتباه وخدشه اغرا
بالجهل است لیکن چونکه معنی ظاهری را قصد ندارد
ازین وجه این صورت نزد علمای ما جائز است
ناجائز نیست صورت دوم اینکه صاف صاف
الفاظ صریحه در توسل وتشفع وتوجه گوید لفظاً ومعنیً
وسیله وواسطه وتشفیع قرار دهند انا توجهنا

ہو سکے اور[1] نادعلی مین رسول سے خطاب ہی ہمسے
ارشاد نہین دوسرے اُسمین عوناً سے اعانت فی الشدائد
مقصود ہے صحت وشفا مراد نہین فاسئلوا اهل الذکر
ان کنتم لا تعلمون پانچوین صورت یہ ہے کہ توسل و
تشفع کرے اپنا وسیلہ اور ذریعہ اور واسطہ اور شفیع سمجھکر
اُن مقربان درگاہ باری کو پکارے یہ حضرات دربار خداوندی
مین ساعی کار اور سفارشی ہون کہ قاضی الحاجات
ہماری حاجت برلاوے اور مجیب الدعوات دعا قبول
کرے شافی مطلق شفا بخشے رزاق برحق روزی پہنچاوے
یہ صورت بحکم خبر صحیح بے شبہہ صحیح اور درست ہی مگر عرفاً
اسکی بھی دو صورتین ہین ایک یہ کہ مراد شفاعت اور
توسل ہو اور الفاظ استعانت حقیقی اور قدرت استقلالی
کے بولے کہ تم دو تم کرو یا مثل انکے اسی قسم سے اور لفظ بولے
جنسے اونکا خود مختار ہونا ان افعال مین اور مستغیث کا
اونکو مستغاث حقیقی ماننا ظاہر ہو اس صورت مین
ظاہر الفاظ کی وجہ سے ایک گونہ اشکال ہوتی ہی محل
اشتباہ اور اغرا بالجہل کا کھٹکا ہی لیکن چونکہ قصد ظاہری
معنونکا نہین ہی اسلیئے یہ صورت بھی ہمارے علماء کے نزدیک
جائز ہی ناجائز نہین[2] ہی دوسری صورت یہ ہی کہ صاف صاف
صراحۃً توسل اور تشفع اور توجہ کے الفاظ بولے لفظاً
اور معنیً وسیلہ اور واسطہ اور شفیع قرار دے انا توجهنا

[1] پس هنگامه بیان درجواز ابحاث ندای آنحضرات در قضای جمیع حوائج وسوال نمودن از خود آنحضرات که شمار روزی بدهید مثلاً صحیح نیست ۱۲

[1] مقصود انکار نادعلی کا نہین بلکہ یہ ایک علمی گفتگو ہی اور غرض یہ ہی کہ واقعہ جزئیہ حکم کلی کا مثبت نہین ہوتا پس نادعلی مین بھی رسول خدا کا مامور ہونا ماننا پڑیگا واقعہ شخصیہ ہی دلیل اسپر نہین ہوسکتا کہ مقصود بخطاب ناد ہم بھی ہون اور سمجھ لین کہ خدا نے ہمسے بھی مثل رسول خدا کے فرمایا ہی کہ تم بھی عموماً ہر کام کے لیے حتی رزق وخلق وغیرہ کے لیے جو کہ افعال مختصہ خدا ہین پکارا کرو البتہ توسل وتشفع کا حکم ہر حاجت مین حتی خلق ورزق وغیرہ مین بھی ہمین ملا ہی اسلیئے ہم ان حضرات کو اپنا شفیع قرار دیتے ہین اور خواجہ صاحب نے بھی اوسکا ذکر کیا ہے ۱۲

[2] دیکھیے خواجہ صاحب نے اسطرح کہنے کو کہ یا علی تم لڑکا دو تم روزی دو بھی ناجائز نہین قرار دیا جیسا کہ اوپر الزام کیا گیا البتہ یہ ضرور فرمایا کہ اس سے بہتر یہ ہے کہ صاف صاف لفظون مین اون کو شفیع قرار دو یہ تو بیجا نہین کہا کل محققین علما کا یہی قول ہے اخباری اور شیخی اور غالی کا ذکر نہین ۱۲

واستشفعنا بك یا امیر المومنین بگویند چنانچه در
درود طوسی و دعای توسل وغیره نوشته است و در
کتب ادعیه وارد شده است و در وسیلۃ السائلین
ما او را بیان نموده ایم این بهتر و انسب است ۔
خاتمه و اگر خدا را بخوانند و(۱) از او استعانت کند مدد
خواهد و واسطہ آنحضرات بدہد اسمای پنجتن پاک را
وسیله گرداند الٰهی بحقۃ المعصومۃ المظلومۃ الزهراء
الٰهی بدم الحسین المظلوم الشہید بکربلا مثلاً گوید یا واسطه
جلال علمدار و جمال اکبر ذی وقار دادہ بلا واسطه از
خدا گوید(۲) از همه اعلیٰ و بهتر است(۳) حتی در اموریکہ در آن
از ارواح طیبه استعانت منقول و معمول است
اکثر و بیشتر بلکه همیشه چنین کند زیادہ اولیٰ است
افتان و خیزان و در حالت نشست و برخاست
نیز بجای یا علی علی اعلیٰ رب العلیٰ را بخوانند و در ابتدای
طعام نیز عوض یا امام جعفر صادق(ع) بسم الله گوید شک
نیست که اعلیٰ است همین(۴) است سنت رسول الله
و هدایت آئمه و اسلامی سیرت و عمدۂ عبارت توسل
همین است و در قال ربکم ادعونی استجب لکم ہا ایت
همین دعا است و برای همچنین ندا در فلنعم المجیبون
بشارت اجابت است همین طریقه عموماً در قرآن
و حدیث تعلیم و تلقین شدہ است و همین طریقه
مصداق ہدایت ایاك نعبد و ایاك نستعین است
همین طریقه در ادعیه منقوله غالباً مستعمل(۵) شدہ است

واستشفعنا بك یا امیر المؤمنین کہے جیسا
درود طوسی و دعائے توسل وغیرہ مین لکھا ہے
کتب ادعیہ مین وارد ہوا ہی اور وسیلۃ السا
مین ہمنے اُسکا چربا او تار کر دکھایا ہی یہ بہتر اور ان
خاتمہ اور(۱) اگر خدا کو پکارے اُسی سے استعانت کر
مدد مانگے اور اُن حضرات کا واسطہ دے اسمائے پنجتن
وسیلہ گردانے الٰهی بحقۃ المعصومۃ المظلومۃ الز
الٰهی بدم الحسین المظلوم الشہید بکربلا مثلاً
یا جلال علمدار یا جمال اکبر ذی وقار کا واسطہ دیکر بلا
خدا سے کہے تو سب سے اعلیٰ و بہتر ہی حتی کہ اُن مین
جنمین ارواح طیبہ سے استعانت منقول و معمول
اکثر و بیشتر بلکہ ہمیشہ ایسا ہی کرے تو اولیٰ ہی گر
پڑتے اوٹھتے بیٹھتے بھی یا علی کے بدلے علی اع
رب العلا کو پکارین اور(۲) ابتدائے طعام مین بھی
امام جعفر صادق علیہ السلام کے عوض بسم اللہ
تو شک نہین کہ اعلیٰ یہی رسول کی سنت ہی آئمہ کی
ہدایت ہے اسلامی سیرت ہے توسل کی یہی عمدہ عبا
ہی قال ربکم ادعونی استجب لکم مین اسی دعا کی
ہدایت ہے اسی طرح کی ندا کے لیے فلنعم المجیبون
مین اجابت کی بشارت ہے اسی طریقہ کی قرآن
حدیث مین عموماً تعلیم و تلقین ہے یہی طریقہ مصد
ہدایت ایاك نعبد و ایاك نستعین ہے
یہی طریقہ ادعیہ منقولہ مین عناً لیاً برتا گیا ہے

(۱) در مقام طلب رزق و اولاد و دفع مضار وغیر آنها ۱۲
(۲) بہتر بودن این طریق یعنی مدعو قرار دادن خدا و متوسل شدن
به آئمہ ہدی نزد ارباب دیانت از مسلمات است و منکر این نمی
شود مگر کسیکه در اعتقاد او فساد باشد ۱۲
(۳) مشار الیه همین آن طریقه است که در اول خاتمه ذکر شد که در
حوائج خود خدا را مدعو قرار بدهد و آئمہ معصومین را وسیله و
شفیع خود و حقوق ایشان را واسطه قرار بدهد ۱۲ منه (۴) اگرچه در بعض ادعیه خود آئمه را نیز مدعو قرار دادن منقول است مثل یا محمد یا علی انصرانی

(۱) یعنی بوقت دعا خطاب بھی خدا سے کرے اور آئمہ علیہم السلام ک
فقط واسطہ دلائے ۱۲ (۲) دیکھیے کتب آداب طعام کو کہ اون
مین بھی تعلیم تو دیگئی ہی کہ قبل کھانا کھانیکے بسم اللہ کہو علاوہ برین ہر
اسلامی تعلیم بھی ہی سونیکے وقت پاخانہ جانیکے وقت ہر کام کے شروع
کرنے کے وقت ہمکو حکم بسم اللہ کہنے کا ملا ہے یا اور کسی چیز کا خوا
صاحب نے بھی تو یہی کہا کہ بسم اللہ کہنا ہر حال مین افضل ہی ہمین کس مسلمانکو شک

(۵) که خدا را مدعو و مطلب قرار دهد ۱۲

در زمن معصومین شایع و ذایع بوده است همین
طریقه فرض علمای دین است همین طریقه است
که بر او اسلام و اہل اسلام را ناز است همین طریقه
ست که اسلام از شرک بواسطه آن ممتاز است و در
علیستجیبوالی ولیومنوابی لعلهم یرشدون برای همین
استجابت حکم است و من لم یحکم بما انزل الله فاولئك هم
الفاسقون الحمد لله اولاً و آخراً والصلوٰة والسلام
علی النبی و آله باطناً و ظاهراً تمام شد

اور زمن معصومین مین شایع و ذایع رہا یہی
طریقہ علما و صلحا مین دائر و سائر ہے اسی طریقہ کی
اشاعت علماے دین کا فرض ہے یہی طریقہ ہے
جسپر اسلام و اہل اسلام کو ناز ہے یہی طریقہ ہے جس سے اسلام شرک
سے ممتاز ہے فلیستجیبوالی و لیومنوابی لعلہم یرشدون یہی
اسی مستجابت کا حکم ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ہم الفاسقون الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ و
السلام علی النبی و آلہ باطناً و ظاہراً تمام شد

تصدیقاتی که در کربلای معلی شده است به نسبت تطابق ترجمه با اصل رساله یا علی مدد

جناب مولوی ارشاد حسین صاحب قبلہ جونپوری

این ترجمه فارسی با اصل رساله هندی یا علی مدد مطابق است. حرره المذنب کثیر الزلل ارشاد حسین جونپوری

(مہر)

جناب مولوی سید ابوجعفر صاحب قبلہ محدث فرزند حضرت ... مرحوم لکھنوی

بسم الله تعالی شانه. بلی ترجمه این رساله یا علی مدد مطابق با اصل رساله که در زبان هندی است و مطبوعه مطبع یوسفی واقع در دہلی است ہست العبد الاحقر ابوجعفر

(ابوجعفر ... مہر)

جناب مستطاب فضائل مآب مولوی سید حامد علی صاحب قبلہ زیدپوری

بسم الله الرحمن الرحیم. حقیر این ترجمه را با اصل نسخهٔ یا علی مدد مطبوعه مطبع یوسفی دہلی بعد از آنکه بدقت تمام مقابله نمودم مطابق یافتم و اثری از آن نسبتهای شنیعه که باین رساله داده شده است نیافتم
اقل الطلاب سید حامد علی زیدپوری ہندی عفی عنه

جناب مستطاب فضائل مآب مولوی سید احفاد الحسین صاحب قبلہ مدظلہ

بسم اللہ و لہ الحمد. مین نے اس رسالہ یا علی مدد فارسی کو مقابلہ کیا اصل رسالہ یا علی مدد زبان اردو مطبوع یوسفی دہلی سے من الاول الی الآخر لفظ لفظ مطابق اصل کے پایا۔
حررہ سید احفاد الحسین بن عمدۃ العلما مولوی سید جواد علی مرحوم۔

جناب فضائل مآب مولوی سید احمد علی صاحب قبلہ

بسم الله الرحمن الرحیم. بندہ این ترجمه رساله یا علی مدد را دیدم بلی مطابق اصل است
حرره اقل الطلاب احمد علی ابن ثقة الاسلام المفتی السید محمد عباس طاب ثراه

جناب فضائل مآب مولوی سید محمد حسین رضوی

بسم اللہ وللہ الحمد - فی الحقیقة این ترجمہ بلاتفاوت مطابق ہست با اصل نسخہ یا علی مدد اردو
مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی لفظ بلفظ مقابلہ شدہ اقل الطلبہ محمد حسین الرضوی الملتانی -

جناب میر علی صغیر صاحب جونپوری دام مجدہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم در مقابلہ ترجمہ فارسیہ با اصل رسالہ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی بسیار دقت
شد مطابق و موافق در آمد و در مجالس عدیدہ در کربلا و نجف از علماے کرام مدح و ثنا در رسالہ مرقومہ و رسالہ
و مؤلف آن را شنیدم و ہمہ بہ تعجب می فرمودند کہ چرا کسی بر این معترض شدہ و حالانکہ ہمہ مطابق
قواعد شرعیہ مے باشد العبد الحقیر علی صغیر جونپوری بقلم خود -

جناب مستطاب فضائل مآب مولوی سید عابد حسین صاحب ساکن موضع ایا

این ترجمہ فارسی رسالہ یا علی مدد را حرف بحرف بہ تعمق نظر دیدم و بمقابلہ اصل عبارت اردو من اولہ الی آخرہ کما
با معان نگاہ دیدم بلا شک و ریب صحیح و درست است و بعقیدہ حقہ امامیہ اثنا عشریہ
مخالفت ندارد فقط السید عابد حسین -

جناب عمدة الرؤسا الانجاب سید کلب حسین صاحب ساکن مفتی محلہ جونپور

در حقیقت تحریرات اردو رسالہ یا علی مدد حرف بحرف ہر یک لفظ از اردو بزبان فارسی بہ بینک صحیح زبدامی
جواب ہر تحریرات رسالہ مذکورہ از عقیدہ اثنا عشری خلاف نیست - سید کلب حسین عفی عنہ

شاہ جیرپوری حال جونپورے

سرکار جلالت آثار عمدة الرؤسا الاخیار و زبدة الکبرآ الاحرار سرکار نواب دلدار علیخانصاحب
رئیس حسین آباد ضلع مونگیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم این ترجمہ فارسی نسخہ یا علی مدد کہ مطبوعہ مطبع یوسفی ہست مطابق و موافق ست
فقط بقلم خود احقر دلدار علی بن نواب علیخان بہادر مرحوم رئیس حسین آباد ضلع مونگیر -

جناب مستطاب سید رضا حسین صاحب قبلہ محدث لکھنوی

بلے این ترجمہ مقابلہ نمودہ شد مطابق با اصل نسخہ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی است - المذنب العاصی السید رضا حسین

جناب مستطاب حکیم سید محمد مہدی صاحب قبلہ حائری

بسم اللہ الحمد - بندہ ترجمہ رسالہ یا علی را دیدم تماماً مطابق اصل است - و انا خادم الاطبا محمد مہدی -

جناب مستطاب فضائل مآب جناب سید اکبر صاحب قبلہ کشمیری مدرس مدرسہ اسلامیہ لکھنو

این ترجمہ فارسی یا علی مدد با اصل رسالہ مطبع یوسفی دہلی مقابلہ نمودہ شد مطابق با اصل است -
حررہ سید اکبر عرف ببو صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ لکھنو -

جناب مستطاب حکیم سید محمد صاحب قبلہ لکھنوی حائری

در حقیقت این ترجمہ فارسی نسخہ یا علی مدد اردو مطبوعہ مطبع یوسفی مطابق و موافق و صحیح میباشد -
کتبہ - کمترین اطبا السید محمد الحسینی لکھنوی ابن سید علی ضامن

جناب مستطاب ڈاکٹر سید زیرک حسین صاحب قبلہ امروہوی حائری

لایخفی علی اخواننا المومنین اینکہ در مطابق بودن ترجمہ فارسی رسالہ یا علی مدد با اصل رسالہ کہ در رسان ہندی و مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی ست حرفی نیست از اول تا آخر ملاحظہ شد فرقے یافتہ نشد

وانا الاحقر زیرک حسین النقوی الامروہوی۔

جناب مستطاب نواب مرزا صاحب قبلہ حائری

این ترجمہ را با اصل رسالہ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی مقابلہ نمودم مطابق یافتم۔

حقیر نواب مرزا

جناب مستطاب امراؤ مرزا صاحب قبلہ حائری

بسم اللہ والحمد ہذہ الترجمۃ الفارسیۃ مطابقۃ للاصل لفظاً بلفظ اعنی رسالہ یا علی مدد المطبوعۃ فی الیوسفی الدہلی۔

وانا الاحقر سید امراؤ مرزا

جناب مستطاب فضائل مآب مولوی شیخ جعفر حسین صاحب قبلہ

این ترجمہ مطابق است با اصل رسالہ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی فقط۔ حررہ شیخ جعفر حسین بقلم خود۔

جناب مستطاب سید شناور حسین صاحب قبلہ

مقابلہ این ترجمہ با اصل رسالہ یا علی مدد مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی نمودہ شد لفظ بلفظ مطابق است سید شناور حسین بقلم خود

یہ دو تحریرین بعد ختم کتابت رسالہ کے توثیق و تائید و تعریف مین حضرت حجۃ الاسلام مولانا السید کلب باقر صاحب قبلہ حائری مجتہد العصر کے عراق سے صادر ہوئین اسلئے اس جگہ طبع ہوتی ہین ورنہ انھین قبل تقریظات علمای عراق کے طبع ہونا چاہئے تھا۔

تحریر سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام والمسلمین یعسوب الفقہاء و زین العلماء سرکار آقائی آقا شیخ عبد اللہ مازندرانی نجفی مدظلہ العالی علی روس الموالی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ ذی المجد والجلال والجود والنوال الذی جعل العلم سلماً الی معرفۃ الحرام والحلال وسبباً لایضاح الاحکام فی جمیع الاحوال والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبی وعبدہ المصطفی الذی ارسلہ الی الوری لہدایۃ الانام وارشاد العوام وتبلیغ الاحکام وتمھید قواعد الاسلام بعثہ للخلق بشیراً ونذیراً وداعیاً الی اللہ وسراجاً منیراً وھدانا سبیل الرشاد وارشدنا طریق السداد وعرفنا اولی الناس بالناس علیاً واولادہ الطاہرین من الادناس المطہرین من الارجاس سلام اللہ علیہم اجمعین ما دام للافلاک تدویر وللعطارد تدبیر وبعد فمن اعظم حقوق اللہ علی المومنین واحق الامور لدی اھل الدین اظہار شئون المہتدین وترویج العلماء الہادین ونصب من یتولی ارشاد المسلمین اقتفاء

بالانبیاء المرسلین واقتداء بالائمۃ الراشدین والعلماء السابقین کما امروا من قبل النبیین
اوصیائہم المرضیین علی ما افصح بہ الکتاب المبین ونصوص الائمۃ الطاہرین ودل علیہ من العقل
وبعد تلک البراہین وہذہ الموازین رایت العالم الفاضل الکامل حسب صنا المناقب الوفیرۃ والمفاخر
الکثیرۃ والنفس الطاہرۃ الزکیۃ والہمۃ الباہرۃ العلیۃ والاخلاق الطاہرۃ الانسیۃ والصفات
الملکیۃ الروحانیۃ عضد الاسلام والمسلمین عز الدنیا والدین الصالح التقی والحبر الورع الالمعی مہذب العقائد
والاعمال فی الفروع والاصول وجامع مجامع العلوم من المعقول والمنقول المرشد الی سبیل اللہ
المتجسد فی طاعۃ اللہ السید السند والکہف المعتمد ذا الحسب الطاہر والنسب الطاہر جناب المولوی
السید کلب باقر ادام اللہ افضالہ وکثر فی العالمین امثالہ قد حاز قصب السبق فی الاعصار
الامصار حتی صار کالشمس فی رابعۃ النہار وصنف فی انواع العلوم رسائل شریفۃ وتصانیف کثیرۃ قد
فیہما من جمار المعانی وحسان المثانی ما یقضی بہ العجب فللہ الحمد والشکر علی ہذہ النعمۃ العظیمۃ والموہ
الجلیلۃ فعلی کافۃ المؤمنین والمسلمین وعامۃ من دان بشریعۃ سید المرسلین طاعتہ وامرہ والانزجار
عند نواہیہ فانہ من اظہر مصادیق قولہ صلوات اللہ علیہ واما من کان من العلماء صائنا لدینہ مخالفا علی هو
مطیعا لامر مولاہ فللعوام ان یقلدوہ ولا فاسال اللہ ان یمتعنا بہ ویبلغہ ما یتمناہ ویوفقہ لما یرضیہ ویرض
فانہ ولی التوفیق حررہ الاحقر عبد اللہ المازندرانی فی منتصف شہر صفر سنۃ ۱۳۲۳

ملخص ترجمہ فرمایش حضرت حجۃ الاسلام دام ظلہ

بعد حمد و نعت اور بیان وجوب اظہار حقوق و شئونات علمای اسلام ۔ عالم عامل فاضل کامل جنکے مناقب و مفاخر بیشمار
اور نفس نفیس پاک و پاکیزہ اور ہمت بلند جو کہ صاحب اخلاق پاکیزہ اور ملکی صفات ہین اور پشت و پناہ دین اسلام
مسلمین اور عزت دنیا و دین ہین جو کہ صلاحیت اور پرہیزگاری اور دانشمند و ورع ہین اور حقیقت منبع جنکے عقائد او
افعال و اعمال سب پسندیدہ اور پسندیدہ اور لائق اعتقاد و اعتماد ہین جنکا کمال علوم عقلیہ و نقلیہ مین بخوبی ظاہر و باہر
جو راہ خدا کی ہادی اور اطاعت خدا مین سرگرم ہین یعنے سید سند کہف معتمد صاحب حسب ظاہر اور نسب طاہر
جناب سید کلب باقر صاحب ادام اللہ افضالہ خدا ترویج شرع طہر کے لیے مثل انکی ذات بابرکات کے بکثرت
علماے اسلام پیدا فرماے تاکہ لوگ ہدایت پائین نام نامی اور فضل گرامی انکا مثل آفتاب کے روشن ہے لو
انواع علوم مین کتب مصنفہ انکی جو کہ قابل قدر اور مطالب متفرقہ حقہ اور دُرہاے منتاہوا مضامین سے مشحون
ہین موجود ہین ۔ پس اس نعمت عظمیٰ اور موہبت کبریٰ پر خدا کا شکر بجا لانا چاہیے ۔ کل مومنین بلکہ جو جو کہ دین
سید المرسلین کے پیرو ہین انپر فرض ہے کہ اوس جناب کے اوامر و نواہی کے مطیع رہین ۔ اسلیے کہ وہ جناب
لائق اسکے ہین اور مصداق حقیقی اس حدیث کی ہین واما من کان من العلماء صائنا لدینہ مخالفا علی ہواہ مطیعا
لامر مولاہ فللعوام ان یقلدوہ یعنے جو عالم کہ اپنے دین کی حفاظت کرے اور خواہش نفسانی کی مخالفت کرے
شیطان کا مطیع نہو بلکہ اپنے آقا و صاحب کا یعنے خدا کی اطاعت کرے پس عوام کو چاہیے کہ اوسکی تقلید اور پیروی کرین

تحریر سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام ملاذ الانام سناد العلماء الاعلام سرکار آقائی آقا سید ابو تراب خونساری مدظلہ العالی در حق سرکار شریعتمدار مولوی سید کلب باقر صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی محمد وآلہ الطاہرین وبعد فلا یخفی علی کافۃ المتدینین بل من الاسلام ان جناب السید السند العلام الفہام قدوۃ الفضلاء العظام ونخبۃ الفقہاء الکرام شمس فلک الافادہ ونور عین انسان الزہادۃ والسعادۃ البحر الزاخر والعلم الزاہر جناب المولوی السید کلب باقر حرسہ اللہ وحماہ ممن یجوز لحمایۃ دین جدہ سید المرسلین وصرف عمرہ فی خدمۃ الدین ونفسہ الزکیۃ العالیۃ القدسیۃ خالیۃ عن کل شین وتصانیفہ الجلیلۃ الفاخرۃ واشعارہ الرائقۃ کلہا مشحونۃ بالتحقیقات الشریفۃ الفائقۃ ولیس فی شیء منہا ما یوجب القدح فیہ والطعن علیہ فمن افتری علیہ من المعاندین بما یوجب الغمیضۃ فیہ فہو عدو الدین ویجب الاعراض عنہ بل ودفعہ علی کافۃ المسلمین حسبنا اللہ تعالی فی دفع الاشرار انہ ولی الامر ادحررہ العبد الاثم ابو تراب الموسوی الخونساری النجفی

حاصل ترجمہ فرمائش حضرت حجۃ الاسلام مدظلہ

بعد حمد ونعت وتبجیل وتعظیم سرکار مولانا السید کلب باقر صاحب قبلہ مجتہد حائری مدظلہ العالی۔ آنکہ جناب موصوف نے بہت بڑی سعی حفظ وحمایت دین رسولؐ مین فرمائی اور عمر شریف اپنی خدمت شرع مبین مین صرف کی تصانیف رائقہ اور تحقیقات فائقہ اونکی نہایت مرغوب اور خوب ہین اور کسیطرح کا عیب اونمین نہین جس شخص نے اون بزرگوار پر طعن کیا اور اونکو برا کہا اور سنے اپنی افترا پردازی اور عناد ونفسانیت کو ظاہر کیا اور بلاشک وہ دشمن دین خدا اور رسولؐ اور بہت برا ہے اور قابل اسکے ہی کہ لوگ اوس سے احتراز کرین اور برا سمجھین اور کل مسلمانون پر لازم ہے کہ ایسا شخص جو کہ ایک عالم دین اور رکن رکین کو برا کہے اوسکو دفع کرین۔

تحریرات مجتہدین کرام وعلمائی اعلام لکھنو

نقل تحریر شریف حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان الفقہاء والمتکلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ البالغۃ علی الجاحدین ونعمتہ السابغۃ علی المومنین ونقمتہ الدامغۃ علی المنافقین عمدۃ المحققین نجم الملۃ والدین وزین المتقین نتیجۃ الاعلام الکرام الذین بہم قام فی الہند عماد الاسلام ۔۔۔ حضرت عماد العلما آقائی آقا سید مصطفی المدعو بمیر آغا صاحب قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی علی رؤس الموالی

بسمہ سبحانہ۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ یہ رسالہ موسومہ بہ ... التفضیل میرے ملاحظہ مین آیا مین نے اسمین کوئی مضمون منافی ایمان وتشیع نہین پایا ...

الی الصراط المستقیم نمقه العبد الخاطی الموسوم بالسید المصطفی المدعو بمیر آغا

عفی عنہ

العلماء سید محمد ہادی
سید مصطفی بن محمد

نقل تحریر شریف

حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین سلطان الفقہاء الراشدین لسان المتکلمین آیۃ اللہ فی العالمین وحجۃ البالغۃ علی الناس اجمعین صدر المحققین ونجم الملۃ والدین نتیجۃ الازکیاء المتقین والعلماء الراسخین سرکار شریعتمدار حضرت شمس العلماء آقا سید محمد حسین المدعو بہ سرکار علامہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی علی رؤس الموالی

بسمہ تعالیٰ سبحانہ ولہ الحمد۔ نحیف بر مضامین رسالہ یا علی مدد من اولہا الی آخرہا مطلع شدم واستماع نمودم چیزیکہ موجب خروج مؤلف آن از دائرۂ اسلام وتشیع بودہ باشد در آن بنظر نحیف نرسید اگرچہ تمام مضامین ومطالب رسالہ مذکورہ موافق رائے نحیف نمی باشد وانچہ جناب مستطاب شریعتمآب قدوۃ الفضلاء المتبحرین واسوۃ الفقہاء والمجتہدین البحر القمقام والبحر الطمطام ذو المعالی والمفاخر جناب مولوی السید کلب باقر صاحب دامت برکاتہ دربارۂ خواجہ عابد حسین صاحب تحریر فرمودہ اند کہ بنوشتن این گونہ مطالب خواجہ صاحب از دائرۂ تشیع خارج نہ شدہ اند فضلاً عن الاسلام بسیار درست رقم فرمودہ اند زیرا کہ این گونہ اختلافات واحتمالات اگرچہ خلاف تحقیق ہم بودہ باشد موجب کفر وخروج از دائرۂ تشیع نمی باشد وتکفیر مسلمانان بوجہ ابدائے این نحو اختلافات واحتمالات کاشف از عدم تدین یا عدم اطلاع شخص تکفیر کنندہ میباشد کہ مسئلہ تکفیر شخصی بسیار نازک مسئلہ است وانچہ در جواب مسائل سابقہ نوشتہ بودم موافق سوال سائل بودہ وسوال مطابق با مضامین رسالہ مذکورہ بوجہ من الوجوہ نیست فقط

حسین
ملک العلماء سید
محمد حسین بن
سید

نقل تحریر شریف

سرکار شریعتمدار آیۃ اللہ فی العالمین یعسوب العلماء والمتعلمین فخر المحققین خیر الناصرین للدین سید المرسلین حضرت قدوۃ العلماء مولوی سید آقا حسن صاحب قبلہ مجتہد مدظلہ العالی علی رؤس الموالی نبیرۂ حضرت غفران مآب مولانا جناب سید دلدار علی صاحب طاب ثراہ مروج اول مذہب شیعہ در تمام ہندوستان ومؤسس اساس دین وایمان وقامع بنیان کفر وطغیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ابی القاسم محمد وعترتہ الطاہرین واللعنۃ علی

اعد الکم اجمعین - اما بعد نحیف رسالہ یا علی مدد را با ترجمہ فارسیہ آن ملاحظہ نمودم مطابقت ترجمہ
با اصل رسالہ بحدی است کہ میتوان گفت لفظ بلفظ مترجم گشتہ است و اما ادائے نحیف بہ نسبت مضامین
رسالہ مذکورہ پس از اول ہمین بودہ است کہ دران چیزے نیست کہ موجب خروج مؤلف آن از
دائرہ تشیع بشود و وجود بعض تعبیرات نا ملائم طباع عوام و مدخول فیہ بودن بعض تحقیقات جناب
خواجہ صاحب موجب این نشود کہ معاذ اللہ کفر و زندقہ بجناب ایشان نسبت دادہ شود و بسیاری
از علماے اعلام در امثال مقام عند التنقید و التحقیق و النقض و الابرام اختلاف نمودہ اند
و میفرمایند پس حکم بخروج خواجہ صاحب از مذہب شیعہ بواسطہ این گونہ اختلافات مشعر از عدم مبالات
شخص حکم دہندہ میباشد اعاذنا اللہ من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ و الناس السید آقا حسن عفی عنہ بقلم خود

الیسن اللہ بکاف عبدہ ۱۳۲۴
السید آقا حسن

نقل تحریر منیر

سرکار شریعتمدار قدوۃ العلماء الابرار و فخر المحققین الکبار الناصر للدین و الذاب عن حوزۃ المسلمین جناب مولوی
سید نجم الحسن صاحب قبلہ مجتہد العصر مد ظلہ العالی -

باسمہ سبحانہ - رسالہ یا علی مدد بنظر احقر رسیدہ بعض مطالبش محل نظر و بحث بودن امر دیگر است لیکن چیزے کہ در حق
مولف مخرج عن الاسلام او الایمان بودہ باشد دران نیافتم فقط

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین
[illegible]

تحریر دیگر

ازان جناب مستطاب متعلق انذار الناذرین کہ خود محمد مرتضے جونپوری در کتاب خود
تصحیح البراہین در صفحہ ۳۳ از جناب ایشان نقل نمودہ بعینہ در اینجا نقل نمودہ میشود

نقل تحریر جناب مولوی سید نجم الحسن صاحب بنام خواجہ

رسالہ انذار الناذرین را دیدم چونکہ مشتمل بر مسائل کثیرہ است اکثر مقامات آن در مقام عمل لائق تطبیق است اگرچہ
در مقام موعظہ بد نیست و لکن انچہ در اذہان بعض حضرات رسیدہ است در نظر من بے معنی میست - والسلام نجم الحسن

نقل سوالیکہ از جناب سید محمد باقر صاحب قبلہ فرزند جناب سید ابو صاحب مرحوم

و جوابیکہ ایشان دادہ اند واضح باد کہ جواب ایشان محض بغرض اظہار افترا و بہتان محمد مرتضے نوشتہ شد
چونکہ او تحریر جناب ایشان را در کتاب خود بنحوے مذکور نمودہ کہ ازان معلوم میشود کہ بعد ملاحظہ رسالتین یا علی مدد
و انذار الناذرین جناب ایشان درخصوص جناب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب تحریر نمودہ اند و الا از براے
احقاق حق و ابطال مدعاے محمد مرتضے فقط فرمایش حضرت حجۃ الاسلام عماد العلماء سرکار میر آغا صاحب
قبلہ مد ظلہ العالی و فرمایش حجۃ الاسلام شمس العلماء سرکار علن صاحب قبلہ مد ظلہ العالی
کافی و وافی بودہ است و بعد از تحریرات ایشان حاجت بتحریر کسے از علماے ہندوستان نہ بودہ زیرا کہ
ہر دو بزرگوار مرجع انام و باب الاحکام میباشند

سوال

عبارتیکه تقریظاً درکتاب محمد مرتضے جونپوری از حضرتعالی نقل شده و در آن حکم بخروج مصنف رسالتین یا علی
و انذار الناذرین مدظله علی روس المومنین از دائره تشیع مذکور شده سهت جواب استفتای مجعول مفروض
سائل ست - با اینکه بعد ملاحظه نظر بمافی الرسالتین حضرت عالی حکم بخروج مصنف مدظله از مذہب اثنا عشری
فرموده اید چونکه امر ملتبس ست بیان بفرمائید - لا زلتم للحق مظهرین -

الجواب

باسمه سبحانه

حقیر جواب استفتا را مطابق فرض سوال بلا تعیین شخصے نوشته بودم و حکمی در باب شخص خاص ننموده
پس ہر که مصداق حقیقے مفروض سوال در نفس الامر بوده باشد
محکوم علیه بحکم جواب خواهد بود و الا فلا و حکمی در حق مصنف رسالتین
بالخصوص ننموده ام و الله العاصم ط ط محمد باقر الرضوی عفی عنه جرائمه -

نقل تحریر شریف -

فاضل خبیر کامل نحریر عمدة المحققین و زبدة المدققین جمال الملة والدین العلامة الفهامه جناب مولوی سید
ظهور حسین صاحب دام علاه و برکاته

این ترجمه فارسیه با اصل رساله هندیه یا علی مدد تالیف خواجه مولوی حامد حسین صاحب مطابقت دارد و
قبل ازین نوشته ام که در رسائل خواجه صاحب ممدوح عموماً و درین رساله خصوصاً امریکه موجب خروج از اسلام
یا تشیع بوده باشد موجود نیست - حرره الاحقر ظهور حسین عفی عنه بقلمه

نقل تحریر شریف

کامل ماہر قدوة الفضلاء الاکابر وارث المجد کابراً بعد کابر جناب مولوی سید
ابن حسن صاحب قبله نبیره حضرت آیة الله فی العالمین جناب سید بنده حسن صاحب ملک العلماء طاب ثراه

بسم الله و له الحمد

نحیف من البدو الی الختام رساله یا علی مدد را با ترجمه فارسیه آن ملاحظه نمودم ترجمه را با اصل موافق و مطابق
یافتم و چیزیکه موجب خروج مولف آن از دائره اسلام و تشیع بوده باشد در آن ندیدم بلے بعض تعبیرات آن در بادی النظر
موجب توحش عوام است و لکن بعد از تعمق نظر ظاهر و هویدا میشود که غرض صحیح مصنف از تحریر این اوراق
هدایت و ارشاد بوده است و حاشا که مصنف مذکور بواسطه ذکر این مطالب خارج از ایمان و اسلام
قرار داده شوند فقط حرره خادم الطلبه السید ابن حسن سبط العلامه المرحوم
ملک العلماء السید بنده حسین طاب ثراه

نقل تحریر

فاضل خبیر ناقد بصیر ذی المجد الاکبر جناب مولوی سید علی اصغر صاحب قبله مدرس درجه اعلیٰ
عربی فارسی کیننگ کالج لکھنو - مبسملاً و محمدلاً و مصلیاً - رساله یا علی مدد مطبوعه مطبع یوسفی دہلی

و ترجمهٔ فارسی آنرا از ابتدا تا انتها دیدم اصلش با ترجمه مطابق است و ترجمه احسن با اصل موافق - درمیان هر دو هیچ تفاوت معنوی نیست و در رسالهٔ مذکوره چیزے منافی اسلام و ایمان و تشیع و مناقض عدالت و تدین و تورع یافت نمی شود - راقم السید علی اصغر عفی عنہ مدرس درجہ اعلی عربی فارسی کیننگ کالج لکھنؤ - مورخہ ۶ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ

نقل تحریر - عمدة الفضلاء المتبحرین و قدوة الکملاء المبرزین جناب مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ زنگی پوری مولوی فاضل و ممتاز الافاضل مدظلہ العالی -

باسمہ سبحانہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰة علی محمد سید المرسلین و اہلبیتہ الطیبین الطاہرین - و بعد پس عمدۂ غایات علم ہدایت جہال ناس ست از ظلمت ضلالت و بردن بسوے انوار رشاد و وریع و ہمین طریق عمل ائمہ کرام علیہم التحیة و السلام بوده و آنانکہ با نوار علوم ایشان مقتبس اند و اما بآن عامل بوده اند - ہمین مطلب را فاضل جلیل و عالم نبیل جناب مولوی خواجہ عابد حسین دام نبالتہ در رسالتین مسماتین بہ یا علی مدد و انذار الغاوین ملحوظ داشتہ اند چنانچہ بر ناظر خبیر و ناقد بصیر مخفی نیست - بندہ کہ رسالہ یا علی مدد و ترجمہ فارسی اش را دیدم ہمہ اش مطابق و باثار ائمہ کرام و ایات کتاب ملک علام اوفق یافتم لاریب کہ سعی جمیل مصنف ممدوح قابل اجر و ثواب در آخرت و مستوجب ثنا و مدح در دنیا است الا آنکہ بعض کوتاہ نظران حقیقت ناشناس و عوام دور از عقل و احساس بر مطالب این دو رسالہ شریفہ بباعث نارسائی فہم و عدم ادراک معانی الفاظ و تفہیم آن یا بسبب حقد باطنی معترض شدند - اما مردانا داند کہ اعتراض اینہا ئے شان تا کجا مس از حقیقت دارد - واللہ ادعوا ان یوفقنا و جمیع المومنین للصلاح و الرشاد و یکفنا عن طریق الجدل و العناد و الزیغ و الفساد و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین -

العبد الافقر الی ربہ الاکبر
سید محمد ہارون عفی عنہ

نقل تحریر - زبدة الفضلاء المبرزین و زبدة الکملاء المتبحرین جناب مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ الجائسی مولوی فاضل و ممتاز الافاضل مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً - مطالب را بقالب الفاظ آراستن و مآرب الجمال تعبیرات پیراستن بنحویکہ غبارے بآئینہ مدعا نرسد و عبائر را بمعیار غشی تعبیر نماید نہجی ہست عسیر المجاز و طریقیست متوعر الجواز اما حقیقت بنیان را از ادراک مراد حائلے نیست کہ سنگ راہ گردد و حاجبی نیست کہ از اجتلاء معانی محجوب دارد علی ہذا در رسالۂ قول اسد کہ در زبان پارسی صورت نمائے رسالہ یا علی مدد است عند النظر سخنی نیافتم کہ بر بقاے ایمان مصنف فضلا عن الاسلام کلام آرد و محلی ندیدم کہ تخیل [illegible] باشد ہر چند کہ از مبرزان تحقیق و مایہ داران تدقیق نیستم و قبل و ثوق خویشتن مادۂ توثیق دیگران از کجا آرم اما آنچہ از مساعدات ادراک بفہم آید در اظہار آن عیبی نیست لاجرم مستظہر را بمنصۂ اظہار رسانیدم و مستبان را بحد ابانة آوردم واللہ الہادی الی سواء السبیل - حررہ سید سبط حسن احسن اللہ الیہ رواح الثالث عشر من ثانی الربیعین سنہ ۱۳۲۳ھ

نقل تحریر - عالم فاضل البحر الاحلاحل دفاع الشبہات بماضی درابہ المنتقے المولی السید محمد رضا
الشمس پوری دام ظلہ مدرس مدرسہ اسلامیہ لکھنؤ

باسمہ سبحانہ

بر عالم خبیر و ناقد بصیر مخفی نماند کہ اکثر مقامات این رسالہ دیدم با اصل مطابق یافتم و ہیچ تغیری در ترجمہ معلوم نشد۔ و نیز مطالب اصل رسالہ تماماً مطالعہ نمودم چیزے نیافتم کہ باعث ارتداد و کفر مصنف باشد بلکہ بظاہر در پے اصلاح بعض امور غیر شرعیہ مروجہ فی زماننا ہذا ہستند و ایراد و مواخذہ بران ناشی از اعوجاج فہم باشد یا تجاوز از طریقۂ حقہ میباشد۔ اعاذنا اللہ من کل ذلک

حررہ الراجی غفور ربہ الاعلے الاحقر العاصی محمد رضا۔

و نیز دیگر از فضلای کرام و کملای عظام سائحان عوالم علم و تحقیق سابحان بحر متلاطم فہم و تدقیق تصدیق مطابقت ترجمہ با اصل فرمودہ اند و افادہ نمودہ اند کہ رسالہ یا علی مدد بے عیب و معترض بران متردد فی الریب است تصدیقات الشان را بنظر دفع مکر اہل زیغ و میل مذکور در ذیل این تقریظات می نمایم

نقل تحریر فاضل کامل واعظ عدیم المماثل زین المنابر و المحافل ناصر دین حق جعفری حافظ ملت اثنا عشری لقمان زمان ارسطوی دوران جناب حکیم مولوی سید **مقبول احمد صاحب** دہلوی دام فضلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - ترجمہ رسالہ ہذا بزبان فارسی حرفاً حرفاً و لفظاً لفظاً مطابق رسالہ ہندیہ است و احقر ہیچ یک از معتقدات صاحب رسالہ خلاف عقائد مذہب اہلبیت علیہم السلام از عبارت این رسالہ نیافتم - حررہ الراجی الے رحمۃ ربہ الاحد عبدہ السید مقبول احمد ایدہ اللہ الصمد

۲۹ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۳ھ

نقل تحریر - فاضل کامل زاہد عادل جناب مولوی سید **کاظم حسین** صاحب نصیرآبادی دام فضلہ

باسمہ سبحانہ

ترجمۂ رسالۂ یا علی مدد از نظر خفیف گذشت در مطابقت آن با اصل رسالہ و عدم وجود اختلاف در اصل و ترجمہ معنیً شکے و حرفے نیست و ہمچنان شکے و شبہہ درین نیست کہ مؤلف رسالہ مذکورہ معتقد عقائد حقہ امامیہ اثنا عشریہ میباشند و با نجار و مفوضہ و غلاۃ خذلہم اللہ و لعنہم نمودہ اند و انچہ بعض مردمان نسبت کفر و زندقہ و تقصیر در حق ائمہ معاذ اللہ بنسبت جناب الیشان دادہ اند پس حقیقت حال آن است کہ جناب سید العلماء الاخیار ناصر طریقۃ الائمۃ الاطہار قدوۃ المجتہدین الاعلام نخبۃ المتکلمین الکرام مروج شریعۃ

جده سید الانام الذاب عن دین الله المنعام قامع بنیان الکفرة اللئام هادم اساس الفجرة الخصام المؤید بالتائید السماویه المسدد بالتسدیدات الالهیه المبری عن کل شین مولانا ومولی الکونین جدی العلام جناب السید حسین صاحب علیین مکان طاب ثراه در کتاب مستطاب خود حدیقه سلطانیه تحریر فرموده اند که اغلب اہل زمانه باوصف ادعائے تشیع وعلم وفضل میخواہند که مردگان مفوضه وغلاة را دوباره احیاء نمایند ومذاہب باطله ایشان را در پیرایه تشیع رواج دہند ونسبت بعلمائے محققین وصاحبان تدین نسبت تقصیر میدہند حالانکه فی الحقیقت مذہب ہمانست که ایشان میفرمایند این ملخص فرمائش جناب جد بزرگوار ست که در کتاب ایشان مسطور شده است بالجمله نسبت خطا وفساد عقیده بجناب خواجه صاحب بانا سنجی از عدم ممارست در فن کلام وا تکال بر اخبار احاد واقوال اہل الحاد است یا از روے حسد وبغض وعناد

اعاذنا الله الاحد الصمد من شر کل حاسد اذا حسد و انا الاقل المتمسک بالثقلین

السید کاظم حسین۔

نقل تحریر۔ فاضل خبیر کامل نحریر جناب مولوی سید محمد سجاد صاحب قبله دام فضله

باسمه سبحانه

لایخفی علی اصحاب النهی وارباب الحجی آنکه رساله یا علی مدد مصنفهٔ جناب مولوی خواجه عابد حسین صاحب انصاری سہارنپوری ونیز ترجمه مرتبه سرکار شریعتمدار قدوة العلماء الابرار آیة الله فی العالمین یعسوب العلماء والمتعلمین ثمال الفضلاء المتکلمین سناد الکملاء المتفقین البحر الزاخر مولوی کلب باقر صاحب قبله مدظله العالی ہر دو رساله بمطالعه نحیف آمده ہست در نظر نحیف فرقی در اصل و ترجمه معلوم نمیشود ونحیف عبارت ومضامین اصل رساله را باہتمام غور وتامل ملاحظه نمودم وبمضمونیکه موجب خروج مصنف از دائرهٔ اسلام وتشیع یا قادح عدالت بوده باشد بر نخوردم۔ و انا المتمسک باذیال الاطائب الامجاد۔ السید محمد سجاد من احفاد آیة الله فی العالمین سید دلدار علی صاحب طاب ثراه

نقل تحریر کامل نبیل فاضل جلیل ذی المجد الاثیل والشرف الاصیل جناب مولوی سید ابو الحسن صاحب قبله فرزند حضرت آیة الله فی العالمین سید العلماء آقا سید محمد ابراہیم طاب ثراه

باسمه سبحانه

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد نحیف ترجمه رساله یا علی مدد۔ با اصل رساله بعد از ملاحظه ومقابله تامه مطابق وموافق یافتم درین شکی وریبی نیست که مؤلف رساله معتقد عقائد حقه بلکه مروج مذہب وحافظ ملت میباشند ودر نفی بدع واہوائے راکجه درین زمان بسیار شیوعی فرموده اند جمیع مطالب رساله صحیح ومطابق معتقدات حقه میباشند وچونکه در مقام ارشاد جہال وانقاذ ضلال از ورطات جہل واعوجاج بر آمده ہست بر داب وعاظ وہداة ومرشدین نسوق عبارت فرموده۔ وانچه بعض نامندیان نسبت بجناب مؤلف جسارت نموده اند بسیار بسیار بے محل واقع شده بلکه باعتراض بر این رساله شریفه اظہار عدم اطلاع یا فساد اعتقاد واعوجاج طریقت خود را نموده اند زیرا که اغلب مطالب حقه این رساله ماخوذ است از کتاب حدیقه سلطانیه که از تصنیفات حضرت جدی العلام قدوة المجتہدین الاعلام نخبة المتکلمین الکرام مروج شریعة حضرت خیر الانام قامع اساس الفجرة

الاسلام ہادم بنیان الزنادقہ والطغام سرکار حجۃ الاسلام آقا سید حسین علیین مکان اعلی اللہ مقامہ
ابن آیۃ اللہ فی العالمین مروج شریعۃ سید المرسلین حضرت سید دلدار علیصاحب عفرانمآب طاب ثراہ است و
چونکہ اغلب عوام بلکہ بعض خواص نیز کہ منحرف از اصول عقاید و میل باخبار ہیت دارند و میخواہند کہ عقائد صحیحہ را خلط
نمایند و اشاعت اقوال فاسدہ غلات و مفوضہ لعنہم اللہ کنند تکفیر مؤلف ممدوح نمودہ اند و حالانکہ خود ایشان برخطا
میباشند و حاشا کہ مصنف دام فضلہ معتقد عقائد باطلہ ... بردہ باشند واللہ الموفق والمستعین و آخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین فقط حررہ المفتاق الی رحمۃ ربہ ذی المنن
السید ابوالحسن ابن العالم الربانی والفاضل الشعشعانی آقا سید
محمد ابراہیم جعلہ اللہ من ورثۃ جنۃ نعیم۔

نقل تحریر۔ جناب عمدۃ الفضلاء الاطیاب واسوۃ الصلحاء الانجاب الحبر الفطن واللبیب الطبن جناب سید احمد صاحب قبلہ فرزند حضرت سید العلما مرحوم و مغفور۔

بسم اللہ ولہ الحمد

اما بعد این رسالہ سدیدہ و مقالہ مفیدہ بنظر احقر اصغر رسیدہ و مرضی طبع علیل و پسند خاطر کلیل گردیدہ عبارتش مطابق
عبارت رسالہ ہندیہ و مطالبش موافق عقائد حقہ امامیہ اثنا عشریہ کثرہم اللہ رب البریۃ و ملتقط از افادات علویہ و
تعلیم محمدیہ و حسینیہ کہ الحق مروجان شریعۃ مطہرہ بودہ اند بیشتفکر وانچہ مرقوم ہست درین عجالہ نافعہ و مقالہ رائعہ
ہمہ منتخب است از کتب اعلام و مقتبس از مصنفات ثقات عظام و فضلائے کرام پس جاحد و منکر البتہ مخالف
اصول حقہ ایمان و رافع الویہ بدع و طغیان و موجب خسران و عصیان است عصمنا اللہ و جمیع المومنین
من شرور الشیاطین وانا المفتقر الراجی غفران ربہ الصمد السید احمد
ابن المرحوم سید العلماء السید محمد ابراہیم

نقل تحریر۔ فاضل کامل ذی المجد الراسخ والعلاء الشامخ صاحب البراہین المتین الدینیۃ والدنیویۃ جناب شاہزادہ مولوی مرزا محمد سلیمان شاہ المشتہر بہ منجھلے مرزا صاحب دام فضلہ۔

بسمہ سبحانہ

نحیف اصل رسالہ یا علی مدد را من اولہا الی آخرہا شنیدم و مضامین آن را قرین تحقیق و صواب دیدم چیزیکہ مخرج عن الایمان
بودہ باشد دران نیافتم و پارہ از ترجمہ فارسیہ آنرا نیز ملاحظہ نمودم مطابق با اصل رسالہ یافتم و چنان معلوم شد کہ مضامین
رسالہ را مصنف ما دلائل قاہرہ و باہرہ باکمال اتقان و تحقیق ذکر نمودہ ست جزاہ اللہ عن الاسلام واہلہ خیرا و نسبت
منع نمودن مصنف از یا علی گفتن محض بیوجہ و غلط ست زیرا کہ درین رسالہ از آن اثری نیست فقط
مرزا محمد سلیمان شاہ المشتہر بہ منجھلے مرزا عفا اللہ ماجناہ

نقل تحریر۔ فاضل خبیر فخر المحدثین و لسان الذاکرین جناب مستطاب مولوی سید محمد عباس صاحب قبلہ فرزند جناب مولوی سید علیصاحب قبلہ محدث طاب ثراہ

بسم اللہ ولہ الحمد والشکر رسالہ یا علی مدد کہ بزبان اردو و مؤلفہ جناب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب انصاری
سہارنپوری مدرس مدرسہ منصبیہ میرٹھ و در مطبع یوسفی دہلی طبع شدہ است مع ترجمہ فارسیہ آن از نظر قاصر

تمام وکمال گذشت از اول تا آخر حرف بحرف مطابق یافتم وبعدازہ ملاحظہ ہر دو رسالہ ہیچ جا خلاف اعتقادے
در آن نیافتم کہ بواسطۂ آن جناب مصنف مذکور خارج از دائرہ اسلام یا تشیع قرار دادہ شوند ومعاذ اللہ نسبت
کفر وارتداد بایشان دادہ شود واللہ علیم وانا اقل الناس السید محمد عباس المعروف بہ محسن ابن سلطان الذاکرین
وصدر المحدثین العالم الفاضل والزاہد العادل جناب مولوی سید علی صاحب طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ

نقل تحریر جناب فضائل مآب عمدۃ الفضلاء الانجاب جناب مولوی سید علی صاحب دام فضلہ
ساکن حسین پور ضلع غازیپور۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ الذی احق الحق بکلماتہ التامۃ والصلوۃ
علی رسولہ محمد ن المبعوث علی الخاصۃ والعامۃ واہل بیتہ الذین ہم الشفعاء یوم الطامۃ اما بعد بر ضمائر صافیہ مخفی و
محتجب مباد کہ بندہ ترجمہ فارسیہ یا علی مدد را با اصلش تمام وکمال مقابلہ نمودم وبامعان نظر بر مضامینش لحاظ کردم
ترجمہ فارسیہ یا علی مدد حرف بحرف مطابق اصل است وچیزے دران خلاف معتقدات اہل تشیع نیست
زبرہ احقر الطلبہ سید علی عفی عنہ حسین پوری ضلع غازیپور المرقوم ۲۔ ربیع ۲ سنہ ۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ طبع کتاب مستطاب از نتائج قریحہ وقادہ وفکرہ نقادہ عین الاعیان انسان عین الزمان
فخر الاقران راس الرؤسا ورئیس الامرا سلالۃ السادۃ الاطہار ونقاوۃ الاشراف الکبار الجامع
بین العلم والعمل والحائز للشرف الاجل جناب فضائل مآب سید محمد نوح صاحب رئیس مچھلی شہر
المتخلص بالشہیر

شیر دین مولوی کلب باقر
مجتہد شرع نبی کے والی
انکی تدقیق ہے جان تحقیق
انحراف انسے ہے بداعمالی
جو برا سمجھے انھین خود ہے برا
ہوگا جو فہم وخرد سے خالی
راگ بھولین گے مخالف اپنا
ہو گئی اچھی طرح پامالی
للہ الحمد چھپا یہ نسخہ

سید وصاحب قدر عالے
حامی دین مبین ماحی کفر
انکی تحقیق ہے سب ٹکسالی
سوء ظن آپسے گمراہی ہے
لعنتی ہے جو انھین دے گالی
دیکھکر قول اسد دبکینگے
سہو ہو جائیگی سب قوالی
ہوے مضبوط تشیع کی اصول
مومنون کو ہوئی فرخ فالی
اب چھپا ردبیان ضالی
سنہ ۱۳۲۲ھ

عالم وفاضل وعلامہ دہر
ہے شرف جنکا ہر اک پر عالی
پیروی انکی ہے فعل حسنہ
یہ بھی ہے اک روش دجالی
علم مین آپکے شک ہوگا اوسے
اپنی جا پر ہین جو شیر قالی
غالی شیخی کے عقائد کی تمام
تر و تازہ ہوئی سوکھی ڈالی
ہے یہی طبع کی تاریخ شہیر

قطعہ تاریخ ارتجائے فکر صائب وذہن ثاقب ادیب الادیب جناب مولوی سید محمد صاحب فرزند جناب شریعتمآب قدوۃ الفضلا وزبدۃ الکملا العالم العامل والزاہد العادل جناب مولوی سید علی مردان صاحب قبلہ غازیپوری

مولوی کلب باقر سید عالی مکان
قدوہ اصحاب فضل وزبدہ ارباب فہم
مجتہد اعلم سپہر دین فقیہ اہل بیت
کید اہل افترا را انجنان فرمود رد
آن کتابی را کہ بود از خواجہ عابد حسین
تا شود ملحوظ انظار اساطین عراق
افترا آتیکہ بودہ از محمد مرتضے
جملہ باطل شد ز تحریرات اعلام عراق

رہبر راہ یقین وپیشوای مومنان
صاحب علم وعمل فخر زمن فخر جہان
حائری المسکن از فضل خداوند زمان
کاندران ریبی نماندہ از برای منکران
ترجمہ در فارسی فرمود از اردو زبان
زیب وزینت یافت آن مکتوب حق از مہرشان
چون ہمہ بودہ است مثل کید وسحر ساحران
واز کلام ناقدان حکم از ہندوستان

مہر چون تاریخ طبعش در سنین عیسوی
جست ہاتف گفت مہر باہدایت ضو فشان
۱۹۰۵ ع

قطعہ تاریخ از قریحہ وقادہ جناب فضیلت مآب منشی بے بدل سید حسن افضل صاحب المتخلص بالبدر البدایونی

مولوی کلب باقر رکن دین
زیب شرع حضرت خیر الانام
مجتہد اعلم فقیہ بے نظیر
از برای انتقاع مومنین
افترا آت جونپوری کہ بود
نزد اعلام عراق از باب مجد
چون مبین گشتہ از باطل صواب
سال طبعش را بہ ہجری خواستم

طیب وزاکی ز نسل طاہرین
کنز عرفان نور ایمان ویقین
حائری المسکن از فضل قدیر
نسخہ را کو بود قول اسد
بر کتاب خواجہ آنرا رد نمود
تا کہ از انظار ایشان بگذرد
بعد طبع آن کتاب مستطاب
گفت ہاتف بشنوای بدر نبیل

ناصر حق رہنمای خاص وعا[م]
مرشد المسترشدین المستد[ین]
داد ترتیب آن عزیز مصر د[ین]
درمیان باطل وحق گشت ...
ترجمہ بنمودش وتقدیم ...
وز مہور ودستخطہا خط ...
بارغ وصفش را بنظم آراستم
قول نادر طبع گشتہ بے عد[یل]

۲۳ ہجری ۱۳

نقل تحریر عالم تحریر فاضل خبیر عمدة الفضلاء و زبدة الصلحاء جناب فضائل مآب مولوی سید حسن عسکری صاحب قبلہ زاد فضلہ

بسمہ

تخمینًا مقابلہ رسالہ یا علی مدد با ترجمہ اش نمودم مطابق یافتم روزیکہ مقابلہ این رسالہ شدہ بود احقر در بیت المجد والشرف حضرت حجة الاسلام آقائی سید محمد کاظم طباطبائی یزدی مدظلہ با سرکار شریعتمدار آقائی مولوی سید کلب باقر صاحب قبلہ و جمعے از فضلاء و کاملین حاضر بودم و بمواجہہ بندہ این واقعہ پیش آمد کہ رسالہ اردوے یا علی مدد در دست مولوی سید ہادی بودہ و رسالہ فارسیہ در دست سرکار شریعتمدار آقا سید محمد یزدی و بعد از مقابلہ تامہ مولوی سید ہادی صاحب معترف بعدم اطلاع خود بر حال خواجہ صاحب شدند و گفتند کہ من احتمال میدادم کہ خواجہ صاحب مصنف رسالہ یا علی مدد معتقد عقائد فاسدہ ہستند و معترف باین مطلب نیز شدند کہ درین رسالہ چیزے نیست کہ موجب وہابیت و خروج مؤلف از مذہب شیعہ بشود و روزیکہ بعد آن برائے مقابلہ اندار الفا ذرین معین شدہ بود سید ہادی صاحب حاضر محضر حضرت حجة الاسلام نشدند و بندہ در آن ایام بمعیت جناب نواب محمد جعفر خانصاحب عظیم آبادی بزیارت عتبات عرش درجات مشرف بودم این ملخص ما وقع است فقط۔

عسکری
عبدہٗ حسن

حررہ سید حسن عسکری ساکن موضع بارہ ضلع غازیپور ۲۳ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۳ھ

نقل تحریر فاضل خبیر مدقق نحریر ذوالمجد الکبیر والخطر الخطیر عین الاعیان منبع الجود والاحسان جناب مولوی زوار علیخانصاحب قبلہ فرزند خلد آشیان جناب نواب علیخانصاحب طاب ثراہ رئیس حسین آباد ضلع مونگیر

بسم اللّٰہ ولہ الحمد

احقر رسالہ یا علی مدد را با ترجمہ فارسیہ مقابلہ نمودم مطابق یافتم و آنچہ معتقد یکہ موجب خروج مؤلف آن از مذہب اثنا عشری بودہ باشد بر نخوردم جمیع مضامین ان عقائد حقہ فرقہ محقہ است و زمانیکہ احقر بزیارت عتبات عرش درجات مشرف شدہ بودم روزے بشرف خدمت حضرت حجة الاسلام ملاذ الانام کہف الارامل والایتام آقا الحاج شیخ محمد حسین مازندرانی مدظلہ العالی مشرف شدم و در محضر مبارک ایشان بہ نسبت رسالہ یا علی مدد شنیدم کہ توثیق مضامین آن میفرمودند و تحریر فرمودند کہ رسالہ مذکورہ خالی از عیب و ریب ست و مؤلف از مروجان ملت بیباشند فقط حررہ العبد المعیب الردی زوار علی کان اللّٰہ لہٗ۔

الحمد للّٰہ ذی المن والاحسان کہ در خیر اوان و احسن زمان حسب فرمائش و اعانت رؤسای عظام و امرای کرام اصحاب ورع و تقوی و ارباب جود و سخا سرکار نواب دلدار علیخانصاحب و سرکار نواب مولوی زوار علیخانصاحب و سرکار نواب ابرار علیخانصاحب دامت برکاتہم و زاد اقبالہم

اولاد امجاد سرکار خلد آشیان جناب نواب علیخانصاحب طاب ثراہ رئیس حسین آباد ضلع مونگیر این کتاب مستطاب المسمی بالقول الاسد مطبوع گردید فجزاہم اللہ خیر جزاء العلیا ء الابرار وشرفہم فی الآخرہ کما شرفہم فی ہذہ الدار

اعلان

جناب مستطاب مولوی خواجہ عابد حسین صاحب قبلہ مدظلہ کے فقط یہی دو رسالہ نہین اور بھی بہت سی کتابین اونکی ہین قران السعدین اسمین جناب سیدہ کے عقد کا ذکر ہے اور نہایت عمدہ کتاب ہی۔ نصر المومنین مناظرہ مین ہے جو اعتراض کہ حضرت شہربانو کے عقد پر مخالفین کیطرف سے ہوا ہے اوسکا جواب بطور مرغوب اس کتاب مین دیا گیا ہے۔ کھری بات اس کتاب مین روس اصول و فروع بہ اسلوب مرغوب مذکور ہین تعلیم اطفال کے لیئے بڑی نافع کتاب ہے۔ ذیلیہ ترجمہ لیلیہ مجلسی یہ کتاب عقاید حقہ مین ہے۔ ترجمہ جامع عباسی جسپر حاشیہ آقاے صدر کا بھی ہوا ہے اور بھی بہت سی کتابین ہین

ہدایت ضروری

اس رسالہ کے متعلق جتنی تحریرین ہین سب کتب خانہ مین سرکار ابد قرار جناب راجہ مولوی سید ابو جعفر صاحب دام اقبالہ العالی کے موجود ہین جن صاحب کو دیکھنا منظور ہو سرکار موصوف اور سرکار راجہ سید راحت حسین صاحب دام اقبالہ کے ذریعہ سے ملاحظہ فرما سکتے ہین۔

اشتہار واجب الاظہار

ہزار ہزار شکر خدا کا کہ ہمارے راہ نما اور سرپرست اور حامی ملت اور ہادی دین یعنے حضرت حجۃ الاسلام والمسلمین سید لدار علیصاحب غفرانمآب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ کی سعی بلیغ اور زحمت و مشقت اور خلوص نیت کا ثمرہ آجتک ملا جاتا ہے اور کوئی نہ کوئی اون جناب کی ذریت انجاب اور اولاد اطیاب مین سے ہدایت و دستگیری مومنین اور حفظ و صیانت دین مبین کے لیے موجود ہوا ہی جاتا ہے خداوند عالم اس خاندان کا فیض تا قیامت جاری رکھے۔ یہ امر کالشمس فی رابعۃ النہار روشن ہے کہ قبل وجود ذیجود جناب غفرانمآب کے تمام ہندوستان مین ظلمت جہل چھائی تھی اور حق باطل سے مختلط تھا اور دین خاتم المرسلین اسقدر مضمحل تھا کہ برائے نام تشیع تو تھا مگر شیعہ ایسے سرگردان وادی جہالت تھے کہ اصول و فروع مذہب سے بالکل بیخبر تھے جب ہمارے حضرت عراق سے تحصیل علم فرما کے

تشریف لاسے تو نور ہدایت سے اپنے ارجآ واکناف ہندوستان کو منور فرمایا اور لوگون کو ظلمت حیرت وجہالت سے نجات دی۔ جتنے علما و فضلاے شیعہ کہ ہندوستان مین گذرے یا اسوقت موجود ہین سب اونھین کے انوار ہدایت سے مقتبس اور اونھین کے خرمن علم و فضل کے خوشہ چین ہین۔ اس زمانہ مین بھی جبکہ بوجہ استیلاے جور و فساد و ظلم و عناد و کفر و الحاد دین حضرت خاتم المرسلین مین ضعف پیدا ہوا تو خدا نے اونھین بزرگوار کے خاندان عالیشان مین سے ایک ایسے عالم جلیل القدر کو پیدا کیا اور ایسی ہمت مردانہ اونھین عطا کی کہ جسکے وجہ سے پھر دین خدا محکم اور اصول حقہ مستحکم ہو گئی وہ جناب سلطان الفقہا الراشدین یعسوب العلماء العالمین لسان المتکلمین آیۃ اللہ فی العالمین نور المسترشدین صدر المحققین نجم الملۃ والدین حضرت قدوۃ العلما جناب **سید آقا حسن صاحب** قبلہ و کعبہ مجتہد العصر ہین کہ اپنی ہمت علیا سے اونھون نے گویا دوبارہ دین خدا کی باغ خشکیدہ کو تر و تازہ کیا اور ضعفاے شیعہ کے حالت درماندگی مین خبرگیری فرمائی **انجمن صدر الصدور کانفرنس امامیہ اثنا عشریہ** کی ایسی مستحکم بنا ڈالی کہ جسکے وجہ سے بڑے بڑے مخالفانہ حملون کے زور و شور گرد برد ہو گئے۔ اور باوجودیکہ حضرت ممدوح علماے ہندوستان اور امثال و اقران مین ممتاز ہین مگر محض طلب رضاے حق تعالیٰ اور ترقی شرع انور کی غرض سے عہدہ منصرمی کو اختیار فرمایا اور اپنی کسر شان پر نظر نہ فرمایا خدا اونکو جزاے خیر کرامت فرمائے اور روز بروز ترقی عطا کرے اور اونکی سی طبیعت تمام ہادیان دین کو عطا کرے کہ موجب ترقی دین ہو۔ مومنین کو لازم ہے کہ اعانت انجمن مین دامے درمے قدمے سخنے دریغ نہ فرمائین اور قومی ہمدردی کو ہاتھ سے نہ دین۔

غلط نامہ اصل یاعلی مدد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۴	الخلیفہ	الخلیقہ
۲۴	۱۳	کہتے	سمجھتے
۲۵	۴	رایخ	رائج
۲۶	۱۳	زیب	ریب
۳۰	۲۱	بس	پس
۳۲	۹	روشتی	روشنی
۳۲	۲۱	عالم مد	عالم اونکو مد
۳۳	۴	زیارت	زیارات
۴۶	۴	وحکایت	یا حکایت
۴۰	۶	بکاری یہ	بکاری کہ یہ

غلط نامہ ترجمہ یاعلی مدد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۴	دمان	دعاان
۳۰	۱۱	کسی	کسبی
۳۹	۱۵	متوسط	متوسطہ
۴۳	۱	محال لاست	محال است
۴۳	۱۴	بیس منظر	بس منظر
۴۴	۴	یطعینی	یطعمنی
۴۶	۱۵	رہا کرد اگر	رہا کرد بخواہیم
۴۷	۲۰	گوید	گویند
۴۸	۲۱	تعلیم او	تعلیم و
۴۸	۱۰	اعلی او	اعلی اور

تصحیح تو کیگئی مگر ممکن ہی (صفحہ ۴۸ - سطر ۱۰ - غلط آن مین - صحیح آن امور مین) کہ پھر بھی کوئی غلطی رہگئی ہو